امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد اردو ترجمان

شریعت

ماہنامہ

جلد 11 ستمبر 2023ء / صفر المظفر 1445ھ شمارہ 10

اچھی حکمرانی اور بہتر نظم و نسق کے دو سال

امارت اسلامیہ افغانستان کی دوسری سالگرہ پر تمام وزارتوں اور اہم اداروں کی

ایک سالہ کارکردگی رپورٹس پر مشتمل خصوصی شمارہ

سرپل سے 30 ہزار ٹن خام تیل نکالا جا چکا ہے۔

وزیر معدنیات و پٹرولیم شیخ شہاب الدین دلاور کا انٹرویو

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابن مسعود، قال: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخولنا بالموعظة في الايام كراهة السآمة علينا."

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت فرمانے کے لیے کچھ دن مقرر کر دیئے تھے اس ڈر سے کہ کہیں ہم کبیدہ خاطر نہ ہو جائیں۔

صحیح البخاری، کتاب العلم، بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لاَ يَنْفِرُوا

امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد اردو ترجمان

ماهنامه

شریعت

جلد 11 ستمبر 2023ء / صفر المظفر 1445ھ شمارہ 10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"ماہنامہ شریعت" امارت اسلامیہ افغانستان کا اردو زبان میں واحد اور باضابطہ دینی، ثقافتی اور سیاسی مجلہ ہے۔ یہ امارت اسلامیہ افغانستان کی "وزارت اطلاعات" کی جانب سے شائع ہوتا ہے۔ ماہنامہ شریعت افغانستان کی تعمیر وترقی، اقتصادی خوشحالی، سماجی بہبود اور علمی وشعوری ارتقا کے نئے سفر کا چشم دید عکاس ہے۔

مدیر اعلیٰ

ولید افغان

مدیر

استاد فریدون

نائب مدیر

شمس ابدالی

مجلس مشاورت:

اسد افغان، ہارون بلخی، اکرم تاشفین، سیف العادل احرار، خوشحال غزنوی

ڈیزائننگ: نقیب وحدت

قیمت

فی شمارہ: 100 روپے / سالانہ: 1000 روپے

عکس درون

• اچھی حکمرانی اور بہتر نظم ونسق کے دو سال	2	• علوم اکیڈمی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	21
• وزارت خارجہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	3	• نیشنل فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	22
• وزارت داخلہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	4	• وزارت پبلک افیئرز کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	23
• وزارت معدنیات وپٹرولیم کی سالانہ کاکرکردگی رپورٹ	5	• وزارت قبائلی وسرحدی امور کی ایک سالہ کارکردگی رپورٹ	23
• وزارت صنعت وتجارت کی ایک سالہ کارکردگی رپورٹ	6	• فنی تعلیمی ادارہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	24
• وزارت اقتصادیات کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	7	• قومی ادارہ برائے تحفظ ماحولیات کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	24
• وزارت پانی وتوانائی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	8	• قومی ادارہ برائے شماریات ومعلومات کی سالانہ رپورٹ	25
• وزارت تعمیرات ومواصلات کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	9	• نیشنل اسٹینڈرڈ ادارہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	25
• وزارت ہائر ایجوکیشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	10	• وزارت ترقی وتعمیر نو کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	26
• وزارت تعلیم کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	11	• قومی امتحانی بورڈ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	26
• وزارت صحت کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	12	• کابل میونسپلٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	27
• وزارت شہداو معذورین کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	13	• نیشنل اولمپک کمیٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	27
• وزارت محنت وسماجی امور کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	14	• نیشنل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	28
• وزارت ٹرانسپورٹ وہوابازی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	15	• وزارت امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	28
• افغان ریلوے اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	16	• وزارت برائے امور مہاجرین کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	29
• وزارت مواصلات وانفارمیشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	16	• وزارت حج واوقاف کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	29
• افغانستان الیکٹرسٹی کمپنی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	17	• وزارت زراعت، آب پاشی ولائیوسٹاک کی ایک سالہ کارکردگی رپورٹ	30
• بینک آف افغانستان کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	18	• شیخ شہاب الدین دلاور کا انٹرویو	31
• وزارت انصاف کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	18	• افغان مفاخر	35
• وزارت اطلاعات وثقافت کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	19	• حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	39
• سپریم ادارہ تحقیقات کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	20	• دو سالوں میں امارت اسلامیہ کی اقتصادی کامیابیاں	40
• سپریم کورٹ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	20	• اعلامیے اور کابینہ فیصلے	43
• وزارت ہاؤسنگ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ	21		

Twitter: www.twitter.com/shariatmagazin

Email: shariatmagazine@yahoo.com

WhatsApp: 0093784635873

اچھی حکمرانی اور بہتر نظم ونسق کے دو سال

15 اگست 2023 کو امارت اسلامیہ افغانستان کی مملکت کا اقتدار سنبھالے دو سال پورے ہو گئے۔ چالیس سالہ طویل بدامنی اور جنگوں کی بعد قائم شدہ یہ اسلامی، پرامن، عوام دوست اور خوش آیند حکومت افغان قوم کے لیے قابل قبول لیکن اسلامی اور غیر اسلامی حکومتوں کے لیے ابھی تک ناقابل قبول ہے اور اسے تسلیم کرنے سے تمام حکومتیں انکاری ہیں۔ افغانستان میں قائم دنیا کے لیے یہ ناقابل قبول حکومت نے اپنے عوام کی ترقی، خوشحالی تحفظ اور اطمینان کے لیے دستیاب وسائل میں بہترین خدمات فراہم کرکے اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ حکمرانوں کے لیے سب سے اہم صفات ان کا خلوص، دیانت داری، امانت داری، ہوشیاری، معاملہ فہمی اور فراست ہے۔ ان صفات کے بغیر دنیا کے اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں سے طلب کیے گئے مشیروں کی فوج ظفر موج بھی حالات کو بہتر نہیں بنا سکتی۔

خداوند تعالیٰ نے وطن عزیز کو بے پناہ قدرتی وسائل سے مالامال کر رکھا ہے، امارت اسلامیہ کے قائدین نے گزشتہ حکمرانوں کی طرح غیر ملکی امداد پر نہیں بلکہ اپنے وسائل پر انحصار کیے ہوئے ہیں۔ ملک کو غیروں کے احتیاج سے نکال کر ہم اپنے قدموں پر کھڑے ہو رہے ہیں۔ ہم مانگے تانگے کے پیسوں سے ملک چلانے والے نہیں اور نہ ہی اس پر یقین رکھتے ہیں کہ غیروں کی بھیک سے ممالک چلائے جاتے ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ حل طلب مسائل ہیں لیکن عوام مایوس نہیں بلکہ پرامید ہیں اس لیے کہ ملک میں امن قائم ہوا، عمومی خوشحالی اور عوامی فلاح کے بارے میں توقعات پوری ہو رہی ہیں۔ ملک میں توانائی کی بچت، پیداواری منصوبوں میں شفافیت، افسر شاہی اور طبقہ اشرافیہ کو حاصل غیر ضروری مراعات کے خاتمے اور بدعنوانی پر قابو پانے پر توجہ دی جا رہی ہے اور دینی چاہیے، اب ایسی واضح حکمت عملی نظر آتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلسل جنگوں اور خانہ جنگی سے تباہ شدہ ملک اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی جدوجہد کر رہا ہے، بین الاقوامی تعلقات پر توجہ دی گئی ہے سڑکیں اور ڈیم بننا شروع ہوئے ہیں۔ معدنیات اور دیگر ملکی وسائل بروئے کار لانے کی زیادہ کوششیں ہو رہی ہیں۔ صنعتیں لگ رہی ہیں تاکہ برآمدات کا سلسلہ تیز تر ہو جائے اس لیے کہ برآمدات کے بغیر ملکی معیشت کا استحکام کسی دیوانے کا خواب ہی ہو سکتا ہے اور برآمدات کے لیے بجلی اور پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں ظالمانہ استحصالی ٹیکسوں کا خاتمہ اور توانائی کا سستا ہونا لازم ہے جسے ہر ملک میں عوام دشمن اشرافیہ عام آدمی کی دسترس سے باہر کرتے جا رہے ہیں۔ امارت اسلامیہ نے اسی حقیقت کو درک کیا اور چالیس سالہ جنگ سے تباہ حال ملک کو سنبھالنے کے دو ہی برس بعد توقع سے باہر برآمدات کا قابل ذکر سلسلہ شروع کر دیا ہے، بیٹری اور سولر انرجی کے لیے استعمال ہونے والے پلیٹوں کی تیاری سے لیکر دوائی، ڈبہ پیک خوراک، جوس، گھی۔ زرعی آلات، قالین اور دیگر اشیاء کے کارخانے لگ رہے ہیں اور عوام کو امن، روزگار اور اپنی صلاحیتوں کے مطابق خدمات انجام دینے کے مواقع میسر آنے لگے ہیں۔ امارت اسلامیہ نے کان کنی کے معاہدوں کے ذریعے بیرونی سرمایہ کاری کا دروازہ کھول لیا جبکہ مواصلاتی منصوبوں کے ذریعے جلد ہم وسط ایشیا کے تمام ممالک اور ترکی کے ساتھ جڑنے والے ہیں۔ آج جبکہ بعض خوشحال پڑوسی ممالک کی کرنسی ڈالر کے مقابلے میں گر رہی ہے افغان کرنسی ڈالر کے مقابلے میں مستحکم ہو رہی ہے۔

افغانستان کے معاشی حالات پر عالمی بینک کی جانب سے 31 اگست کو جاری کردہ تازہ ترین رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امارت اسلامیہ دور کا افغانستان معاشی استحکام میں کئی ممالک سے آگے ہے، گزشتہ سال کے مقابلے میں مہنگائی کی شرح میں نہ صرف نو فیصد سے زائد اور اشیاء خورد ونوش کی قیمتوں میں 12 فیصد کمی دیکھی گئی بلکہ افغان کرنسی دنیا کی مضبوط کرنسیوں کے مقابلے میں بھی بڑھ گئی، ڈالر کے مقابلے میں افغان کرنسی رواں سال کے اوائل سے اب تک سات فیصد سے زیادہ مستحکم ہو گئی ہے۔

ان کامیابیوں کی اہم وجہ یہ ہے کہ یہاں گزشتہ کی مانند حرام خور، کرپٹ، غلام، بے رحم، سنگ دل وسفاک مقتدر اشرافیہ کا وجود نہیں پایا جاتا۔ دنیا کے جن ممالک کو اس وقت اقتصادی بحران کا سامنا ہے اس کے بہت سے داخلی وخارجی اسباب ہو سکتے ہیں تاہم اگر غور کیا جائے تو بحران کی بنیاد اور سب سے بڑی وجہ ان ممالک میں اچھی حکمرانی اور بہتر نظم ونسق کا فقدان ہی ہے جو معیشت کے تمام شعبوں میں پھیلا ہوا ہے، یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ایک حد کے بعد عوام کے اندر ایسی حکمرانی کے خلاف رد عمل کی لہریں برپا ہو جاتی ہے اور وہ ہر اس فرد، ادارے، جماعت، طبقے اور حکمرانوں کو نفرت وانتقام کا نشانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں جن کی ناقص کارکردگی، غیر ذمہ دارانہ رویے اور خیانت ملک وملت کی بربادی کی وجہ بن رہی ہو۔ دنیا جانتی ہے کہ گزشتہ حکومت کے بڑے عہدیداروں کے علاوہ پوری قوم امارت اسلامیہ کی قیادت سے راضی ہے اور ملکی ترقی واستحکام میں نوجوان نسل بھرپور حصہ دار ہے۔

کسی ملک کی ہمہ جہت ترقی، عوام کو تحفظ، خوشحالی اور اطمینان فراہم کرنے کے لیے حاکمان وقت کی ایمانداری، جامع منصوبہ بندی، کڑی جدوجہد، درست سمت میں سفر اور قوم میں عزم ویقین کی کیفیت پیدا کرنے اور عوام کو قومی مقاصد پر متحد کرتے ہوئے تمام جسمانی وذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کام ایسی قیادت ہی انجام دے سکتی ہے جس کا دامن صاف ہے جس کے ہاتھ عوام کے جیبوں میں نہ ہوں اور جو اپنے مفادات کی قربانی دے کر عوام کے مشترکہ مفادات کا خیال رکھ سکے۔ الحمدللہ امارت اسلامیہ کی قیادت کی اکثریت ایسے ہی رجال کار پر مشتمل ہے اور اعلیٰ قیادت کی جانب ان سے بازپرس اور ان کی کڑی نگرانی بھی کی جاتی ہے اور سال پورا ہوتی ہی ہر وزیر اور بڑے ادارے کا سربراہ قوم کو حساب دینے اور اپنی کارکردگی پیش کرنے کا پابند ہوتا ہے اس لیے ان ہی دنوں میں تمام وزراء اور دیگر سربراہان نے قوم کو حساب دہی اور کارکردگی پیش کرنے کے لیے بنائے گئے کانفرنسز میں شرکت کرتے ہوئے سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کیا۔ یہ موضوع بہت ہی اہم تھا اس لیے اس شمارے میں شائع ہونے والے اکثر مضامین اسی موضوع پر ہیں۔

امارت اسلامیہ کا ماننا ہے کہ عالمی برادری کا مثبت کردار، پابندیوں کا خاتمہ اور منجمد اثاثوں کی بحالی افغانستان کی جامع معاشی ترقی سمیت تمام شعبوں میں بہتری لانے کا سبب بنیں گے۔ اس لیے افغان ملت کا بین الاقوامی اداروں سے پرزور مطالبہ ہے کہ اس بارے مثبت کردار ادا کرکے اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کرے اور یہ کہ افغانستان کے حالات کو شفاف انداز میں پیش کیا جائے تاکہ دنیا کو ملک کے حقیقی حالات اور ترقی کے بارے میں معلوم ہو سکے اور افغانستان کے بارے میں ملک دشمن عناصر کی منفی زہر آلود پروپیگنڈے کا سدباب ہو جائے۔

پڑوسی اور خطے کے ممالک کے ساتھ امارت اسلامیہ افغانستان کے تعلقات فروغ پا رہے ہیں۔

وزارت خارجہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت خارجہ کے حکام نے پریس کانفرنس میں کہا: "گذشتہ دو سالوں میں دنیا اور بالخصوص خطے میں بعض تبدیلیوں اور تنازعات کے باوجود وزارت خارجہ اپنی پالیسی کے مطابق دنیا، خطے اور پڑوسی ممالک کے ساتھ اچھے اور مثبت تعلقات برقرار رکھنے میں کامیاب ہوئی اور کئی ممالک میں افغان سفارت خانوں کو سفرا اور نمائندے بھی متعارف کرائے۔ ہم نے سیاسی اور اقتصادی میدان میں اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات برقرار رکھے ہیں اور گذشتہ ایک سال کے دوران افغانستان کی مصنوعات، پھلوں اور دیگر تجارتی سامان کے راستے بند نہیں کیے گئے۔ خطے کے ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات اچھے ہیں۔ سیاسی اور کاروباری تعلقات خوب پھل پھول چکے ہیں اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے یورپی ممالک اور امریکہ کے ساتھ وقتاً فوقتاً رابطے اور ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں جس میں موجودہ خدشات پر غور کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ ہمیں عرب دنیا، خطے اور امریکہ اور یورپ سمیت ہمسایہ ممالک سے یقین دہانیاں ملی ہیں کہ افغانستان میں اب کوئی بھی مسلح گروہ کی حمایت نہیں کرے گا۔

وزارت خارجہ کے حکام نے مزید کہا کہ ہم اپنی معتدل پالیسی کے مطابق تمام ممالک کے ساتھ اچھے اور مثبت تعلقات چاہتے ہیں اور افغانستان کو منفی مقابلوں کے میدان میں نہیں بدلنا چاہتے، ہماری کوشش ہے کہ افغانستان میں گذشتہ پچاس سال کے وہ ناخوش گوار حالات پھر نہ آئے جنہوں نے افغانوں کی زندگی اجیرن بنادی۔ کامیاب معاشی پالیسیوں کی وجہ سے خطے کے ممالک کے درمیان ٹرانزٹ کی ایک اچھی بنیاد رکھی گئی ہے۔ گذشتہ سال 53679 ٹرانزٹ گاڑیوں نے افغانستان کے راستے سے جنوبی اور وسطی ایشیا کے درمیان سفر کیا۔ 1 لاکھ 60 ہزار ٹن تجارتی سامان منتقل کیا گیا ہے۔ وزارت خارجہ کی کوششوں کے نتیجے میں تقریباً 3500 افغان قیدی مختلف ممالک سے افغانستان لائے گئے اور سفارت خانوں سے 10 بڑے مقدمات نمٹائے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف شعبوں میں 370,000 ملکی اور غیر ملکی دستاویزات کی تصدیق کی گئی ہے۔

حکام کے مطابق نئے پلان کے مطابق دستاویزات کی تصدیق کے سیکشن میں 16 نئے کیسز رپورٹ ہیں، صوبائی نمائندوں کو ایک منظم نظام کے ذریعے مرکز سے منسلک کیا گیا ہے اور افغان پوسٹ اسٹیٹ کمپنی کے ساتھ کام کی کارروائی کو آسان بنانے کے لیے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے گئے ہیں۔

قومی سالمیت کے خلاف دشمن کے مقاصد کو ناکام بنانے کے لیے مجموعی طور پر 2,112 آپریشن کیے گئے۔

وزارت داخلہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت داخلہ کے حکام نے پریس کانفرنس کے دوران کہا: "گذشتہ سال قومی سالمیت کے خلاف ملک اور عوام کے دشمنوں کے مذموم مقاصد کو ناکام بنانے کے لیے کل 2,112 آپریشن کیے گئے جن میں سے 224 مشترکہ آپریشنز، 1,345 آزاد جب کہ 543 خصوصی آپریشنز تھے۔ ان کارروائیوں کے نتیجے میں توڑ پھوڑ اور دہشت گردانہ سرگرمیوں کے سلسلے میں 1784 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 11,640 میل ہلکے اور بھاری ہتھیار، بارودی سرنگوں کے 1,017 راؤنڈز اور دستی بم، 484 کلوگرام دھماکہ خیز مواد، بڑی تعداد میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کی دھماکہ خیز جیکٹیں، دوربین، مواصلات، GPS ڈیوائسز، موبائل فونز، غیر قانونی سم کارڈز اور دیگر فوجی سازوسامان پولیس نے تحویل میں لے لیے۔ حکام نے مزید کہا کہ گذشتہ سال ملک بھر میں 12,283 جرائم کے واقعات پیش آئے۔ اس سلسلے میں 17,217 مشتبہ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے علاوہ عدالتوں کے 153 فیصلوں پر عمل درآمد کے نتیجے میں 174 افراد کو گرفتار کر کے عدالتی اداروں کے حوالے کیا گیا ہے۔

حکام کے مطابق گذشتہ سال پولیس نے اغوا کاروں کے خلاف 200 آپریشن کیے، جس کے دوران 44 افراد کو اغوا کاروں کے چنگل سے بازیاب کرایا گیا، 13 اغوا کار ہلاک اور 190 مشتبہ افراد گرفتار کیے گئے۔ منشیات کے خلاف جنگ میں انسداد منشیات پولیس نے گذشتہ سال 5209 آپریشن کیے جس کے نتیجے میں منشیات، الکوحل والے مشروبات اور گولیاں تیار کرنے والی 644 فیکٹریاں تباہ، 2282 ٹن مختلف نشہ آور چیزیں اور 6 لاکھ 29 ہزار 5 سو 33 گولیاں برآمد کر کے ضبط کر لی گئیں۔ وارداتوں کے سلسلے میں 5919 افراد کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتار افراد سے 122 میل اسلحہ، 485 گاڑیاں، بڑی تعداد میں موبائل فون، مواصلات اور رقم برآمد کی گئی۔

حکام کے مطابق گذشتہ سال ملک میں 42 ہزار 888 نشے کے عادی افراد کو جمع کیا گیا اور انہیں علاج و معالجہ کے لیے متعلقہ اسپتالوں میں داخل کرایا گیا۔ اس کے علاوہ 11 ہزار 253 ایکڑ اراضی سے پوست کی کاشت تلف کیا گیا۔ حکام کے مطابق گذشتہ سال 46 ہزار 533 افراد نے پولیس کے مختلف تربیتی مراکز سے مختصر مدت اور درمیانی مدت کی تعلیم سے گریجویشن کیا اور 24 ہزار افراد نے خط و کتابت کی تعلیم کے پروگراموں میں داخلہ لیا۔ اس کے علاوہ گذشتہ سال "سروس ڈیلیوری سیکشن" میں درخواست گزاروں کو 7 لاکھ 10 ہزار پاسپورٹ دیے گئے۔ 16 ہزار 430 افراد کو ڈرائیونگ لائسنس، 3 لاکھ 25 ہزار دائیں ہاتھ (ایک چابی) اور 29 ہزار بائیں ہاتھ (ایک چابی) والی گاڑیاں سسٹم میں رجسٹرڈ کی گئی ہیں۔

گزشتہ سال کے دوران 108 معدنیات کے کان ٹھیکے پر دیے گئے

وزارت معدنیات و پٹرولیم کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزیر معدنیات و پیٹرولیم شیخ الحدیث شہاب الدین دلاور نے پریس کانفرنس میں سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ قدرتی ذخائر افغانستان کی قوم کا سرمایہ ہیں، وہ اس سرمایہ کی حفاظت اور قوم کی ضروریات کو پوری کرنے کے لیے بہت احتیاط سے کام کر رہے ہیں اور اس کے لیے انہوں نے مختصر مدت، درمیانی مدت اور طویل مدتی منصوبے بنائے ہیں، جن پر عمل درآمد سے ہمارا ادارہ مزید منظم ہو جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ امارت اسلامیہ نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ کان کنی کے شعبے میں شفافیت پیدا کرنے اور اس کی آمدنی ملک کی ترقی، معیشت کی بہتری اور قومی منصوبوں پر خرچ کی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ قدرتی ذخائر سے بھرپور فائدہ اٹھانے اور منظم انداز میں انہیں بروئے کار لانے کے لیے سائنسی بنیادوں پر کام کیا جارہا ہے اور اس سلسلے میں ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے ایک منظم پالیسی تشکیل دی گئی ہے۔

شیخ شہاب الدین دلاور نے مزید کہا کہ ملکی سطح پر نئی کانوں کی نشاندہی کے لیے اس وزارت کی سروے ٹیموں نے 25 صوبوں میں مختلف معدنیات کے 493 معدنیات اور قدرتی ذخائر کا سروے کیا ہے۔ گذشتہ سال کے دوران کابل، غزنی، بغلان، ننگرہار، پروان، کنڑ، بادغیس، خوست، لوگر، میدان وردگ، فاریاب، قندھار، پکتیا، ہرات، اروزگان اور ہلمند صوبوں میں 108 چھوٹی کانوں کو ٹینڈر کر کے ٹھیکے پر دیا گیا جن میں سنگ مرمر، ٹائن، فلورائٹ، نمک، سیسہ اور زنک، کیلسائٹ، نیفرائٹ اور کرومائٹ شامل ہیں، جس سے 7154 افراد کو براہ راست اور ہزاروں شہریوں کو بلاواسطہ روزگار ملا۔ بدخشاں، تخار، قندوز اور بغلان صوبوں میں سونے کی پیشہ ورانہ کان کنی کے لیے ایک طریقہ کار مرتب کیا گیا ہے، جس کی بنیاد پر صوبہ تخار میں سونے کی کان کنی کے 99 علاقوں کا سروے کیا گیا ہے، جن میں 73 علاقوں میں کام شروع کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اسی طرح صوبہ بدخشاں میں سونے کے 500 سے زائد علاقوں کا سروے کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق انہوں نے قدرتی ذخائر پروسیسنگ کے لیے سہولیات فراہم کی ہیں اور 26 کمپنیوں کو پروسیسنگ کے لائسنس دیے ہیں۔

وزارت مائنز کے حکام کے مطابق قندھار کے علاقے شوراندام میں سیمنٹ، صوبہ ہرات کے علاقے نائیک میں کوئلہ، کنڑ اور ننگرہار میں ماربل، پروان اور ہرات میں کاپر کے ذخائر ٹھیکے پر دیئے گئے ہیں، جن پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے، جس سے 10,800 افراد کو روزگار ملے گا۔

اس وقت قشقری اور انگوت کے علاقوں میں تیل نکالنے کا کام جاری ہے، قشقری میں 5 اور انگوت میں 4 کنویں فعال ہیں۔ اسی طرح شبرغان سے مزار شریف تک 94.5 کلومیٹر پائپ لائن منصوبے پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ کان کنی کے شعبے کے قانونی فریم ورک سے متعلق دستاویزات کا مسودہ تیار کرنا اور منظوری دینا، نئی کانوں کا سروے کرنا اور ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنا، نئی چھوٹی اور بڑی کانوں کو ٹینڈر کرنا، ملک کے اندر پروسیسنگ کی حوصلہ افزائی کرنا اور کان

افغانستان کی برآمدات 2 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔

وزارت صنعت و تجارت کی ایک سالہ کارکردگی رپورٹ

کنی کے میگا اکنامک پروجیکٹس سے متعلق اقدامات اٹھانا اس وزارت کے اہم منصوبوں میں سے ہیں۔

وزیر صنعت و تجارت نورالدین عزیزی نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ گذشتہ سال کے دوران ہم نے برآمدات بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات اٹھائے تھے، جن کی بدولت افغانستان کی برآمدات تقریباً 2 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ گذشتہ سال کے دوران 80 فی صد کارخانے فعال ہو چکے ہیں، ملکی مصنوعات کے استعمال اور فروغ کا منصوبہ امارت اسلامیہ کی کابینہ کے سامنے پیش کیا گیا ہے اور صنعت کاروں کے منافع ٹیکس میں کمی کی گئی ہے جسے 4 فی صد سے کم کر کے 2 فی صد کر دیا گیا ہے اور 7 فی صد ایکسائز ٹیکس معاف کر دیا گیا ہے۔ پچھلے سال کے دوران وزارت صنعت و تجارت نے تجارتی شعبے میں برآمدات اور ٹرانزٹ میں اضافہ کیا، مارکیٹ کے ضابطے اور تجارتی توازن کو برقرار رکھنے کے لیے صنعتی اور تجارتی نمائشوں کا انعقاد اور علاقائی سطح پر فعال تجارتی سفارت کاری کو فروغ دیا گیا، تجارت کو مزید منظم کرنے کے لیے ہمسایہ ممالک کے ساتھ مذاکرات اور ان ممالک میں افغان تاجروں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی گئی اور ملکی سطح پر بنیادی اشیاء ضرورت کی قیمتوں کو کنٹرول کیا گیا۔

وزیر صنعت و تجارت کا کہنا تھا کہ ملکی کمپنیوں نے مختلف شعبوں میں 150 ملین ڈالر سے زائد کی سرمایہ کاری کی ہے اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ ان کے مطابق الیکٹرانک گورننس کو فروغ دینے کے لیے برآمدات بڑھانے، صنعتی اور پیداواری پلانٹس کے ڈیٹا بیس کی تشکیل، وقت کی ضرورت کے پیش نظر وزارت تجارت کے نظام کو وزارت خزانہ کے ساتھ منسلک کرنے کے لیے جدید خطوط پر استوار کرنا اور نئی ایجادات اور صنعتی خدمات کو فروغ دینے کے لیے رجسٹریشن کے نظام کی تشکیل وزارت صنعت و تجارت کی سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ تجارتی سرگرمیوں کو فروغ دینے اور برآمدات بڑھانے، منظم سسٹم کی تشکیل، صنعتوں کی ترقی، ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے، خصوصی اقتصادی زونز قائم کرنے اور درمیانے اور چھوٹے درجے کے کاروبار کو فروغ دینے کے لیے وزارت صنعت و تجارت نے گذشتہ سال کے دوران متعدد اقدامات اٹھائے تھے جن کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

گذشتہ ایک سال میں 376 نئی غیر سرکاری تنظیمیں رجسٹرڈ کی گئیں۔

وزارت اقتصادیات کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت اقتصاد کے حکام کے مطابق مذکورہ وزارت ملکی سطح پر اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دینے کی ذمہ دار ہے، جس میں ترقیاتی اہداف کا حصول، روزگار کے مواقع پیدا کرنا، عوامی بہبود، پائیدار اقتصادی ترقی اور غربت کا خاتمہ شامل ہے۔

نائب وزیر اقتصادیات ڈاکٹر عبد اللطیف نظری نے اس موقع پر کہا کہ گذشتہ دو سالوں میں امارت اسلامیہ نے گڈ گورننس کو مضبوط بنانے اور تمام شعبوں کی ترقی کے لیے انتھک کوششیں کی ہیں، اللہ کے فضل سے اب ہم تمام شعبوں میں اچھی پیش رفت کی خوش خبری دے رہے ہیں۔ اس موقع پر وزارت اقتصادیات میں رفاہی اداروں کے انضمام کے ڈائریکٹر مفتی عبد السلام اشرفی نے کہا کہ گذشتہ سال کے دوران 376 نئی غیر سرکاری تنظیمیں رجسٹرڈ ہوئیں، جن میں 355 ملکی اور 21 غیر ملکی تنظیمیں شامل ہیں، فی الحال مجموعی طور پر 2393 غیر سرکاری تنظیمیں جن میں 272 غیر ملکی جب کہ 2121 ملکی رفاہی ادارے وزارت اقتصادیات کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ اداروں کے سنگل بجٹ کے انفارمیشن سسٹم کے ذریعے مختلف شعبوں میں ایک ارب 647 ملین ڈالر کے 3573 منصوبوں پر جاری کام کی رپورٹ وزارت اقتصادیات کو دی گئی ہے جس میں تعلیم، زراعت، سماجی تحفظ، انفراسٹرکچر اور قدرتی آفات سے بچاؤ کے 2233 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور باقی 1340 منصوبوں پر کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ رفاہی اداروں کی کارکردگی مزید بہتر بنانے کے لیے ایک نیا طریقہ کار بنایا گیا ہے۔

حکام کے مطابق صوبہ ہرات میں غوریان لوہے اور صوبہ غور میں فولاد کی کانوں کو ٹینڈر کرنے، متعلقہ کمپنیوں کے مسائل اور شکایات دور کرنے، معیشت، زراعت، تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور سماجی تحفظ کے شعبوں میں معاشی وژن کی تشکیل، امارت اسلامیہ افغانستان کی اقتصادی اور ترقیاتی کامیابیوں کے بارے میں رپورٹ تیار کرنا، ملکی مصنوعات کی پیداوار کے لیے اقتصادی منصوبے تیار کرنا، گھی کی پیداوار کی صورت حال کا معاشی جائزہ لینا، 54 سرکاری کمپنیوں کے مالیاتی منصوبوں کا جائزہ لینا اور بنیادی سرگرمیوں کی ترقی کے لیے ضروری فیصلے کرنا مذکورہ وزارت کی گذشتہ سال کی دیگر سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ وزارت اقتصاد کے حکام نے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے اور باہمی اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے لیے ازبکستان، ترکمانستان، ایران، قطر اور متحدہ عرب امارات کے سرکاری دورے کیے ہیں، اس کے علاوہ انہوں نے خطے اور دنیا کی مختلف اقتصادی تنظیموں کے ساتھ براہ راست اور آن لائن میٹنگز میں حصہ لیا ہے۔ اسی طرح چین، جاپان، ترکی، روس، ترکمنستان، ازبکستان، ایران، پاکستان، متحدہ عرب امارات اور ہالینڈ کے نمائندوں کے ساتھ ملاقاتیں کی ہیں، ان کا کہنا تھا کہ 2021 میں تجارت اور سرمایہ کاری کی صورت حال کا معاشی جائزہ لینا، ریاست کی مالیاتی صورت حال، ریاستی کمپنیوں کا جائزہ، زراعت، صحت اور سماجی تحفظ کے شعبوں کا معاشی جائزہ لینا، گذشتہ دس سال کے دوران آریانا افغان کمپنی کی معاشی صورت حال، گذشتہ پانچ سالوں میں افغانستان الیکٹرسٹی کمپنی کی مالی اور اقتصادی صورت حال کا جائزہ لینا، ملک میں گھی کی پیداوار میں معاونت فراہم کرنے کے لیے پالیسی پلان تیار کرنا، روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے معاشی وژن تیار کرنا اور غیر سرکاری اداروں کے لیے رجسٹریشن کے شعبے میں سہولت فراہم کرنا گذشتہ ایک سال کے دوران وزارت اقتصادیات کے اہم منصوبوں میں شامل ہیں۔

☼☼☼

دس ڈیموں پر کام کا آغاز کیا گیا

وزارت پانی و توانائی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت پانی و توانائی کے حکام نے پریس کانفرنس میں کہا: "**کمال خان** اور **کجکی** ڈیم منصوبے کے دوسرے مرحلے کے دوسرے حصے، بخش آباد ڈیم کی سرنگوں، شاہ عروس، توری اور پاشدان ڈیموں کی تعمیر پر کام دوبارہ آغاز، تخار نمک آب کینال ریور چینل کی اصلاح کے منصوبے پر عمل درآمد، دریائے آمو کے کناروں کو مضبوط بنانے کے منصوبے پر عمل درآمد، مختلف صوبوں میں 10 ڈیموں اور نہروں کے تحفظ کے منصوبوں پر عمل درآمد، گذشتہ سال میں پانی کے انتظام سے متعلق مذکورہ وزارت کی اہم سرگرمیوں میں سے ہیں۔ اس کے علاوہ، پانی کے 6 تکنیکی طریقہ کار کا جائزہ اور تصدیق، پانی کے تکنیکی طریقہ کار کے 10 مراحل اور انہیں دریا کے طاسوں کے ساتھ شئیر کرنا، پانی کے منصوبوں اور پانی کے ذرائع میں سرمایہ کاری کی طرف دعوت دینے اور انھیں راغب کرنے کے لیے بین الاقوامی رفاہی اداروں اور غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ ملاقاتیں، آبی وسائل کے نظم و نسق اور ترقی کے لیے بین الاقوامی تنظیموں اور غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ معاہدوں پر دستخط آبی پروگرام کے شعبے میں مذکورہ وزارت کی دیگر سرگرمیوں میں سے ہیں۔

حکام کے مطابق سٹوریج ڈیموں، آب پاشی کی نہروں، دریا کے کناروں اور چیک ڈیموں کے 115 منصوبوں کا تکنیکی اور اقتصادی سروے مکمل کر لیا گیا ہے۔ پانی کی سہولیات کے شعبے میں 125 پراجیکٹ ڈیزائنز اور دستاویزات کی جانچ پڑتال کی گئی۔ پانچ دریائی طاسوں میں پانی کی چھوٹی سہولیات کے 149 منصوبوں کی چھان بین کی گئی ہے اور 6 ڈیموں کے فزیبلٹی اسٹڈیز اور تکنیکی ڈیزائن مکمل کر لیے گئے ہیں۔ زیر زمین پانی کی سطح معلوم کرنے کے لیے مستقل نظام کا قیام، نیشنل واٹر انفارمیشن بینک میں چشموں، کنوؤں اور نجی کنوؤں کی تکنیکی خصوصیات ریکارڈ کرنے کا آغاز، کابل سمیت 17 بڑے شہروں میں زیر زمین پانی کی صورت حال کی چھان بین، بارش اور برف باری کے پانی کو جذب کرنے کے لیے 427 کنوؤں کی کھدائی اور سطح آب کے وسائل کی نگرانی کے نیٹ ورک کی ترقی آبی وسائل کے انتظام کے شعبے میں وزارت کی کامیابیوں میں شامل ہے۔

حکام کے مطابق ملکی ذرائع سے بجلی پیدا کرنے کے مقصد سے قومی اور بین الاقوامی کمپنیوں کے ساتھ سرمایہ کاری کے 6 معاہدے کیے گئے ہیں۔ برقی توانائی کے شعبے کی ترقی کے لیے پانچ سالہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ توانائی کے تحفظ اور اس کے بے جا استعمال کی روک تھام اور شمسی توانائی کے لیے 4 پالیسیاں اور 3 طریقہ کار تیار کیے گئے ہیں۔ آبی وسائل کی ترقی اور جامع انتظام اور گھریلو ذرائع سے بجلی کی پیداوار اور لوگوں کی قابل اعتماد بجلی تک رسائی میں متعدد منصوبوں کا نفاذ آئندہ سال کے لیے وزارت پانی و توانائی کے اہم منصوبوں میں سے ہے۔

ملک بھر میں 781 کلو میٹر سڑکوں پر تعمیراتی کام کا آغاز کیا گیا

وزارت تعمیرات و مواصلات کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

نائب وزیر تعمیرات و مواصلات مولوی عبد الکریم فتح نے پریس کانفرنس میں کہا کہ گذشتہ ایک سال کے دوران ملک بھر میں 781 کلو میٹر پر محیط سڑکوں اور اہم شاہراہوں کی تعمیر نو کا کام شروع کیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ گذشتہ سال 421 ملین افغانی مالیت کے 125 تعمیراتی، مانیٹرنگ، وسائل کی فراہمی اور خدمات کے منصوبے مکمل کیے گئے، جن کی بدولت 10 ہزار افراد کو روزگار ملا۔

ان کے مطابق گذشتہ سال قندھار-ہرات قومی شاہراہ پر باغ پل کے مقام پر واقع 153 میٹر طویل پل کی مرمت کی گئی جس پر 4 لاکھ ڈالر کی لاگت آئی، اسی طرح صوبہ نیمروز کے علاقے سرشیلا میں 300 میٹر طویل پل اور صوبہ زابل میں بسکی پل بنائے گئے جب کہ شیخ ابو نصر فراہی روڈ کی تعمیر نو کا کام دو حصوں میں جاری ہے۔ حکام کے مطابق گذشتہ سال کے دوران ملک کے 5 زونز میں لیبارٹریز کو فعال کیا گیا جن میں سیمنٹ، مٹی، کنکریٹ، بجری، پتھر اور دیگر تعمیراتی سامان کی جانچ کی جاتی ہے۔ وزارت تعمیرات و مواصلات کی سالانہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ زیادہ وزن والی گاڑیوں کی روک تھام اور روڈ سیفٹی کے لیے 21 صوبوں میں 41 مقامات پر کانٹا کو فعال کیا گیا ہے۔

مذکورہ وزارت کے حکام کے مطابق کابل، قندھار ہائی وے، سالنگ ہائی وے، قندھار، اروزگان، اروزگان، دھراود اور خاکریز کی 170 کلو میٹر سڑک اور قندھار-ہلمند دراہی سڑک کی مرمت اور تعمیر نو کے اہم منصوبے گذشتہ ایک سال میں وزارت تعمیرات عامہ کی اہم سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ ملک بھر میں غیر محفوظ علاقوں میں 12548 کلو میٹر پر مشتمل سڑکوں کی حفاظت کی گئی ہے اور سردیوں کے موسم میں 8500 کلو میٹر پر مشتمل سڑکوں کو برف سے صاف کیا گیا ہے جن میں سے 6500 کلو میٹر کو صوبائی محکموں اور 2000 کلو میٹر کو نجی کمپنیوں نے صاف کیا ہے۔ گذشتہ سال کے دوران ملک کے مختلف صوبوں میں 527.8 کلو میٹر سڑکوں کا سروے کیا گیا ہے اور 209 کلو میٹر سڑکوں کی تعمیر کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وزارت کے دستیاب وسائل اور تکنیکی صلاحیتوں کے مطابق 636.7 میٹر پلوں اور 1450 میٹر ریٹینگ والز کا سروے کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ گذشتہ سال کے دوران کابل-قندھار قومی شاہراہ پر ارغندی سے درانی بازار تک 27 کلو میٹر پر مشتمل سڑک کا تعمیراتی کام شروع کیا گیا ہے، 80 کلو میٹر پر مشتمل سالنگ قومی شاہراہ کو دو حصوں میں تعمیر کرنے کا تعمیراتی کام شروع کیا گیا ہے۔ قندھار-اروزگان اور اروزگان-دھراود شاہراہوں کی تعمیر کے علاوہ 170 کلو میٹر پر مشتمل خاکریز شاہراہ کی تعمیر شروع کرنے اور 80 کلو میٹر پر محیط قندھار-ہلمند ہائی وے کی تعمیر شروع کرنے، کابل-لوگر سیکنڈ لائن 24 کلو میٹر سڑک کی تکمیل، صوبہ جوزجان کے دو اضلاع قوش تپہ اور درزاب میں 27 کلو میٹر سڑک کے تعمیراتی کام کی تکمیل، گردیز-زرمت 24 کلو میٹر سڑک کی تعمیر، صوبہ تخار میں فرخار-ورسج 15 کلو میٹر پر مشتمل سڑک کی تعمیر اور قیصار لامان 171 کلو میٹر پر مشتمل سڑک کی تکمیل وزارت تعمیرات کے اہم منصوبوں میں شامل ہیں۔

☼☼☼

29 فیکلٹیز، 9 ڈاکٹریٹ اور 40 ماسٹرز پروگرام قائم کیے گئے ہیں۔

وزارت ہائر ایجوکیشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

معاشرے کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پیشہ ور افرادی قوت کو تربیت دینے کے لیے یونی ورسٹیوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں انڈر گریجویٹ سطح پر 29 فیکلٹیز، 65 شعبہ جات اور 24 نائٹ کورسز کے پروگرامز منعقد کیے جاچکے ہیں۔ 25 سرکاری یونی ورسٹیوں میں 9 ڈاکٹریٹ اور 40 ماسٹرز پروگرامز اور ریسرچ اسسٹنٹ شپس قائم کی گئی ہیں تاکہ خصوصی انسانی قوت کو مضبوط کیا جا سکے اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافہ کیا جا سکے۔ 7 بین الاقوامی اور 33 قومی جرائد کا اجرا، مجموعی طور پر 90 تعلیمی نصابوں پر حتمی کام، 61 تصنیفی، 186 تحقیقی اور 193 ترجمہ شدہ علمی کاموں کی تکمیل، بین الاقوامی جرائد میں 807 اور قومی جرائد میں 1550 علمی مضامین و مقالات کی اشاعت، ملک کے مختلف علاقوں میں دینی جامعات کا قیام اور 158 طلبہ کو ماسٹرز اور 81 طلبہ کو ڈاکٹریٹ پروگرامز کے لیے بیرون ممالک بھیجنا علمی و تحقیقی میدان میں وزارت ہائر ایجوکیشن کی دیگر کامیابیاں ہیں۔

وزارت ہائر ایجوکیشن کے حکام کے مطابق ملک بھر کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں 471,360 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ علاوہ ازیں وزارت ہائر ایجوکیشن اور شعبہ جاتی وزارتوں اور اداروں کے درمیان مشترکہ تعاون، طلبا کی عملی تربیت، فارغ التحصیل افراد کے لیے روزگار اور وزارتوں کے پیشہ ور عملے کی استعداد کار بڑھانے کے لیے بڑے پیمانے پر معاہدوں پر دستخط کیے گئے ہیں۔ 12 سال کی تاخیر کے بعد شیخ زید اور پکتیا یونی ورسٹیوں کے تدریسی ہسپتال فعال کر دیے گئے ہیں، سٹومیٹولوجی ٹیچنگ کلینک کو ہسپتال میں اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔ کینسر کے علاج کے مرکز سمیت کئی نئے طبی شعبے فعال کیے گئے ہیں اور تدریسی ہسپتالوں کو جدید آلات سے لیس کیا گیا ہے۔ سرکاری یونی ورسٹیوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں 40 کروڑ افغانی سے زائد مالیت کے 14 تعمیراتی منصوبے مکمل کر کے ان عمارتوں کو آپریشنل کر دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں وزارت ہائر ایجوکیشن سے متعلق 700 ایکڑ سے زائد اراضی قبضہ مافیا سے واگزار کرائی گئی ہے۔

نئی فیکلٹیز کا قیام، ماسٹرز اور ڈاکٹریٹ پروگرامز اور نائٹ کورسز کا انعقاد، نصاب پر نظر ثانی، تدریسی اور علمی کاموں کی تحقیق، تحقیقی مراکز اور لیبارٹریز کو مکمل تحقیقی آلات کی فراہمی اور استعداد کار بڑھانے کے لیے سیمینارز اور ورکشاپس کا انعقاد آئندہ سال کے لیے وزارت ہائر ایجوکیشن کے اہم منصوبوں میں سے ہیں۔

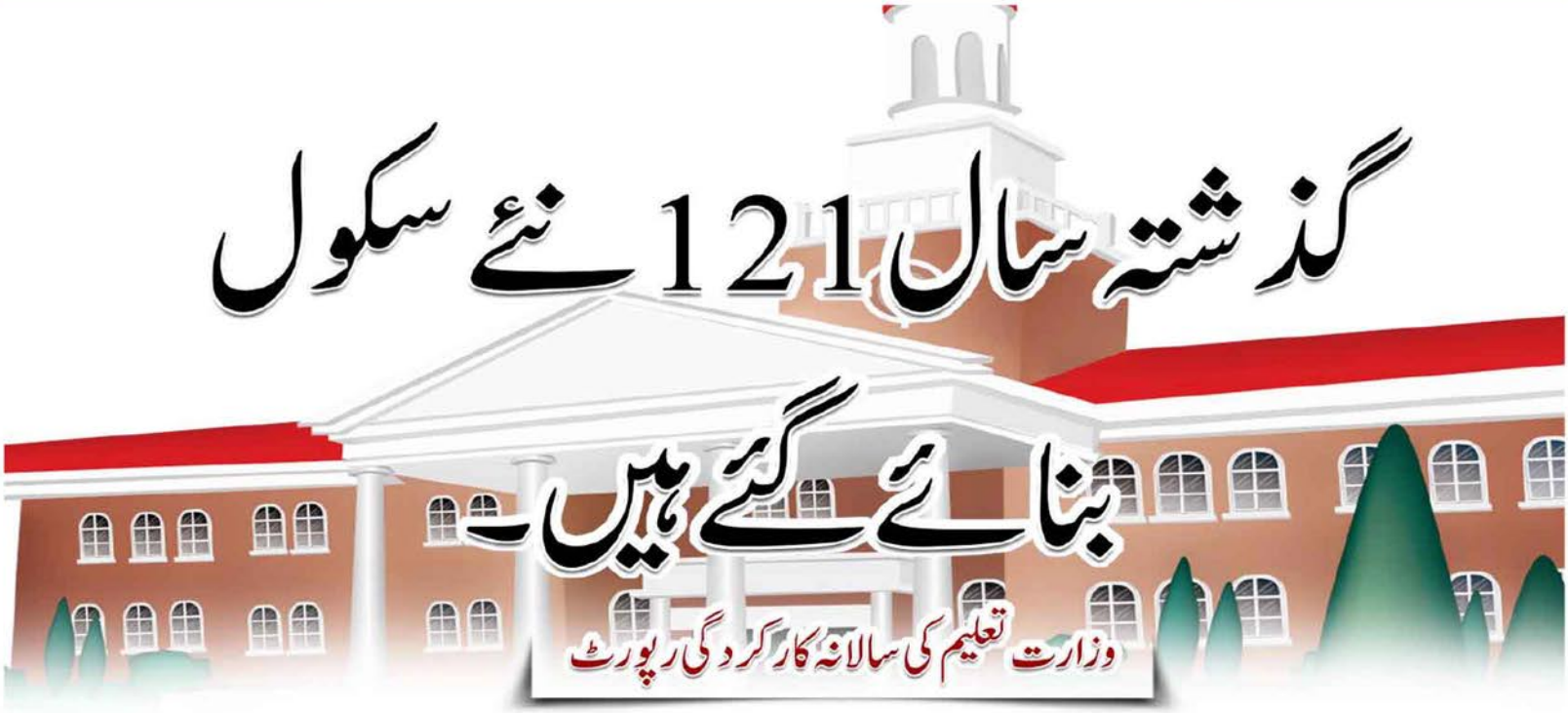

گذشتہ سال 121 نئے سکول بنائے گئے ہیں۔

وزارت تعلیم کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت تعلیم کے حکام نے کہا کہ تعلیم کو فروغ دینے کے لیے ملک بھر میں 121 نئے اسکول قائم کیے گئے ہیں، جس کے ساتھ سرکاری اور نجی اسکولوں کی تعداد 18010 تک پہنچ گئی ہے۔ اسی طرح 54,168 طلبہ نے استعداد بڑھانے کے لیے منعقدہ پروگراموں میں شرکت کی ہے۔ ملک میں طلبا کی تعداد 10189634 ہے جن میں سے 40 لاکھ 24 ہزار 574 لڑکیاں ہیں۔ وزارت تعلیم کے حکام کے مطابق 1142 دینی مدارس میں 330,950 طلبا زیر تعلیم ہیں، جن میں سے 94,462 بچیاں ہیں۔

وزارت تعلیم کے حکام نے کہا کہ ذمہ دار کمیٹیوں کے ذریعہ تعلیمی نصاب کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس میں ضروری اصلاحات کی گئی ہیں۔ ملک بھر میں 26.2 ملین کتابیں تقسیم کی گئی ہیں۔ 16,030 سکولوں، 2,441 دیہی اور مختصر کورسز کی کلاسوں اور 389 خواندگی کورسز کی نگرانی کی گئی ہے۔ شراکت دار اداروں کی مدد سے 3780 دیہی اور مختصر تعلیم کی کلاسوں میں 35828 لڑکوں اور 59247 لڑکیوں، اور واپس آنے والوں اور ملک کے اندر نقل مکانی کرنے والوں کے 39114 افراد کو تعلیم حاصل کرنے کا سازگار ماحول فراہم کیا گیا ہے۔ پانچ صوبوں میں ایجوکیشن ویٹنگ فار ایجوکیشن پروگرام کے تحت کل 44,941 بچے جن میں سے 28,702 لڑکیاں ہیں، 2,080 کلاس رومز میں زیر تعلیم ہیں۔

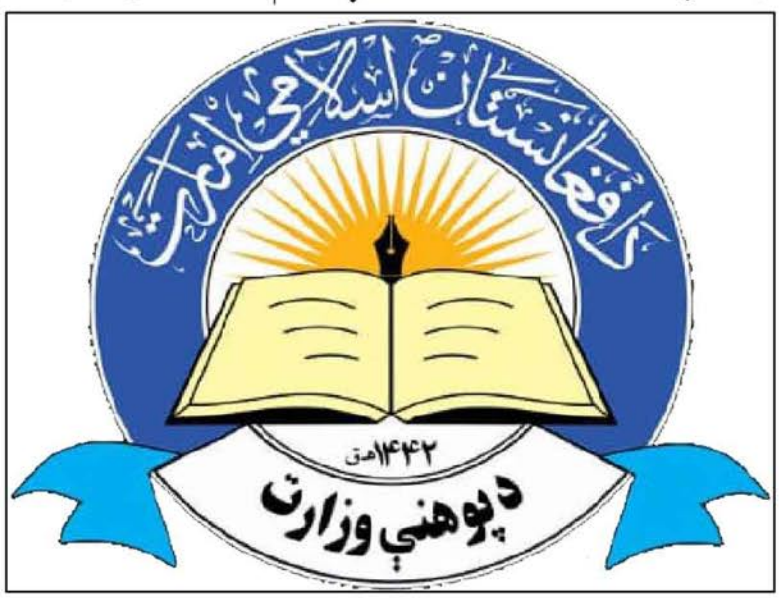

نتائج کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا آغاز، سرٹیفکیٹس کے جلد اجرا کے لیے افغان پوسٹ کمپنی کے ساتھ مفاہمت کی یاد داشت پر دستخط، ملک کے 34 صوبوں میں سرٹیفکیٹس کے الیکٹرانک نظام کو فعال کرنا، 239 تعلیمی اداروں کی تعمیر نو کے منصوبوں کی تکمیل، 21477 نئے ملازمین اور اساتذہ کی تقرری، اسلامی تعلیمی پروگرام میں 1107 اساتذہ کی تقرری، ملکی اور غیر ملکی شراکت دار اداروں کے ساتھ مفاہمت کی 123 یادداشتوں پر دستخط، 8 صوبوں میں 16 سکولوں کی جائیدادیں اور صوبہ لوگر میں اساتذہ کے لیے مختص 1578 ایکڑ اراضی غاصبوں کے قبضے سے واگزار کرانے جیسے اہم اقدامات گذشتہ سال کے دوران وزارت تعلیم کی دیگر سرگرمیوں میں شامل ہیں۔

گذشتہ سال زچگی کے دوران اموات کی شرح میں 40 فی صد کمی ہوئی۔

وزارت صحت کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزیر صحت ڈاکٹر قلندر عبادنے کہا کہ عوام کو علاج معالجے کی بہتر خدمات کی مقامی سطح پر فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے پر عزم ہیں، اس سلسلے میں گذشتہ سال کے دوران ملک بھر کے ہسپتالوں میں 80 ملین مریضوں کا علاج کیا گیا، 20 لاکھ افراد ہسپتال میں داخل ہوئے، 3 لاکھ افراد کی سرجری ہوئی اور 10 لاکھ خواتین کو زچگی کی بنیادی خدمات فراہم فراہم کی گئیں۔ گذشتہ سال کے دوران حمل سے وابستہ وجوہات کے باعث اموات کے 260 واقعات ریکارڈ کیے گئے جس میں گذشتہ برسوں کے مقابلے میں 40 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ حکام کے مطابق گذشتہ سال کے دوران کینسر کے 66,545 مریضوں کو تشخص کی خدمات فراہم کی گئیں۔ اس کے علاوہ مرکز اور صوبوں میں 20121 مریضوں کو ایمبولینس جب کہ 186,144 مریضوں کو خون صاف کرنے کی خدمات فراہم کی گئیں۔ ملک بھر میں 3890 پرائیویٹ اور سرکاری ہیلتھ سینٹرز کی دیکھ بھال کی گئی اور ان کی خدمات کا جائزہ لیا گیا جس کے نتیجے میں 575 ہیلتھ سینٹرز لائسنس نہ ہونے کی وجہ سے بند کر دیے گئے۔ 20 اسپتالوں اور 3 پرائیویٹ کلینکس کو ضروری ہدایات جب کہ 3 لیبارٹریوں کو تحریری وارننگ دی گئی۔ اسی طرح لائسنسنگ کے عمل کو مکمل کرنے کے لیے 133 طبی مراکز سے تحریری وعدے لیے گئے۔ اس کے علاوہ 686 نجی طبی مراکز اور 6742 ہیلتھ اہل کاروں کو آپریٹنگ لائسنس دیے گئے ہیں۔

حکام کے مطابق بڑے ہسپتالوں میں کچھ ضروری شعبے قائم کرنے، تمام ہسپتالوں کو تشخیص اور علاج کے جدید آلات کی فراہمی ممکن بنانے، تین مخصوص ہسپتالوں میں آکسیجن کی پیداوار اور سی ٹی سکین ڈیوائسز کی تنصیب، 11 انسداد پولیو اور 3 انسداد خسرہ مہم چلانے، 15 ملین افراد کو کووڈ 19 ویکسین کے ڈوز دینے اور صوبوں میں عورتوں کو آئرن اور فولک ایسڈ کی دوائی فراہم کرنا گذشتہ ایک سال میں وزارت صحت کی دیگر سرگرمیوں میں شامل تھے۔ ملک کی سطح پر 10,357 ہیلتھ ورکرز کی استعداد کار بڑھانے کے لیے تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا اور 345 نئے طبی مراکز قائم کیے گئے۔ ملک میں ایک لاکھ سے زیادہ ہیلتھ ورکرز ہیں جن میں سے 22 فی صد خواتین ہیں۔ علاوہ ازیں سرکاری اور نجی طبی مراکز کی دیکھ بھال کرنا، طبی عملے کو لائسنس دینا، ماں اور بچے کی صحت پر سنجیدگی سے توجہ دینا، لوگوں کی صحت کے مسائل کو پیشہ ورانہ انداز سے حل کرنا اور مخصوص بیماریوں کے لیے سپیشلائزڈ ہسپتالوں کا قیام عمل میں لانا گذشتہ سال کے دوران وزارت صحت عامہ کے اہم منصوبوں میں شامل تھے۔

☼☼☼

6 لاکھ سے زائد معذور، بیوائیں اور معذور رجسٹر کیے جا چکے ہیں جنہیں ماہانہ ادائیگی ہو رہی ہے۔

وزارت شہدا و معذورین کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت شہدا و معذورین کے حکام نے کہا کہ ہم نے گذشتہ سال کے دوران کل 638,954 معذور افراد، بیواؤں اور یتیموں کو رجسٹرڈ کیا ہے، جن میں 149,672 معذور مرد اور 30,777 معذور خواتین، 371,420 یتیم اور 87087 بیوہ شامل ہیں۔ گذشتہ سال کے دوران ایک ارب 36 کروڑ افغانی شہدا کے ورثا، بیواؤں اور معذوروں کو بینکنگ سسٹم کے ذریعے ادا کیا گیا۔

اس وزارت کے مالیاتی اور انتظامی ڈائریکٹر مولوی کلیم اللہ افغان نے بتایا کہ رواں سال انہیں حکومت کی طرف سے 12 ارب افغانی کا بجٹ ملا ہے اور اس میں سے اب تک 5 ارب خرچ کر چکے ہیں۔ گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال کے بجٹ میں دو ارب افغانی کا اضافہ ہوا ہے۔ بیواؤں، یتیموں اور معذور افراد کی رجسٹریشن کے عمل میں انہوں نے اپنے سابقہ تجربات کے علاوہ ٹیکنالوجی کا بھی استعمال کیا ہے جس کی وجہ سے یہ عمل مزید شفاف ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے رجسٹرڈ بیواؤں، یتیموں اور معذور افراد کا دوبارہ سروے شروع کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں تقریباً 12000 غیر مستحق یتیموں اور بیواؤں اور 7500 کے قریب غیر مستحق معذور افراد کو سسٹم سے نکال دیا گیا ہے۔ حال ہی میں مذکورہ وزارت نے 18 صوبوں میں بیواؤں، یتیموں اور معذور افراد کی بائیو میٹرک رجسٹریشن شروع کی ہے اور جلد ہی اس سلسلے کو دوسرے صوبوں تک بھی پھیلانے کا منصوبہ ہے۔ اس سلسلے میں 77699 افراد کو الیکٹرانک نظام کے ذریعے رجسٹرڈ کیا گیا جن میں 43995 افراد معذور اور 34602 بیوائیں اور یتیم شامل ہیں۔

حکام کے مطابق ان رجسٹرڈ افراد میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین، پچھلی انتظامیہ کے اہل کاروں اور عام شہریوں کی بیوائیں، یتیم اور معذور افراد شامل ہیں۔ شہدا اور معذور افراد کو پرائیویٹ بینکوں کے ذریعے ماہانہ مقررہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ بیواؤں، یتیموں اور معذوروں کو غذائی، غیر غذائی اشیا اور دیگر ضروری سامان کی فراہمی کے لیے 23 ملکی اور عالمی رفاہی اداروں کے ساتھ تعاون کے معاہدوں پر دستخط کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ڈیڑھ لاکھ یتیموں، بیواؤں اور معذوروں کو تقریباً 350 ملین افغانی نقد رقم، وہیل چیئرز، غذائی اور غیر غذائی اشیا مہیا کی گئی ہیں۔ حج کی ادائیگی کی غرض سے وزارت حج و اوقاف کو 952 معذور افراد اور شہدا کے ورثا کی نشاندہی کی گئی ہے۔ 80 معذور افراد اور شہدا کے ورثا کو 4 ماہ پر مشتمل فنی اور پیشہ ورانہ تربیت فراہم کی گئی ہے۔ جب کہ 198 معذور افراد کو مختلف سرکاری اداروں میں ملازمت دی گئی ہے۔

علاوہ ازیں دیگر صوبوں تک الیکٹرانک سسٹم کی توسیع، معذور افراد اور شہدا کے ورثا کے لیے ملکی اور عالمی رفاہی اداروں سے امداد حاصل کرنا، معذور افراد اور شہدا کے ورثا کو کام کے مواقع فراہم کرنا اور ان کے لیے مصنوعی اعضا تیار کرنا گذشتہ سال کے دوران مذکورہ وزارت کے اہم منصوبے تھے۔

انسداد گداگری مہم، ایک سال میں 36 ہزار بھکاریوں کو تحویل میں لیا گیا۔

وزارت محنت و سماجی امور کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت محنت و سماجی امور کے حکام نے کہا کہ امارت اسلامیہ افغانستان نائب وزیر اعظم برائے اقتصادی امور ملا عبد الغنی بردار اخوند کی ہدایت پر قائم ہونے والی کمیٹی کی جانب سے کابل شہر میں انسداد گداگری مہم کے سلسلے میں پیشہ ور بھکاریوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا گیا اور ایک سال میں 36 ہزار سے زائد بھکاریوں کو تحویل میں لیا گیا۔

گذشتہ سال کے دوران ملک کی سطح پر 43774 افراد کو فنی اور پیشہ ورانہ تربیت دی گئی، 216068 مظلوم خاندانوں اور بچوں کی مدد کی گئی۔ نیز وفاقی دارالحکومت اور صوبوں میں سرکاری اور نجی دارالایتام کے ذریعے لڑکیوں سمیت 8579 یتیموں کو خدمات فراہم کی گئیں۔ علاوہ ازیں ملک بھر میں 52121 ملکی اور 1534 غیر ملکی شہریوں کو پیشہ ورانہ کام کرنے کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ گذشتہ ایک سال کے دوران 9 صوبوں میں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں 1503 افراد کو رپورٹ تیار کرنے اور ان کی صلاحیت بڑھانے کے لیے مختلف کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ اسی طرح منشیات کے جن عادی افراد کا علاج کیا گیا ان کے لیے تکنیکی اور پیشہ ورانہ تربیتی مرکز کھول دیا گیا جہاں 530 افراد فنی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

ان کے مطابق تکنیکی اور پیشہ وارانہ تعلیم، بچوں کی تربیت، سرکاری دارالایتام کا تعاون، سماجی تحفظ اور غریب خاندانوں کے لیے چھوٹے کاروبار کی فراہمی کی غرض سے 79 ملکی اور غیر ملکی رفاہی اداروں کے ساتھ 48 ملین ڈالر، ساڑھے تین ملین یورو اور 1.4 ارب افغانی کے معاہدوں پر دستخط کیے گئے۔ یہ تمام منصوبے بلا امتیاز تمام صوبوں میں مکمل کیے گئے ہیں، ان منصوبوں سے 9.3 ملین افغان عوام مستفید ہوگئے ہیں۔ بے روزگاری اور غربت کے خاتمے اور معیشت کی بہتری کے لیے شہریوں کو بیرون ملک بھجوانے کے لیے مواقع فراہم کرنا، امارت اسلامیہ اور غیر ملکی رفاہی تنظیموں کے عملے کو لائسنس فراہم کرنا، بچوں کے تحفظ کے لیے 220 نیٹ ورکس کی حمایت اور ان کی توسیع کرنا اور کابل شہر میں 2 ہزار صحت یاب ہونے والے منشیات کے عادی افراد کو فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کا ماحول فراہم کرنا آئندہ سال کے لیے وزارت محنت و سماجی امور کے اہم منصوبوں میں سے ہیں۔

☼☼☼

انفارمیشن سسٹم میں 900 سے زیادہ ٹرانسپورٹ کمپنیاں اور ایسوسی ایشنز رجسٹرڈ

وزارت ٹرانسپورٹ و ہوابازی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت ٹرانسپورٹ و ہوابازی کے حکام نے پریس کانفرنس کے دوران کہا: "گذشتہ ایک سال کے دوران 900 سے زائد ٹرانسپورٹ کمپنیاں اور ایسوسی ایشنز کو انفارمیشن سسٹم میں رجسٹرڈ کیا گیا ہے اور کابل میں 141 مسافروں اور کارگو کمپنیوں کی جانچ مکمل ہو چکی ہے۔ گذشتہ سال کے دوران 1662 سے زائد ملکی و غیر ملکی ہوائی جہازوں کو پرواز کے لائسنس دیے گئے۔ اس کے علاوہ گذشتہ ایک سال میں افغانستان کی فضائی حدود میں 25,540 ٹرانزٹ پروازیں ریکارڈ کی گئی ہیں اور فضائی اور زمینی نقل و حمل میں مسافروں کی شکایات کا بروقت ازالہ کیا گیا ہے۔ ہوائی اڈوں کو معیاری طریقے سے فعال رکھنے اور ہوائی اڈوں کے جدید اور تکنیکی آلات کی تکمیل، موسمی حالات کی پیش گوئی اور ملکی و غیر ملکی پائلٹس کے ساتھ مسلسل رپورٹس کا تبادلہ، کابل انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے باڑ کی مرمت اور مرکز اور صوبوں میں تعمیر نو کے 27 منصوبوں کی تکمیل، ایوی ایشن کے شعبے میں مذکورہ وزارت کی دیگر سرگرمیوں میں سے ہے۔

حکام کا مزید کہنا ہے کہ گذشتہ سال ہوابازی کے شعبے میں 56,1099 مسافروں اور 2,647 ٹن کارگو اندرون اور بیرون ملک منتقل کیا گیا۔ تکنیکی عملے کی استعداد کار بڑھانے کے لیے سہولیات فراہم کی گئی ہیں اور درجنوں افراد کو غیر ملکی تربیتی پروگراموں میں بھیجا گیا ہے۔

علاوہ ازیں مختلف شعبوں میں کام کے لیے 12 طریقہ کار، 6 منصوبوں کے لیے رہنما خطوط کا انتظام اور جائزہ، مختلف شعبوں میں 11 معاہدوں کا انتظام اور جائزہ، وزارتوں اور خود مختار ایجنسیوں کے ڈرائیوروں کے لیے تربیتی سیمی نارز کا انعقاد، انسٹی ٹیوٹ آف سول ایوی ایشن اور زمینی و ہوا بازی کے شعبے میں 2 اسٹریٹجک منصوبوں کی تیاری گذشتہ سال میں مذکورہ وزارت کی دیگر سرگرمیاں ہیں۔

☼☼☼

گذشتہ ایک سال میں دس لاکھ ٹن سے زائد سامان کی ترسیل

افغان ریلوے اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

ریلوے اتھارٹی کے حکام نے کہا کہ گذشتہ سال کے دوران افغانستان ریلوے کے تمام سٹیشنوں سے کل 109,592,4 میٹرک ٹن سامان منتقل کیا گیا جس میں پچھلے سال کے مقابلے میں 25 فی صد کا ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔ ترکمانستان، ایران اور حیرتان-مزار شریف ریلوے کی نگرانی کرنے والی ازبکستان کی کمپنی میں تکنیکی اہل کاروں کا تقرر اور ان کے تجربے سے استفادہ جیسے اقدامات گذشتہ سال کے دوران ریلوے انتظامیہ کی اہم سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ حیرتان-مزار شریف ریلوے لائن کے معاہدے پر 70 فی صد رعایت کا حصول، ٹرانس افغان ریلوے منصوبے میں کامیاب پیش رفت ،خواف-ہرات ریلوے لائن کے تیسرے حصے کے ذریعے تجارتی سامان کی نقل و حمل کا آغاز اور ڈیجیٹل گورننس میں اہم پیش رفت گذشتہ سال کے دوران ریلوے انتظامیہ کی دیگر کامیابیوں میں شامل ہیں۔

حکام کے مطابق خواف - ہرات ریلوے لائن کے چوتھے سیکشن کے پہلے اور دوسرے مرحلے کا آغاز، اندخوئی-شبرغان ریلوے منصوبے کے کام کا آغاز، آقینا اور خواف-ہرات ریلوے لائن کے لیے ضروری سامان کی خریداری اور آقینا، روزنک، تورغونڈئی اور حیرتان-مزار شریف ریلوے اسٹیشنوں کا توسیعی پروگرام گذشتہ سال کے دوران ریلوے انتظامیہ کے اہم منصوبے تھے۔

ٹیلی کمیونیکیشن خدمات کے تعین کے لیے ڈرائیو ٹیسٹ آلات فعال کر دیے گئے

وزارت مواصلات و انفارمیشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزیر مواصلات و انفارمیشن ٹیکنالوجی مولوی نجیب اللہ حقانی نے کہا کہ اترا انتظامیہ کے TDF بجٹ سے 45 نئی کمیونی کیشن سائٹس بنائی گئی ہیں اور 5 صوبوں میں 30 کمیونی کیشن سائٹس بنانے کے لیے ٹیلی کمیونی کیشن کمپنیوں کے ساتھ معاہدہ کیا گیا ہے۔ ٹیلی کمیونی کیشن سروسز کے معیار کی سطح کی پیمائش کے لیے آلات کی فراہمی کا منصوبہ مکمل کر لیا گیا ہے۔ TDF کے بجٹ سے ملک کے مختلف حصوں میں افغان بیسیم، افغان ٹیلی کام اور روشن کمپنیوں کی جانب سے تقریباً 33 ٹیلی کمیونی کیشن سائٹس بنائی گئی ہیں۔ جب کہ قندھار، ننگرہار اور میدان وردگ صوبوں میں 3 کمیونی کیشن سائٹس کے لیے افغان بیسیم کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا گیا ہے، جس پر جلد عمل درآمد کیا جائے گا۔ گذشتہ سال کے دوران انہوں نے غیر اخلاقی ویب سائٹس کو بلاک کر دیا ہے۔ سم کارڈز کی غیر قانونی تقسیم کار کا سدباب کیا گیا، اس وقت تقریباً 98 فی صد استعمال شدہ سم کارڈز قانونی ہیں اور ملک بھر میں تقریباً 23 ملین سم کارڈز فعال ہیں۔ امارت اسلامیہ کی حکمرانی کے بعد انٹرنیٹ سروسز کی قیمتوں میں 40 سے 60 فی صد تک کمی آئی ہے اور معیار کو بہتر بنانے کے لیے 641 سائٹس کو G 2 سے G 3 میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ پہلی بار ٹیلی کمیونی کیشن سروسز کے معیار کا تعین کرنے کے لیے ملک بھر میں ڈرائیو ٹیسٹ موبائل ڈیوائسز کام کر رہی ہیں اور نیٹ ورک ٹیلی کمیونی کیشن سروسز کی نگرانی کی گئی ہے۔ امارت اسلامیہ کی کابینہ کے فیصلے کے مطابق کمیونیکیشن نیٹ ورکس میں پب جی اور ٹک ٹاک پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

متعلقہ ادارے کے ملازمین کی استعداد کار بڑھانے کے لیے سائبر خطرات سے متعلق آگاہی ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا ہے، پوسٹل سروسز کے لیے 12 کمپنیوں کو لائسنس جاری کیے گئے، ڈیجیٹل گورننس کے معیارات مرتب کیے گئے ہیں اور سم کارڈز کی رجسٹریشن اور تقسیم کے لیے طریقہ کار مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سائبر کیسز کو حل کرنے کے لیے ایک سائبر کرائم لیبارٹری کو فعال کیا گیا ہے، سرکاری محکموں کی ویب سائٹس اور ڈیٹا سینٹر کے نظام کی حفاظت اور نگرانی کے لیے ایک انتظامی نظام قائم کیا گیا ہے اور اسی طرح مختلف نیٹ ورکس کے انٹرنیٹ پیکجز اور کال کے لیے قیمتیں مقرر کی گئی ہیں جس کی وجہ سے قیمتیں پہلے کے مقابلے کم ہو گئی ہیں۔

قابل تجدید توانائی کے لیے پانچ سالہ اسٹریٹجک منصوبہ

افغانستان الیکٹرسٹی کمپنی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

افغانستان الیکٹرسٹی کمپنی کے کمرشل ڈائریکٹر مولوی عبدالرحمن رحمانی نے کہا کہ مشکل حالات اور مالی مسائل کے باوجود بجلی کمپنی نے بہت سے شعبوں میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ اس موقع پر بجلی کمپنی کے آپریشنل ڈائریکٹر انجینئر صفی اللہ احمد زئی نے کہا کہ قابل اعتماد اور پائیدار بجلی کو یقینی بنانے کے لیے پانچ سالہ قابل تجدید توانائی کا سٹریٹجک پلان بنایا گیا ہے اور اس پلان میں قابل تجدید توانائی کے تمام منصوبوں کو ترجیح دی گئی ہے، ان توانائی کے منصوبوں کی کل صلاحیت 710 میگاواٹ ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ گذشتہ سال کے دوران بجلی کمپنی کے فنی اور تکنیکی عملے نے 3.5 ملین ڈالر کی لاگت سے 170 کلو میٹر پر مشتمل کجکی- قندھار کی 110 کے وی ٹرانسمیشن لائن کی مرمت کی اور توانائی کی ترسیل کی صلاحیت 30 سے بڑھا کر 85 میگاواٹ کر دی ہے۔ اس کے علاوہ بجلی کمپنی کی ٹیکنیکل ٹیم نے 38 سال سے غیر فعال نگلو فیکٹری کا ہیلو گیٹ دوبارہ فعال کر دیا ہے۔ بجلی کمپنی کے حکام کے مطابق گذشتہ سال کے دوران صوبہ بلخ کے ضلع چمتال میں سب سٹیشن کا سروے، ڈیزائن اور تنصیب کا کام مکمل کر لیا گیا ہے، ملکی الیکٹریکل فیکٹریوں کی استعداد کار میں اضافہ کیا گیا ہے اور پیداواری کارخانوں میں کابل کے ھود خیل اور پل خمری کے برقی آلات مکمل ہو چکے ہیں۔ بجلی کمپنی نے ضروری کنکریٹ کی لوہے کی بنیادیں، میٹر بکس، سوئچ بورڈ اور بریکٹ تیار کیے ہیں جو کہ ملک میں بجلی پیدا کرنے والے آلات میں خود کفالت کی طرف ایک قدم ہے۔ بڑے منصوبوں میں غزنی- قندھار 220 کے وی پاور ٹرانسمیشن لائن کے اہم منصوبے کی تکمیل اور 120 پن کی تعمیر کا 2.2 ملین ڈالر مالیت کا معاہدہ نجی کمپنی سے کیا گیا ہے۔ کابل، ننگرہار، پروان اور بغلان صوبوں میں تقریباً 1496 ایکڑ اراضی جب کہ کابل اور بلخ صوبوں میں پاور کمپنی کے 46 رہائشی مکانات اور عمارتیں بھی قبضہ مافیا سے واگزار کرائی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں بجلی کمپنی کے حکام کے مطابق گزشتہ ایک سال کے دوران کابل اور ننگرہار صوبوں کے صنعتی پارکوں کی بجلی کی لائنیں رہائشی لائنوں سے الگ کر دی گئیں جس کی وجہ سے صنعتی کارخانوں کو بجلی کی فراہمی اطمینان بخش ہو گئی اور لوڈشیڈنگ کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

تکنیکی اور تجارتی فضلے میں تین فی صد کمی، غزنی- قندھار بجلی کی ٹرانسمیشن لائن کی تکمیل، نورالجہاد سب اسٹیشن کی ترقی کے لیے آلات کی خریداری کی تکمیل، صوبہ قندھار کے 110 کے وی سب اسٹیشن کی ترقی کے لیے آلات کی خریداری، کمال خان ڈیم کے لیے ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک پراجیکٹ کے آلات کی خریداری اور کجکی پاور پلانٹ سے ضلع دہراود تک 20 کے وی پاور لائن کی تنصیب، نغلو ڈیم کی صفائی، افغانستان الیکٹرسٹی کمپنی کے معاملات کے لیے بروقت موثر اقدامات، مزید شفافیت اور سہولت کے لیے ڈیجیٹلائز نظام کی تشکیل، ارغندی سب سٹیشن سے سید آباد اور غزنی تک ٹرانسمیشن لائنوں کی تنصیب، بجلی کی تقسیم کے نیٹ ورکس کی دیکھ بھال اور نگرانی اور بجلی کی ترسیل، آلات کی تیاری اور خریداری اور منصوبوں کی تکمیل کے لیے جدید اور معیاری آلات اور وسائل بروئے کار لانا گذشتہ سال کے دوران افغانستان الیکٹرسٹی کمپنی کے نمایاں منصوبے رہے۔

ڈالر کے مقابلے میں افغانی کی قدر میں 4.4 فی صد اضافہ

افراط زر کی شرح میں 6 فی صد کمی

بینک آف افغانستان کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

بینک آف افغانستان کے حکام نے پریس کانفرنس میں کہا: "گذشتہ سال معقول مانیٹری پالیسیوں کے نفاذ سے افغانی کی قدر غیر ملکی کرنسیوں کے مقابلے میں مستحکم کر دی گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ گذشتہ سال افغانی کی قدر میں ڈالر کے مقابلے میں 4.4 فی صد اضافہ ہوا ہے۔ افراط زر کی شرح میں 6 فی صد کمی ہوئی ہے اور کرنسی کے ذخائر کے لیے مقرر کردہ اہداف زر مدت کے دوران حاصل کیے گئے ہیں۔ بینک آف افغانستان کے حکام نے کہا کہ بینکنگ سیکٹر کی ترقی اور استحکام کے لیے کمرشل بینکوں میں صارفین کے ڈپازٹس پر پابندیوں کی سطح کم کر دی گئی ہے۔ نئے نوٹ بازار میں داخل کر دیے گئے ہیں اور پرانے نوٹ جمع کر لیے گئے ہیں۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ فی الحال بینکوں میں نئے اکاؤنٹ بنانے پر کوئی پابندی نہیں ہے اور وہ کسی بھی وقت اکاؤنٹ سے کوئی بھی رقم نکال سکتے ہیں۔

حکام کے مطابق 97 ایکس چینجز اینڈ منی سروس کمپنیوں اور 5 الیکٹرانک اداروں کو لائسنس جاری کرنے، ملک میں اسلامی اور الیکٹرانک بینکنگ کی مزید ترقی اور وسعت کے لیے موثر کوششیں اور بینک آف افغانستان کے آئی ٹی پروفیشنلز کی کوششوں سے ICPSS/ACSS سسٹم، جو کہ ملک میں سیاسی تبدیلی کے بعد فنانسنگ کمپنیوں کے ذریعے بند کر دیے گئے تھے، کامیابی کے ساتھ بحالی گذشتہ سال میں افغانستان بینک کی دیگر سرگرمیوں میں سے ہے۔ اس کے علاوہ حکام نے مزید کہا کہ افغانی کے فروغ اور ملک کے تمام حصوں میں اس کے بہاؤ کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات، ملکی و غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی اور تصفیہ کے شعبے میں انٹر بینک سسٹم کے ذریعے کل 6 لاکھ 51 ہزار 579 ٹرانزیکشنز گذشتہ سال افغانستان بینک کی اہم کامیابیوں میں سے ہے۔

49 قانونی دستاویزات کے مسودوں کی تصدیق مکمل ہو چکی ہے۔

وزارت انصاف کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت انصاف کے حکام نے پریس کانفرنس میں کہا: "گذشتہ ایک سال کے دوران قوانین اور ضابطوں سمیت 49 قانونی دستاویزات کی تصدیق مکمل کر کے متعلقہ حکام کو دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سرکاری طور پر مختلف وزارتوں اور اداروں کو مختلف شعبوں میں 259 قانونی مشورے بھی دیے گئے ہیں۔ گذشتہ سال 17506 قانونی مقدمات اور 79572 درخواستیں موصول ہوئی تھیں اور 8328 فیملی، دیوانی اور کمرشل قانونی مقدمات کو عدالتوں سے رجوع کرنے سے پہلے ہی نمٹا دیا گیا تھا، اس کے علاوہ عدالتوں کے فیصلوں کے بعد 1343 دیوانی اور کمرشل قانونی مقدمات پر عمل درآمد کیا جا چکا ہے۔ حکام کے مطابق 1,000 قانونی آگاہی پروگراموں کے ذریعے 55,781 افراد کو قانونی آگاہی فراہم کرنا، 586 ضرورت مند شہریوں کو قانونی مشورہ فراہم کرنا، رضاکاروں اور مبلغین کے لیے چار تعلیمی ورک شاپس کا انعقاد، مبلغین کی سرگرمیوں کی نگرانی، قانونی امداد کے شعبے میں وزارت کی کامیابیاں ہیں۔ رفاہی اداروں کے ٹرانزیکشن گائیڈنس اور پٹیشن رائٹرز کے لیے 1737 لائسنس رجسٹرڈ اور تجدید کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ قانونی و سرکاری دستاویزات کے ترجمے کے سلسلے میں 968 دستاویزات کا ترجمہ اور تصحیح مکمل کر لی گئی ہے اور ترجموں کے 28 لائسنس جاری کیے گئے ہیں۔

حکام کا کہنا ہے کہ 2022 ڈیفنس اٹارنی لائسنسوں کی تجدید، 1600 ٹیکس بیلنس فارمز کی تقسیم، وکلا اور موکلین کی جانب سے 17 شکایات تک رسائی اور ملک کے مختلف زونز میں وکلا بار کا قیام اور اس کی مسلسل نگرانی وکلا کے شعبے میں مذکورہ وزارت کی سرگرمیوں میں سے ہیں۔

64 قانونی دستاویزات کی ترمیم، پروف ریڈنگ اور پرنٹنگ، ملکی سطح پر غریب، مشتبہ افراد اور ملزمان کے حقوق کا دفاع، 3000 پبلک پراپرٹی کیسز کا دفاع، کمیونٹی لین دین کے رہنما خطوط اور درخواستوں کے لیے لائسنس کی رجسٹریشن اور تجدید، وکالت کی مشق کے لیے لائسنس کی تقسیم و تجدید، وکلا کی نگرانی اور کنٹرول آئندہ سال کے لیے مذکورہ وزارت کے اہم منصوبوں میں سے ہیں۔

گذشتہ سال 16 صوبوں میں 100 تاریخی مقامات کا سروے کیا۔

وزارت اطلاعات و ثقافت کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت اطلاعات و ثقافت کے حکام نے کہا کہ گذشتہ سال الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے درخواست دہندگان کو 156 لائسنس جاری، ان میں توسیع یا منسوخ کیے گئے۔ امارت اسلامیہ کی پالیسی اور ابلاغ عامہ کے قانون کے خلاف 81 خلاف ورزیوں کو درست کیا گیا اور کاپی رائٹ کی خلاف ورزی کے 5 واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ گذشتہ سال کے دوران افغان ٹور انتظامیہ کی جانب سے 1500 سیاحتی کمپنیوں اور ہوٹلوں کا معائنہ کیا گیا اور جن کمپنیوں اور ہوٹلوں کے پاس قانونی دستاویزات نہیں تھیں انہیں بند کر دیا گیا، اسی طرح مذکورہ ادارے کی جانب سے 523 نئی سیاحتی کمپنیاں قائم اور 114 دیگر کمپنیوں کی سرگرمیوں کی مدت میں توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 13 گیسٹ ہاؤسز کو آپریٹنگ لائسنس بھی جاری کئے گئے ہیں۔ شکار کے قانون کے مسودے کی تیاری اور سیاحت کے قانون کے مسودے میں ترمیم، کابل شہر کے 30 سیاحتی علاقوں کی رجسٹریشن اور سروے، 371,000 ملکی اور 2700 غیر ملکی سیاحوں کی رجسٹریشن، ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کے لیے خدمات کی فراہمی اوت سیاحت کے فروغ کے لئے نجی اداروں کو 1097 آپریٹنگ لائسنس جاری کرنا سیاحت کے شعبے میں گذشتہ سال کے دوران وزارت اطلاعات و ثقافت کی سرگرمیوں میں شامل تھے۔

گذشتہ سال کے دوران 16 صوبوں میں 100 تاریخی مقامات کا سروے کیا گیا اور 60 نئے تاریخی مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 100 قدیم مقامات کے جی پی ایس نقشے بھی ترتیب دیے گئے ہیں اور قدیم مقامات کی مسلسل حفاظت کی گئی ہے۔ نیز ملکی سطح پر 6232 عدد قدیم نوادرات کی مرمت کی گئی جب کہ 63126 صفحات کے مخطوطات اور تاریخی دستاویزات کو سکین کر کے ڈیجیٹلائزڈ کیا گیا ہے۔

وزارت اطلاعات و ثقافت کے حکام کے مطابق 14 صوبوں میں یوتھ ایجوکیشن سنٹرز کو دوبارہ فعال کر دیا گیا ہے۔ مالی اور معاشی طور پر کمزور نوجوانوں کو رعایت دینے کے لیے 25 یونیورسٹیوں کے ساتھ مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کیے گئے ہیں۔ نوجوانوں کی استعداد کار بڑھانے کے لئے 26 منصوبے ترتیب دیے گئے ہیں جب کہ یونیورسٹیوں اور دیگر تعلیمی مراکز میں 694 نوجوانوں کے مسائل حل کیے گئے ہیں۔

☼☼☼☼

مالیاتی تحقیقات و احتساب میں 39 ارب سے زائد رقم کی وصولی

سپریم ادارہ تحقیقات کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

سپریم آڈٹ انسٹیٹیوشن نے پریس کانفرنس میں کہا: "گذشتہ سال ملک بھر میں 280 کلائنٹس کا آڈٹ کیا گیا جس کے نتیجے میں 39 ارب 50 کروڑ نواسی لاکھ 27 ہزار 390 افغانی اور 4 کروڑ 19 لاکھ 6 ہزار 238 ڈالر سرکاری خزانے میں جمع کیے گئے۔ گذشتہ آڈٹ کے نتیجے میں تصدیق اور وصولی کے لیے متعلقہ کلائنٹس کو جو رقم بھیجی گئی تھی، متعلقہ کلائنٹس کے اطمینان کی بنیاد پر 6 کروڑ 81 لاکھ 37 ہزار 31 افغانی سرکاری خزانے میں جمع کیے گئے ہیں۔ گذشتہ سال کے دوران مرکز اور صوبوں میں پبلک سیکٹر کے اداروں میں ہونے والی تحقیقات کے نتیجے میں مجرمانہ نوعیت کے 26 کیسز کی تصدیق کر کے مزید تفتیش کے لیے اٹارنی جنرل کو بھجوادی گئی ہے۔ حکام نے مزید کہا: "50 تفتیش کاروں نے ایک سالہ آڈٹ ٹریننگ پروگرام سے گریجویشن کیا، 386 آڈیٹرز کو 19 مختصر مدت کے تربیتی پروگرام، اور Entosai تنظیم Assosai اور Ecosai کے آن لائن تربیتی پروگراموں میں 21 ملازمین کی شرکت سپریم آڈٹ انسٹیٹیوشن کی کامیابیوں میں سے ہیں۔

290 کلائنٹس میں قوانین اور ضوابط کی تعمیل کا آڈٹ، 96 تعمیراتی منصوبوں کا آڈٹ اور 36 سرکاری اداروں میں مالیاتی آڈٹ اور تعمیل آڈٹ آئندہ سال کے لیے ادارے کے منصوبوں میں سے ہیں۔

ایک سال کے دوران 208617 مقدمات عدالتوں میں آئے، 149,219 مقدمات حل

سپریم کورٹ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

سپریم کورٹ کے حکام نے پریس کانفرنس میں کہا: گذشتہ ایک سال میں کل 208,617 مقدمات سپریم کورٹ کی مرکزی اور صوبائی شاخوں کو موصول ہوئے ہیں۔ جن میں سے 120095 مقدمات ابتدائی مرحلے میں، 22914 اپیل کے مرحلے میں اور 6210 مقدمات آخری مرحلے میں نمٹائے گئے اور 4,3630 مقدمات تینوں عدالتوں میں زیر التوا ہیں۔ اس کے علاوہ گذشتہ سال عدالتوں کی جانب سے 160,842 مختلف وارنٹوں پر عمل درآمد کیا جاچکا ہے۔ گذشتہ ایک سال کے دوران سپریم کورٹ کی ہائی کونسل نے 32 عام اور غیر معمولی اجلاس منعقد کیے جن میں 233 مختلف موضوعات پر فیصلے کیے گئے اور اس عرصے کے دوران 11 ہزار 495 درخواستیں متعلقہ عدالتوں کو بھجوائی گئیں۔ علاوہ ازیں سپریم کورٹ کے حکام کا کہنا ہے کہ گذشتہ سال 208 ضروری کیسز جنرل ڈائریکٹریٹ آف انویسٹی گیشن کو بھیجے گئے جن میں سے 187 کیسز کی تحقیقات کر کے رپورٹ سپریم کورٹ کو دی گئی۔

سپریم کورٹ کے حکام کے مطابق گذشتہ سال ملک کے 34 صوبوں میں 940 عدالتوں کا معائنہ کیا گیا جن میں 5 سپریم کورٹ سنٹرل ڈویژن کورٹس، 81 اپیل کورٹس، 116 سٹی کورٹس، 30 ڈائریکٹوریٹ آف ریکارڈز، دستاویزات اور آرکائیوز اور 290 ڈسٹرکٹ کورٹس آف فرسٹ انسٹینس شامل ہیں۔ عدلیہ کے ملازمین کے لیے پیشہ ورانہ، انتظامی اور کمپیوٹر کورسز کے 19 تربیتی پروگرام شروع کیے گئے اور 2376 عدالتی ملازمین کی پیشہ وارانہ صلاحیت میں اضافے کے لیے عارضی عدالتی تربیتی سیمینارز بھی منعقد کیے گئے۔ عدالتی امور کی کڑی نگرانی، استعداد کار بڑھانے کے لیے عدالتی سیمینارز کا انعقاد اور عدالتی امور میں تیزی لانے کے لیے مختلف طریقہائے کار پر عمل درآمد آئندہ سال کے لیے سپریم کورٹ کے اہم منصوبوں میں سے ایک ہیں۔

قطری رہائشی منصوبے کا 45 فی صد تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے۔

وزارت ہاؤسنگ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت ہاؤسنگ و تعمیرات کے حکام نے کہا کہ کابل کے نواحی علاقے خوشحال خان مینہ میں قطری رہائشی منصوبہ شروع کیا گیا ہے، جس کا تعمیراتی کام 45 فی صد مکمل ہو چکا ہے، اور اب بھی اس کا تعمیراتی کام جاری ہے۔ اسی طرح نیل گارڈن یا چینی منصوبہ، جس کا ابتدائی کام 10 فی صد مکمل ہوا تھا اور کام رک گیا تھا تاہم مسلسل رابطوں اور ملاقاتوں کے بعد فی الحال چینی تکنیکی ٹیم کابل پہنچ چکی ہے اور جلد اس منصوبے پر دوبارہ کام شروع کیا جائے گا۔

حکام کے مطابق عالی قدر امیر المومنین حفظہ اللہ کی ہدایت پر صوبہ تخار کے ضلع خواجہ بہاؤالدین کے علاقے مہاجر قشلاق میں 150 ایکڑ اراضی مقامی لوگوں کے لیے مختص کی گئی ہے اور منصوبہ بندی اور نقشہ سازی کے بعد ہر خاندان کو ایک عدد پلاٹ دیا گیا ہے اور مانیٹرنگ ٹاؤن کا کام مکمل کر کے وزارت داخلہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ کئی شہروں میں تاریخی یادگاروں اور ثقافتی ورثے کے تحفظ کے لیے اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اس سلسلے میں ہرات میں جامع مسجد کی تعمیر اور مرمت کا کام مکمل کیا گیا ہے، نیز قندھار میں احمد شاہ ابدالی کا گھر، بامیان، پکتیا، کابل اور دیگر صوبوں میں بعض اہم مقامات کی مرمت اور تزئین و آرائش کا کام جاری ہے۔ ملکی سطح پر تعمیراتی منصوبوں کی نگرانی، وزارت کی انفارمیشن سیکیورٹی پالیسی کی تکمیل، ملک کے تمام شہروں میں شہری خلاف ورزیوں کی روک تھام کا آغاز، نیو کابل سٹی پروجیکٹ اور مرکز اور کچھ صوبوں کے لیے 27 شہری منصوبوں کا انتظام کرنا گذشتہ سال کے دوران وزارت ہاؤسنگ و تعمیرات کی سرگرمیوں میں شامل ہیں۔

کابل کے 41 علاقوں میں مکانات کی تعمیر کے منصوبے پر کام شروع کرنا، 37 شہری منصوبے ترتیب دینا، 129 عوامی منصوبوں کا انجینئرنگ نقشہ اور ڈیزائن شروع کرنا، قدیم یادگاروں اور ثقافتی ورثے کی مرمت اور خریداری کے عمل کو آسان بنانا آئندہ سال کے لیے وزارت ہاؤسنگ و تعمیرات کے اہم منصوبوں میں شامل ہیں۔

46 علمی و تحقیقی منصوبے مکمل

علوم اکیڈمی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

افغانستان علوم اکیڈمی کے حکام نے کہا کہ گذشتہ سال کے دوران علوم کے مختلف شعبوں میں 46 علمی و تحقیقی منصوبے مکمل کیے گئے جب کہ مزید 176 علمی و تحقیقی منصوبوں پر کام جاری ہے۔ گذشتہ ایک سال کے دوران مختلف شعبوں میں 83 علمی تحقیقی کانفرنسیں ہوئیں، قومی سطح پر 6 علمی و تحقیقی نوعیت کے سیمینارز منعقد کیے گئے اور مختلف شعبوں میں 33 کتابیں شائع کی گئیں۔ اسی طرح آریانا، کابل، خراسان، افغانستان، آثار قدیمہ، تبیان، فطرت، کشانیاں، پشتو اور علاقائی مطالعات کے رسالوں کے 36 ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، جن میں مختلف علمی شعبوں میں 248 علمی تحقیقی مضامین شامل ہیں۔ اکیڈمی میں نیشنل ٹرانسلیشن سینٹر آف افغانستان کا قیام، 36 سائنسی اور ثقافتی مراکز اور لائبریریوں کو 2407 کتابیں اور 608 سائنسی رسائل کا عطیہ، اکیڈمی کے عملے کے لیے قرآن پاک کے ترجمے اور تفسیر کا انتظام اور سینٹر فار ریجنل اسٹڈیز کے ریسرچ میتھ ڈولوجی کورس سے 21 شہریوں کی گریجویشن کی تکمیل جیسے منصوبے گذشتہ سال کے دوران اکیڈمی آف سائنسز کی دیگر سرگرمیوں میں شامل ہیں۔

مرابحہ گائیڈ لائنز، مائیکرو فنانس کمپنیوں کے ڈیلیوری پلانز، مضاربتی تکافل پلانز، بینکوں کے ڈیلیوری منصوبے اور مضاربہ گائیڈ لائنز کی فراہمی، اسلامی بینکاری کے میدان میں علوم اکادمی کی اہم پیش رفت ہے۔ علاوہ ازیں 50 سائنسی تحقیقی ادبی جرائد، 36 سائنسی و تحقیقی رسالے اور 500 عدد دائرۃ المعارف کے نام سے آریانا ادبی انسائیکلوپیڈیا کی اشاعت، 6 سائنسی و تحقیقی سیمینارز کا انعقاد، قلیل مدتی، درمیانی مدت اور طویل مدتی اسٹریٹجک منصوبوں کی تشکیل، مختلف زبانوں میں 30 کتابوں کا ترجمہ، علوم اکیڈمی کی لائبریری کی ڈیجیٹلائزیشن، بینکنگ کے عصری مسائل پر تحقیق اور 170 علمی تحقیقی منصوبوں پر کام کا آغاز گذشتہ سال کے دوران علوم اکیڈمی کے اہم منصوبے تھے۔

گذشتہ سال 245 ٹن سے زائد غیر معیاری ادویات اور مضر صحت اشیاء تلف کی گئیں۔

نیشنل فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

نیشنل فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عبد الباری عمر نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسانی زندگی میں آکسیجن کے بعد خوراک اور ادویات لوگوں کی بنیادی ضروریات ہیں جن پر زیادہ توجہ دی جانی چاہیے۔ افغانستان کی نیشنل فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی کی تشکیل میں صرف 278 ملازمین تھے لیکن اب ہمارے ملازمین کی تعداد 1400 سے بڑھ گئی ہے جو کہ ایک بڑی کامیابی ہے اور امارت اسلامیہ کے قائدین کے وعدوں کے ایفائے عہد کا مظہر بھی ہے۔

ڈاکٹر عمر نے نیشنل فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی کے قوانین، ملک کے کسٹمز میں اپنے نمائندے بھیجنے، الیکٹرانائزیشن، اسٹریٹجک پلان اور اس ادارے سے متعلق دیگر اہم سرگرمیوں کے بارے میں بھی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ امارت اسلامیہ کی آمد سے قبل 90 فی صد ادویات اسمگلنگ کے ذریعے اور 10 فی صد قانونی طور پر درآمد ہوتی تھیں لیکن اب ملک میں 70 فی صد ادویات قانونی طور پر درآمد کی جاتی ہیں جبکہ صرف 30 فی صد اسمگل ہو کر آتی ہیں۔ انہوں نے تاجروں سے کہا کہ وہ افغانستان کی نیشنل فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی کے تمام قوانین کی پابندی کریں اور غیر قانونی سرگرمیوں سے باز رہیں بہ صورت دیگر ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ علاوہ ازیں نیشنل فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی کے دیگر حکام نے اہم کامیابیوں اور رواں سال کے منصوبوں کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے کہا کہ گذشتہ سال ہم نے 65 ارب 25 کروڑ 82 لاکھ 42 ہزار افغانی مالیت کے 21 ہزار 402 اقسام کی ادویات او طبی آلات درآمد کرنے کی اجازت دی۔

19 ہزار 500 اقسام کی درآمدی ادویات اور طبی آلات کی مارکیٹ میں فروخت کی اجازت دی گئی جبکہ 11 ہزار اقسام کی ادویات اور طبی آلات کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ اسی عرصے میں 2 ہزار 227 طبی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کو کام کرنے کی اجازت دی گئی، محکمہ کوالٹی کنٹرول اینڈ لیبارٹریز کی جانب سے خوراک، ادویات اور پینے کے پانی کے تقریباً 52 ہزار نمونے ٹیسٹ کیے گئے جن سے تقریباً 40 ملین 6 لاکھ 24 ہزار افغانی حکومتی خزانے کے حوالے کیے گئے۔

گذشتہ ایک سال کے دوران نیشنل فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی نے کابل کے مختلف اضلاع میں 4,536 فارمیسیز اور کلینکس کا جائزہ لیا جس کے نتیجے میں 771 فارمیسیز کو سیل کیا گیا، 180 فارمیسیز کو ہدایات جاری کی گئیں اور 126 کو وارننگ دی گئی۔ اس کے علاوہ 151 فارمیسیز کی شکایات کا ازالہ کیا گیا۔ گذشتہ سال کے دوران ادویات سازی کی سہولیات کی نگرانی کے نتیجے میں تقریباً 5000 اقسام کی زائد المیعاد، غیر قانونی، مشکوک اور جعلی ادویات برآمد ہوئیں اور تقریباً 300 ٹن غیر معیاری، زائد المیعاد ادویات اور مضر صحت غذائی اشیا تلف کر لی گئیں۔

ڈرگ اتھارٹی کے حکام نے بتایا کہ ہمارے مستقبل کے منصوبوں میں 1500 درآمدی کمپنیوں، 1800 ہول سیل سٹورز، 7500 فارمیسیز، 200 فیس بک پیجز اور سائٹس سے غیر قانونی اشتہارات کی روک تھام کے لیے نگرانی، 200 فوڈ مینوفیکچرنگ فیکٹریوں اور 300 درآمدی کمپنیوں کو آپریٹنگ پرمٹ کا اجرا، 20 ہزار اقسام کے پراسیس شدہ فوڈ آئٹمز کی رجسٹریشن، 3 ہزار غذائی اشیاء تیار کرنے والے کارخانوں کی نگرانی اور 10 ہزار اشیائے خورد و نوش کے نمونوں کا اخذ ہمارے اقدامات میں شامل ہیں۔

یاد رہے کہ اس وقت ملک میں 76 دوا ساز فیکٹریاں ہیں، جن میں سے 56 فعال ہیں، تاہم دیگر کو فعال کرنے کے لیے کام جاری ہے۔

اس کے علاوہ ملک میں ادویات کی تقریباً 600 اقسام تیار کی جاتی ہیں جن میں سے 15 اقسام کی ادویات میں ملک خود کفیل ہو چکا ہے۔

ہنگامی روک تھام کے 120 منصوبے نافذ کیے گئے ہیں اور 965,289 خاندانوں میں انسانی امداد تقسیم کی گئی۔

وزارت پبلک افیئرز کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

مذکورہ وزارت کے حکام کے مطابق گذشتہ سال اقوام متحدہ کے دفاتر، قومی اور بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے ملکی سطح پر حفاظتی دیواروں کی تعمیر، ندیوں اور نہروں کی صفائی، سڑکوں اور کینالز کی تعمیر، آبادکاری اور گیبیئن دیواروں کے 120 چھوٹے پراجیکٹس پر عمل درآمد کیا گیا۔ گذشتہ سال عطیہ دینے والے ممالک، اقوام متحدہ کے دفاتر، قومی اور بین الاقوامی تنظیموں، رفاہی اداروں اور افراد کے تعاون سے قدرتی اور غیر قدرتی آفات سے متاثرہ 9 لاکھ 65 ہزار 289 خاندانوں میں غذائی و غیر غذائی اشیا کے علاوہ نقد امداد تقسیم کی جاچکی ہے۔ علاوہ ازیں صوبہ پکتیکا اور خوست میں آنے والے زلزلوں کے نتیجے میں جاں بحق اور زخمیوں کے ورثا کے لیے سرکاری بجٹ سے 160 ملین افغانی دیے گئے ہیں۔

مذکورہ وزارت کے حکام کے مطابق ملک کے 11 صوبوں میں آفات سے متاثرہ حساس علاقوں کا جائزہ اور سروے کرنا، پچھلی موسم سرما میں دور دراز علاقوں تک 900 کلومیٹر سڑکوں اور راستوں کو برف سے صاف کرنا، بارودی سرنگوں اور غیر پھٹنے والے ہتھیاروں سے آلودہ 65 مربع کلومیٹر زمین نشان زد کرکے اس کی صفائی کرنا، قدرتی آفات اور نہ پھٹنے والے ہتھیاروں کے بارے میں دس لاکھ لوگوں کو آگاہی فراہم کرنا، 3 لاکھ خاندانوں کے لیے غذائی و غیر غذائی اشیا، ادویات اور دیگر امداد دلوانا، قدرتی آفات سے تباہ ہونے والے 25 ہزار 293 مکانات کی مرمت گذشتہ سال میں وزارت کی دیگر سرگرمیوں میں سے ہیں۔ پانچ سالہ سٹریٹجک پلان کو حتمی شکل دینا اور قومی حادثوں کے انتظام کے انفارمیشن سسٹم کی ترقی آئندہ سال کے لیے مذکورہ وزارت کے اہم منصوبوں میں شامل ہیں۔

گذشتہ ایک سال میں "جرگوں" اور ملاقاتوں کے ذریعے 130 بڑے اور 300 چھوٹے تنازعات حل کیے گئے۔

وزارت قبائلی و سرحدی امور کی ایک سالہ کارکردگی رپورٹ

وزارت سرحدی امور کے حکام نے پریس کانفرنس کے دوران کہا: "گذشتہ سال ملک میں قبائل کے درمیان اتحاد و ہم آہنگی کے لیے 34 جرگوں کا قیام عمل میں آیا جس میں ہزاروں کی تعداد میں قبائلی رہنماؤں، علمائے کرام اور دانش وروں نے شرکت کی۔ اسی طرح جرگوں اور ملاقاتوں کے ذریعے 130 بڑے اور 300 چھوٹے تنازعات حل کیے گئے۔ مذکورہ وزارت کے حکام کے مطابق نورستان، سمنگان، پنج شیر، قندھار، کاپیسا اور دائی کنڈی صوبوں کی پروفائلز ترتیب دی گئی اور متعلقہ اضلاع کے 36 نقشے تیار کیے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ ملک کی علاقائی سالمیت، سرحدی سلامتی اور سرحدی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کا پتہ لگانے کے لیے ڈیورنڈ لائن سمیت پڑوسی ممالک کے ساتھ تمام سرحدوں کی چھان بین اور تحقیقات کی گئیں۔ مذکورہ وزارت کے حکام نے پریس کانفرنس کے دوران مزید کہا کہ گذشتہ ایک سال میں 1039 نئے طلبا وزارت کے تعلیمی مراکز کی طرف راغب ہوئے ہیں اور 664 طلبا نے ہائی اسکول تک کی تعلیم مکمل کی ہے۔ صوبہ بغلان میں خانہ بدوش رہائشوں میں ہیلتھ کلینک میں ادویات کے 56 ڈبوں کی ترسیل، عالمی ادارہ صحت کی جانب سے 20 مراکز صحت کا افتتاح، ڈچ کمیٹی کے تعاون سے آٹھ صوبوں میں جانوروں کو ویکسین کی تقسیم، 8 لاکھ 70 ہزار ڈوز ویکسین کی فراہمی، 1,000 خاندانوں میں جانوروں کے لیے چارے کی تقسیم، ویٹرنری اور صحت کے شعبوں میں خانہ بدوش شہریوں کے لیے تعلیمی ورکشاپس کا انعقاد وزارت سرحدی امور کی سرگرمیوں میں شامل ہے۔

اطلاعات اور عوامی آگاہی کے شعبے میں جرگہ کی 8000 کاپیاں اور ہم وطن میگزین کی 6000 کاپیاں چھاپ کر عوام میں مفت تقسیم کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ملازمین کی استعداد کار بڑھانے کے لیے 23 منصوبہ بند اور 5 غیر منصوبہ بند پروگرام شروع کیے گئے ہیں۔

پچاس ہزار سے زائد طلبا کو پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت فراہم

فنی تعلیمی ادارہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

ٹیکنیکل اور پروفیشنل تعلیمی ادارے کے حکام نے کہا کہ مرکز اور صوبوں میں 56,850 نوجوانوں کو فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم فراہم کی گئی ہے۔ ان کے مطابق 3872 طلبا کے لیے 44 عارضی ووکیشنل کورسز کا انعقاد، صوبہ نورستان میں ایک ملٹی ڈسپلنری انسٹی ٹیوٹ، جوزجان اور سرپل صوبوں میں دو ووکیشنل سکولوں کا قیام، ملکی سطح پر ٹیکنیکل کے 25 شعبہ جات کی تشکیل اور تعلیمی مراکز میں پیشہ ورانہ تعلیم کی فراہمی فنی اور پیشہ ورانہ تعلیمی ادارے کی دیگر کامیابیوں میں شامل ہے۔

ٹیکنیکل اور ووکیشنل ایجوکیشن کے مختلف تعلیمی شعبوں کے نصاب پر نظر ثانی، 380,000 نصابی کتب اور 37,500 نصابی مواد کی چھپائی اور تقسیم، معیاری تعلیمی نظام کی جانب پیش رفت، استعداد کار میں اضافے کے لیے ورکشاپس اور تعلیمی کیریئر، تعلیمی کانفرنس اور نمائش کا انتظام پچھلے ایک سال میں اس ادارے کی دیگر سرگرمیوں میں شامل تھے۔ گذشتہ سال کے دوران انتظامیہ کے اسٹریٹجک پلان میں ترمیم کی گئی، قانونی دستاویزات کا جائزہ لیا گیا اور ان میں ترمیم کی گئی، وزارتوں، خود مختار اداروں اور ملکی و بین الاقوامی اداروں کے ساتھ 9 مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کیے گئے ہیں اور سہولت فراہم کرنے کے لیے 139 پیچیدہ پروسس کو آسان بنایا گیا ہے۔

تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیمی مراکز میں 30,000 طلبا کو راغب کرنا، تعلیمی نصاب پر نظر ثانی کرنا، PLC اور CNC تعلیمی نصاب میں ترمیم اور توسیع، 61 اقسام کی کتابوں کی تالیف و تدوین، توسیعی منصوبے کی تدوین، ورکشاپس اور کانفرنسوں کا انعقاد اور الیکٹرانک نظام بنانا گذشتہ سال کے دوران ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل تعلیمی ادارے کے اہم منصوبے تھے۔

ایک سال کے دوران ساڑھے تین کروڑ پودے لگائے گئے

قومی ادارہ برائے تحفظ ماحولیات کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

قومی ادارہ برائے تحفظ ماحولیات کے حکام نے کہا ہے کہ گذشتہ ایک سال میں 14,852 تنصیبات، بلند و بالا عمارتوں، حماموں، کارخانوں، آئل ٹینکوں، ریگریشنز، بھٹوں، ہسپتالوں، ایندھن، گرین ایریاز اور کوڑا کرکٹ کے انتظام میں بہتری لانے اور معیاری نظام قائم کرنے کی غرض سے متعدد اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اس سلسلے میں ملکی سطح پر 1233 پروگراموں کے ذریعے تقریباً 235,400 لوگوں کو ماحولیاتی تعلیم دی گئی ہے۔ گذشتہ سال کے دوران سرکاری اور نجی شعبے کے 1318 ترقیاتی، انفراسٹرکچر، صنعتی اور پیداواری منصوبوں اور سرگرمیوں کی نگرانی کر کے ان کے ماحولیاتی اور سماجی اثرات کا جائزہ لیا گیا جن میں سے 1299 منصوبوں اور سرگرمیوں کی منظوری دی گئی اور 91 منصوبے اور سرگرمیاں غیر معیاری پائی گئیں، جنہیں مسترد کر دیا گیا۔

اس کے علاوہ متعلقہ ادارے کی مسلسل کوششوں کے بعد کم ترقی یافتہ ممالک کے فنڈ کے ذریعے موسمیاتی تبدیلی کے شعبے میں افغانستان کے لیے 30 ملین ڈالرز کی فراہمی کا یقین دلایا گیا ہے۔ نیز وزارت خارجہ کے تعاون سے موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی تحفظ سے متعلق 32 زیر التوا منصوبوں کا حصول ممکن بنایا، جن میں سے دو منصوبے شروع کیے گئے ہیں، جو کہ ادارہ برائے تحفظ ماحولیاتی تبدیلی کی کامیابیوں میں سے ہیں۔ گذشتہ سال کے دوران خطرات سے دوچار جنگلی جانوروں اور پودوں کے تحفظ کے لیے نجی کمپنیوں کو 32 لائسنس جاری کیے گئے اور 149 جانوروں کی تجارت پر پابندی عائد کر دی گئی۔ جب کہ 493 اقسام کے جنگلی جانوروں اور پرندوں کی سمگلنگ کی روک تھام کی گئی ہے۔ گذشتہ سال کے دوران سرکاری اداروں اور نجی شعبے کے تعاون سے تقریباً 35 ملین پھل دار اور غیر پھل دار پودے لگائے گئے۔

زیر غور منصوبوں پر عمل درآمد کو یقینی بنانے اور موسمیاتی تبدیلی کے مضر اثرات سے بچنے کے لیے پانچ سالہ منصوبے کی ترتیب اور ماحولیاتی آلودگی کے ذرائع کی مسلسل نگرانی اور اس کا کنٹرول ادارہ تحفظ ماحولیات کے اہم منصوبوں میں سے شامل ہے۔

25 لاکھ الیکٹرانک شناختی کارڈز کا اجرا

قومی ادارہ برائے شماریات و معلومات کی سالانہ رپورٹ

مذکورہ ادارے کے حکام نے پریس کانفرنس کے دوران کہا: گذشتہ سال مرکز اور صوبوں میں الیکٹرانک شناختی کارڈز کی 74 شاخوں میں تقریباً 25 لاکھ الیکٹرانک شناختی کارڈ تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ الیکٹرانک شناختی کارڈز کی تقسیم کے بعد 74 ہزار 500 افراد کو خدمات فراہم کی گئی ہیں۔ گذشتہ سال مرکز میں 3 لاکھ 20 ہزار اور صوبوں میں 35 لاکھ 50 ہزار شہریوں کو شناختی کارڈ کی تقسیم، تصحیح اور تصدیق اور زندگی کے دیگر واقعات کے رجسٹریشن سیکشن میں خدمات فراہم کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ تقریباً 12 ہزار غیر ملکی شہریوں کو رجسٹر کیا گیا ہے اور تقریباً 4 ہزار شہریوں کی شکایات کا ازالہ کرکے ان کے مسائل حل کیے گئے۔ علاوہ ازیں مذکورہ ادارے کے حکام نے کہا کہ گذشتہ سال انتظامیہ میں بدعنوانی کے خاتمے میں مرکزی اور صوبائی محکموں کے معاملات کا جائزہ لیا گیا، اس دوران 130 کیسز کی تحقیقات کی گئیں۔ ان تحقیقات کے نتیجے میں 4 مقدمات عدالتی اداروں کو بھجوائے گئے اور 39 ملازمین کو فارغ کر دیا گیا۔

40 لاکھ الیکٹرانک شناختی کارڈز کی تقسیم اور ملکی سطح پر الیکٹرانک شناختی کارڈ کی تقسیم کی شاخوں کی توسیع، کابل شہر میں مزید دو آسان سروس سینٹرز کی فعالی اور مختلف شعبوں میں متعدد اہم سروے، آئندہ سال کے لیے قومی ادارہ برائے شماریات و اطلاعات کے اہم منصوبوں میں سے ہیں۔

مختلف شعبوں میں کل 775 قومی معیارات قائم کیے گئے

نیشنل اسٹینڈرڈ ادارہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

قومی اسٹینڈرڈ ادارے کے حکام نے کہا کہ ملک میں معیارات کے کلچر کی ترقی اور توسیع کے لیے بنیادی کام کیے گئے ہیں، جس کے مطابق اب تک مختلف شعبوں میں مجموعی طور پر 775 قومی معیارات قائم کیے گئے ہیں۔ اسٹینڈرڈ قومی ادارہ اس وقت عالمی سطح پر قائم مختلف اسٹینڈرڈ تنظیموں کا رکن ہے جن میں بین الاقوامی معیار کی تنظیمیں جیسا کہ بین الاقوامی الیکٹرانکس کمیشن (IEC)، بین الاقوامی لیبارٹری ایکریڈیٹیشن کمیشن (ILAC)، اسٹینڈرڈز اینڈ میٹرولوجی انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک کنٹریز (SMIIC)، جنوبی ایشیا علاقائی اسٹینڈرڈ تنظیم (SARSO) اور بین الاقوامی اسٹینڈرڈ تنظیم (ISO) شامل ہیں۔ ہم نے گذشتہ سال کے دوران علاقائی اور بین الاقوامی معیاری تنظیموں اور دوسرے ممالک کے معیاری اداروں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور تجارتی مسائل حل کرنے کے لیے متعدد ممالک کا دورہ کیا ہے۔

اس کے علاوہ انہوں نے اسٹینڈرڈ اینڈ میٹرولوجی آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز (SMIIC) کے جنرل اجلاس اور چین کی میزبانی میں بین الاقوامی اور علاقائی معیار سازی کانفرنس میں شرکت کی۔ گذشتہ سال کے دوران اسلام قلعہ، تورغونڈی، فراہ، نیمروز، قندھار، جلال آباد، شیر خان، حیرتان اور آقینا سرحدوں سے ناقص معیار کے تیل کے 2000 سے زائد ٹینکرز مسترد کرکے متعلقہ ممالک کو واپس کر دیے گئے۔ مرکز، اسلام قلعہ، حیرتاں اور جلال آباد سرحدوں میں تعمیراتی مواد کی لیبارٹریز فعال ہیں، جو مسلسل تعمیراتی سامان کے معیار کا جائزہ لینے کے لیے کارآمد ہیں۔ الیکٹرانک آلات، ٹیکسٹائل اور کارپٹ لیبارٹریز میں 250 سے زائد تحقیقی ٹیسٹ کیے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ مینجمنٹ سسٹمز اور مصنوعات کے لیے کوالٹی سرٹیفکیٹ کا اجرا، قومی معیارات کو فروغ دینے، بین الاقوامی معیار کی تنظیم کے جنرل اجلاس میں شرکت، کوئلے کی لیبارٹری کی فعالی، بندرگاہوں میں ٹیکسٹائل، تعمیراتی مواد، قالین اور بجلی کے لیے لیبارٹریوں کا قیام اور میٹرولوجی لیبارٹری کی خدمات کا دوبارہ آغاز قومی اسٹینڈرڈ ادارے کے اہم منصوبے ہیں۔

پینے کے صاف پانی کے 104 منصوبے مکمل کیے گئے۔

وزارت ترقی و تعمیر نو کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت دیہی ترقی و تعمیر نو کے حکام نے کہا کہ گذشتہ سال کے دوران یونیسیف کے مالی تعاون سے ملک کے 26 صوبوں میں پینے کے صاف پانی کے 104 منصوبے مکمل کر کے استعمال میں لائے گئے ہیں جن کی بدولت مقامی سطح پر 14 لاکھ 47 ہزار افراد کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا گیا ہے۔ اس وقت ملک بھر میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لیے ایک ارب ڈھائی سو ملین افغانی مالیت کے 383 منصوبوں پر کام جاری ہے، جن کی تکمیل سے ستر لاکھ لوگوں کو صاف پانی فراہم کیا جائے گا ان تمام منصوبوں میں ہزاروں افراد کو روزگار کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ ملک کی سطح پر پارٹنر تنظیموں کے تعاون سے صاف پانی کے 772 کنویں اور 289 نئے منصوبے تکمیل کے مراحل سے گزر رہے ہیں، اسی طرح 119 دیگر منصوبوں اور 2500 کنوؤں کی مرمت کی گئی، جس کے نتیجے میں 26 لاکھ لوگوں کو صاف پانی فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 186 صاف پانی کی فراہمی کے نئے منصوبے اور 667 کنوؤں کی تعمیر اور 2747 کنوؤں کی مرمت کا کام جاری ہے جس کے مکمل ہونے پر 20 لاکھ 67 ہزار لوگوں کو پینے کا صاف پانی میسر ہو گا۔

بادغیس، ہلمند، قندھار اور خوست صوبوں میں نہروں کی صفائی، ریٹینگ والز، سڑکوں اور پلوں کی صفائی کے 25 منصوبے مکمل کر کے زیر استعمال لائے جا چکے ہیں اور 14 صوبوں میں ایسے 59 منصوبے جاری ہیں۔ اس کے علاوہ صوبہ قندھار میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے 18 نہروں کی صفائی کے منصوبے مکمل کیے گئے ہیں اور مزید 58 منصوبوں پر کام جاری ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ کابل، لوگر، کاپیسا، پروان اور بادغیس صوبوں میں 35 کلومیٹر سڑک کی تعمیر مکمل جب کہ کابل کے ضلع بگرامی میں سڑک کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

گذشتہ سال مختلف اداروں سے 32 امتحانات لیے گئے۔

قومی امتحانی بورڈ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

قومی امتحانی بورڈ کے حکام نے کہا کہ گذشتہ سال ملکی سطح پر مختلف اداروں سے 32 سے زائد امتحانات لیے گئے جن میں ساڑھے تین لاکھ افراد نے شرکت کی۔ گذشتہ سال کے دوران داخلہ امتحان کے لیے پشتو اور فارسی زبانوں میں معیاری سوال نامہ تیار کیا گیا تھا جب کہ پرانے سوالات کو بہتر بنانے پر بھی کام جاری ہے جس کا 70 فی صد کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ مرکز اور صوبوں میں 2022/23 کے داخلہ امتحان کے لیے جنرل، متفرق، دینی مدارس، شام کی کلاسز اور خصوصی سیکشنز کے لیے ڈیڑھ لاکھ فارم تقسیم کیے گئے ہیں۔

حکام کے مطابق امتحان میں حصہ لینے والوں کے لیے داخلہ کارڈز، جوابی پرچے اور سوالیہ کتابوں کی چھپائی، داخلہ امتحان میں حصہ لینے والوں کے لیے پشتو اور فارسی زبانوں میں داخلہ امتحان کی رہنما کتاب لکھنا اور سماجی چینلز کے ذریعے 90,000 لوگوں کے مسائل حل کرنا گذشتہ سال کے دوران امتحانی بورڈ کی سرگرمیوں میں شامل تھے۔ گذشتہ سال انہیں مختلف امتحانات کے حوالے سے 20 ہزار شرکا کی آن لائن شکایات موصول ہوئی تھیں جن کی تحقیقات کرنے کے نتائج ان کے ساتھ شیئر کیے گئے تھے۔

82 کلومیٹر سڑکوں کو اسفالٹ اور کنکریٹ کیا گیا ہے۔

کابل میونسپلٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

کابل میونسپلٹی کے حکام نے کہا کہ گذشتہ سال کے دوران سڑکوں کی تعمیر کے سلسلے میں 25 منصوبے مکمل کیے گئے، جس کے تحت کل 82 کلومیٹر سڑکوں کو اسفالٹ اور کنکریٹ کیا گیا، اس کے علاوہ گذشتہ سال کے دوران 13 چوراہوں کو بھی خوب صورت انداز میں بنایا گیا ہے۔ گذشتہ ایک سال کے دوران 5 نہروں کی تعمیر کا کام شروع اور مکمل کیا گیا ہے جن کی کل لمبائی 5694 میٹر ہے، کابل شہر کے کچھ علاقوں میں 7 کنویں کھودے گئے ہیں اور شہریوں کی سماجی سرگرمیوں کے لیے ایک بڑے ہال کی تعمیر، دو گوداموں کی تزئین و آرائش اور چار پارکوں کی تعمیر گذشتہ سال کے دوران کابل میونسپلٹی کی دیگر سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ کابل شہر میں مجموعی طور پر 488,751 ٹن کچرا اٹھایا گیا، 462,586 میٹر نالیوں کی صفائی کی گئی، 19,000 سے زائد مختلف صنعتوں کی چھان بین کی گئی، 199,828 ٹن ایکسپائر اشیائے خورد و نوش ضبط کیا گیا اور 3,692 اونچی عمارتوں کا معائنہ کیا گیا جو کہ گذشتہ سال کے دوران کابل میونسپلٹی کی دیگر سرگرمیوں کا حصہ تھے۔

اس کے علاوہ سڑک کی تعمیر کے بقیہ کاموں کی تکمیل اور تعمیر کے کاموں کا آغاز، نالیوں، بازاروں اور رحمان مینہ رہائشی بلاکس کے ڈیزائن کے منصوبے پر عمل درآمد گذشتہ سال کے دوران کابل میونسپلٹی کے اہم منصوبے تھے۔

☼☼☼

3586 اندرونی اور 49 بیرونی کھیلوں کے مقابلے ہوئے

نیشنل اولمپک کمیٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

نیشنل اولمپک کمیٹی اور جنرل ڈائریکٹوریٹ آف سپورٹس کے عہدیداروں نے پریس کانفرنس میں کہا گذشتہ سال ملک میں کھیلوں کے مختلف شعبوں کے 3,586 پروموشنل، متعلقہ اور رسمی مقابلے منعقد ہوئے۔ ملک کے مختلف کھیلوں کے شعبوں کے کھلاڑیوں نے 49 غیر ملکی مقابلوں میں حصہ لے کر 2 طلائی، 10 چاندی اور 10 کانسی کے تمغے جیتے ہیں۔ دارالحکومت کابل کے کھیلوں کے پروگراموں کی بہتر تنظیم اور ترقی کے لیے جنرل ڈائریکٹریٹ کے تحت محکمہ کھیل اور دو نئے ڈائریکٹوریٹ قائم کیے گئے ہیں۔ کھیلوں کے اہم مسائل حل کرنے کے لیے کھیلوں کی سپریم کونسل تشکیل دی گئی، مالی مواقع راغب کرنے اور غیر ملکی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے مالیاتی امور اور خارجہ تعلقات کے لیے ایک کمیشن تشکیل دیا گیا، انٹر نیشنل اولمپک کمیٹی اور ایشیائی ممالک کے ساتھ دو آن لائن میٹنگز بھی منعقد کی گئیں۔ نیشنل اولمپک کمیٹی اور جنرل ڈائریکٹوریٹ آف سپورٹس کے حکام کے مطابق اولمپک، فٹ بال، والی بال اور فٹسال لیگز کا انعقاد، کئی فیڈریشنز کے خارجہ تعلقات میں بہتری اور اس شعبے میں مسائل کے حل اور 42 فیڈریشنز کے قومی منتخب مقابلوں کا انعقاد گذشتہ سال میں اس محکمہ کی دیگر کامیابیوں میں سے ہیں۔

اس کے علاوہ تعمیراتی شعبے میں پانچ منصوبوں پر عمل درآمد، سٹریٹجک پلان کو حتمی شکل دینا، دو طرفہ مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط اور صلاحیت کی تعمیر سال آئندہ سال کے لیے نیشنل اولمپک کمیٹی اور جنرل ڈائریکٹوریٹ آف سپورٹس کے اہم منصوبوں میں شامل ہے۔

گزشتہ سال ملک کے مختلف علاقوں میں 89 منصوبے مکمل ہوئے۔

نیشنل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

نیشنل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے عہدیداروں نے پریس کانفرنس کے دوران کہا: گذشتہ سال ملکی سطح پر مختلف علاقوں میں کل 89 منصوبے مکمل کر کے ان کے مالکان کے حوالے کیے گئے جن میں مساجد، کمیونٹی ہال، اسپورٹس جمنازیم اور یونی ورسٹیوں کے لیے ہاسٹلز، سکولوں کے لیے کمپیوٹر لیبز، کورونا کے لیے مخصوص ہسپتال اور صوبہ تخار میں نمک آب کینال شامل ہے۔ مذکورہ کمپنی کے حکام نے مزید کہا کہ صوبہ سرپل کے ضلع بلخاب میں کان سے کوئلہ نکالنے کے لیے کام کا آغاز، صوبہ میدان وردگ میں بلخاب کان کنی کی کوئلہ پروسیسنگ اور پیکیجنگ مارکیٹ کی تعمیر، قوشتیپہ کینال اور کمال خان ڈیم کی کھدائی نیشنل ڈویلپمنٹ کمپنی کی گذشتہ سال میں دیگر کامیابیوں میں سے ہے۔ علاوہ ازیں کمپنی کے حکام کے مطابق مختلف صوبوں میں تقریباً 267 ایکڑ اراضی اور 161 دکانیں غاصبوں کے قبضے سے چھڑوائی گئی ہیں۔ غوری اور جبل السراج سیمنٹ فیکٹریوں میں سیمنٹ کی پیداوار اور معیار بڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کارخانوں کی ذیلی اراضی میں باغات کا قیام کمپنی کی گذشتہ ایک سال کی دیگر سرگرمیوں میں سے ہے۔

اس کے علاوہ قوش تیپہ کینال، کمال خان ڈیم، تورکوہ اور قلعہ افضل کینال اور تورا ڈیم کے پہلے مرحلے کی تکمیل، ملکی سطح پر 21 منصوبوں پر تعمیری کام اتھارٹی کے دیگر منصوبوں میں شامل ہے۔

☼☼☼

گذشتہ سال مجموعی طور پر 10,875 شکایات درج کی گئیں اور 7,915 شکایات موصول ہوئیں۔

وزارت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے حکام نے کہا: گذشتہ سال وزارت کو کل 10,875 شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 7,915 شکایات تک رسائی حاصل کی گئی۔ 1,669 کی تحقیقات جاری ہیں۔ 605 دیگر شکایات جو کہ اصولی طریقہ کار کے مطابق نہیں تھے، ان کو عدالتوں اور دیگر متعلقہ اداروں کے پاس بھیج دیا گیا ہے۔ دفاعی، سیکیورٹی اور سول اداروں، عوامی مقامات، شادی ہالوں، یونی ورسٹیوں اور اسپتالوں میں معروف کاموں کی ترغیب اور منکرات کو روک دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں عسکری اور سول اداروں میں امر المعروف اور نہی عن المنکر کے قوانین اور دفعات کے نفاذ کی مسلسل نگرانی کی گئی ہے۔ حکام کے مطابق پانچ سالہ سٹریٹجک پلان، فکری اصلاح، بدعنوانی کے خلاف جدوجہد اور شکایات تک رسائی حاصل کرنے کے طریقہ کار سمیت قانونی مراحل کو مکمل کرنے کے لیے نو قانونی اور اصولی دستاویزات کے مسودے وزارت انصاف کو بھیجے گئے ہیں۔ محتسبوں کی دینی و علمی تعلیم کی سطح کی بلندی، ذرائع ابلاغ کے ذریعے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں آگاہی، صوبائی حکام کی عوام کے ساتھ اچھے برتاؤ کی ترغیب کے لیے وزارت کے اعلیٰ حکام کے دورے اور کابل شہر کے مختلف علاقوں میں 400 لاؤڈ اسپیکرز کی تنصیب گذشتہ سال میں وزارت کی دیگر سرگرمیوں میں سے ہیں۔

قانونی اور اصولی دستاویزات کے معاملات کا فروغ، فوجی یونٹس میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا شعور اجاگر کرنا، محتسب کی صلاحیت کو بہتر بنانا، شکایات کا اچھے طریقے سے ازالہ کرنا اور لوگوں کی فکری تنویر آئندہ سال کے لیے مذکورہ وزارت کے اہم منصوبوں میں سے ہے۔

گذشتہ سال 9 لاکھ سے زائد افغان مہاجرین وطن واپس آئے۔

وزارت برائے امور مہاجرین کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت مہاجرین کے حکام نے کہا کہ گذشتہ سال ایران، پاکستان اور دیگر ممالک سے 9 لاکھ 52 ہزار 589 افغان مہاجرین اپنے ملک واپس لوٹے، جب کہ 32 لاکھ 81 ہزار بے گھر اور واپس آنے والے خاندانوں کے ساتھ نقد رقم، غذائی اور غیر غذائی اشیا کا تعاون کیا گیا ہے۔ پاکستان کی جیلوں سے تقریباً 3000 اور ایران کی جیلوں سے ایک ہزار افغان قیدیوں کو رہا کیا گیا ہے۔ اسی طرح مختلف ممالک میں مختلف واقعات میں جاں بحق ہونے والے 800 افغان شہریوں کی لاشوں کو افغانستان منتقل کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں 1800 زخمیوں اور 2900 دیگر افغان شہریوں کی زندگیاں بچا کر ملک واپس لائے گئے ہیں۔ پچھلے سال کے دوران ملک کے اندر 1 لاکھ 60 ہزار بے گھر افراد کو ان کے اصل گھروں میں منتقل کیا گیا۔ 13,000 واپس آنے والوں اور بے گھر افراد کے لیے تربیتی کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ 48 شہروں کا جائزہ لیا گیا جہاں واپس آنے والے بے گھر افراد کو منتقل کرنے کے لیے 34 کمیٹیوں کو فعال کیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق 21 صوبوں میں بے گھر ہونے والوں اور واپس آنے والوں کے مسائل کے حل کے لیے 58 کنویں، 6 آبی ذخائر، 13 واٹر سپلائی منصوبے، 11 کلومیٹر سڑکیں، 174 پل، 2 کلینک، 2 سکول اور 210 میٹر کی ریٹینگ والز تعمیر کی گئی ہیں۔ نیز بے گھر افراد اور واپس آنے والوں کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے 133 رفاہی تنظیموں کے ساتھ معاہدوں پر دستخط کیے گئے ہیں۔

امدادی سرگرمیوں کو پروان چڑھانے کے لیے بین الاقوامی اور قومی اداروں کے ساتھ ہم آہنگی، ایکشن پلان اور حکمت عملی کی منظوری، اندرون اور بیرون ملک افغان مہاجرین کے مسائل تک رسائی حاصل کرنا، اس غرض سے دو فریقی، تین فریقی اور چار فریقی اجلاسوں کا انعقاد اور رضاکارانہ بنیادوں پر مہاجرین اور پناہ گزینوں کی واپسی ممکن بنانے اور سہولت فراہم کرنے کے لیے گذشتہ سال کے دوران وزارت مہاجرین نے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں۔

حجاج کرام کو بہترین خدمات کی فراہمی، ائمہ و مبلغین کے لیے متفقہ خطبے کا اجرا اور مختلف رہنما فتاویٰ جات کا اجرا

وزارت حج واوقاف کی سالانہ کارکردگی رپورٹ

وزارت حج و اوقاف کے حکام نے پریس کانفرنس کے دوران کہا: "ملک بھر کے 212 فوجی مراکز میں قرآن کریم کے ترجمے اور تفسیر کی نشستوں کا انعقاد، مساجد کے ائمہ و مبلغین کے لیے ایک متفقہ خطبہ کا اہتمام، اس کی طباعت اور تقسیم، ملکی سطح پر قرآن کریم کے حفظ و تفسیر کے مقابلوں کے گیارہویں دور کا انعقاد، نمازوں، سحری اور افطاری کے اوقات کے لیے نقشوں کی ترتیب اور مختلف شعبوں میں راہنمائی کے لیے 186 فتوے جاری کرنا گذشتہ سال میں وزارت کی سرگرمیوں میں سے ہے۔ مذکورہ وزارت کے حکام نے مزید کہا کہ مذہبی معاملات میں عوام کی ذہنی تربیت کے لیے ٹیلی ویژن پروگراموں میں علمائے کرام کو متعارف کرانا، عازمین حج میں گائیڈ بک کی تقسیم، 10 علمی وسائنسی آثار کی تصحیح اور نظر ثانی، مرکز اور صوبوں میں 25 مساجد کی تزئین و آرائش اور تعمیر اور ملکی سطح پر 124 مدارس اور دارالحفاظ کو آپریٹنگ لائسنس دینا گذشتہ سال میں وزارت کی دیگر سرگرمیوں میں سے ہیں۔ حکام کے مطابق حج کے عمل کو بہتر طریقے سے منظم کرنے اور عازمین حج کو سہولیات فراہم کرنے کے لیے حج رابطہ کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ 1401 ہجری شمسی کے حج اخراجات کی اضافی رقم عازمین حج کو واپس کر دی گئی ہے، سعودی عرب میں عازمین حج کو سہولیات فراہم کرنے کے لیے معاہدوں پر دستخط کیے گئے ہیں اور جنرل ڈائریکٹوریٹ آف پاسپورٹ کے ساتھ مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے گئے ہیں جس کے مقصد سے عازمین حج کو پاسپورٹ تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ نیشنل بینک اور افغان یونائیٹڈ بینک کے ساتھ معاہدوں پر بھی دستخط کیے گئے ہیں جس کا مقصد حاجیوں کی رقوم کی وصولی اور حفاظت کرنا ہے۔ علاوہ ازیں آئندہ سال کے لیے وزارت حج و اوقاف نے ارشاد، حج و اوقاف پروگرام کے سیکشن میں بڑے اور بنیادی منصوبے تیار کیے ہیں جن سے مذکورہ شعبوں میں اچھی کامیابیاں حاصل ہوں گی۔

☼☼☼

کسانوں کو بیج، کھاد اور نقد امداد کی فراہمی، پانی کے ذخائر کی حفاظت

وزارت زراعت، آب پاشی و لائیو سٹاک کی ایک سالہ کارکردگی رپورٹ

وزیر زراعت و آب پاشی اور لائیو سٹاک مولوی عطاء اللہ عمری نے کہا کہ پہلی بار زراعت اور لائیو سٹاک کو فروغ دینے اور پرائیویٹ سیکٹر کی مدد کے لیے زراعت اور لائیو سٹاک ڈویلپمنٹ فنڈ سے کسانوں، مال مویشی پالنے والوں اور متعلقہ نجی شعبے کو 458 ملین سے زائد افغانی دیے گئے ہیں۔ قومی اور بین الاقوامی تنظیموں کے تعاون سے کاشت کاروں میں تقریباً 25 ہزار میٹرک ٹن اعلی کوالٹی گندم اور کیمیائی کھادوں کی تقسیم، پودوں کے کیڑوں اور بیماریوں سے تحفظ کی دوائیوں کی فراہمی، تحقیقی تجربات پر عمل درآمد اور معیاری پودوں کے بیجوں کی تیاری، پھل دار درختوں کی تقسیم، زرعی مصنوعات کی تین بڑی نمائشوں کا آغاز، دو ہزار 902 ہیکٹر پر باغات کی تعمیر اور کھجور کی پیداوار میں اضافہ گذشتہ سال کے دوران وزارت زراعت کی کارکردگی میں شامل ہیں۔ ویکسین کی پندرہ لاکھ سے زائد ڈوز کی پیداوار، 90 لاکھ سے زائد جانوروں کو مختلف ویکسین کی فراہمی، 65 لاکھ سے زائد جانوروں کا علاج، لیبارٹریوں میں 48 ہزار سے زائد بیماریوں کے ٹیسٹ اور تشخیص اور صوبوں میں دودھ جمع کرنے اور پراسیسنگ سینٹرز کا قیام وزارت زراعت کی گذشتہ سال لائیو سٹاک کے شعبے میں اہم سرگرمیوں میں شامل ہیں۔

اس کے علاوہ 12 صوبوں میں 50 ملین افغانی مالیت کے آب پاشی کے منصوبوں کے سروے اور مختلف منصوبوں کا آغاز، چیک ڈیموں، آبی ذخائر، ڈیموں اور نہروں کی تعمیر، جنگلات کی کٹائی اور لکڑی کی اسمگلنگ کی روک تھام، 35 لاکھ پودوں کی تقسیم، 17 ہزار میٹرک ٹن پستے کی پیداوار وزارت زراعت کی گذشتہ سال کے دوران آب پاشی کے شعبے میں اہم سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ وزارت زراعت کے حکام کے مطابق گذشتہ سال کے دوران 454 ہزار ایکڑ سے زائد اراضی غاصبوں سے واگزار کروائی گئی ہے۔

کسانوں اور نجی شعبے کو 1.3 بلین افغانی فراہم کرنا، پودوں، لائیو سٹاک اور مٹی کی لیبارٹری کرنے کے 450 تحقیقی تجربات پر عمل درآمد، 80 میٹرک ٹن چاول، گندم اور سبزیوں کے بیجوں کی پیداوار، 113 آبپاشی منصوبوں کا سروے کرنا اور میدان وردگ، کابل اور لغمان صوبوں میں 5 سٹور کمپلیکس کا قیام جیسے اہم اقدامات گذشتہ سال کے دوران وزارت زراعت کے اہم منصوبوں میں شامل ہیں۔

سرپل سے 30 ہزار ٹن خام تیل نکالا جا چکا ہے۔

وزیر معدنیات وپٹرولیم شیخ شہاب الدین دلاور کا انٹرویو

افغانستان معدنیات سے مالا مال ملک ہے یہاں موجود معدنیات کی مالیت کا اندازہ کئی ٹریلین ڈالر ہے۔ حال ہی میں اربوں ڈالرز کے معاہدے ہوئے؟ اربو ڈالرز کے ان ذخائر سے سے افغانستان کی تقدیر کیسے بدلے گی؟ افغان حکومت نے اپنے گزشتہ دوسالہ دور حکومت میں اس شعبے میں کتنا کام کیا ہے؟ یہ اور ان سے جڑے دیگر سوالات کے جوابات جاننے کے لیے وزیر معدنیات وپٹرولیم سے تفصیلی گفتگو ہوئی ہے جو نذر قارئین ہے:

سوال: سب سے پہلے ہمیں وقت دینے کا شکریہ، پہلے ہمیں یہ بتائیں کہ گزشتہ دوسال کے دوران افغانستان کی کانوں پر کتنا کام ہوا ہے؟

جواب: آپ اور آپ کی میڈیا ٹیم کا بھی شکریہ جو ہمیشہ ہماری آواز اپنے عوام اور دنیا تک پہنچانے کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے۔ دیکھیں جہاں تک کانوں پر کام سوال ہے تو آپ کے علم میں ہے کہ ہماری حکومت کو دوسال ہوئے ہیں، ہم نے ان دوسالوں میں جو پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ ملک کی تمام کانوں کا کنٹرول حکومت نے حاصل کر لیا ہے اب ملک کے پورے 34 صوبوں میں کہیں بھی غیر قانونی طور پر معدنیات کا استخراج نہیں ہوتا۔ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ تھا کہ افغانستان کی معدنیات غیر قانونی طور پر نکالے جاتے تھے۔ اب پنج شیر سے نیمروز اور یہاں سے واخان اور بدخشان اور ہرات تک ملک کے طول وعرض میں معدنیات کا غیر قانونی استخراج مکمل طور پر بند ہو گیا ہے۔ دوسرا کام ہم نے یہ کیا کہ معدنیات کی اسمگلنگ پر بھی پابندی عائد کر کے مکمل طور پر اس کا راستہ روکا گیا ہے۔ اسمگلنگ موجودہ دنیا کا ایک بڑا مسئلہ ہے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بھی اس کا راستہ نہیں روک سکے یہاں تک کہ انسانی سمگلنگ بھی ہو رہی ہے۔ ہم نے اپنے حد تک اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی ہے، پھر بھی اگر کوئی کوشش کرتا ہے تو بہت جلد پکڑا جاتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں 99 فیصد سمگلنگ ختم کر لی گئی ہے۔ تیسرا کام یہ ہوا کہ ملک کے 24 صوبوں میں ہماری ٹیموں نے سروے کیا، اب بھی بہت سے صوبوں میں ہماری ٹیمیں سروے کر رہی ہیں اور آپ اسے ہمارے میڈیا ذرائع سے دیکھ رہے ہیں۔ ہم وقتاً فوقتاً اعلان کرتے ہیں۔ سینکڑوں چھوٹی کانیں جن کا رقبہ ایک کلومیٹر مربع سے کم ہوتا ہے اسے ہم نے افغان کمپنیوں کو دیا ہے۔ ابھی کچھ لمحہ قبل آپ نے میرے دفتر میں ایک شخص کو دیکھا جو آیا اس نے کہا کہ ہمیں پنج شیر کے زمرد کی رائلٹی جمع کرانی ہے ہم نے اسے ملک سے باہر لے جانا ہے ہمیں اجازت نامہ دے دیں۔ صرف پنج شیر میں اس وقت ہماری سروے کے مطابق 750 زمرد اور یاقوت کی کانیں ہیں، جس کی ہم نے حد بندی کر دی ہے۔ ابھی تک ہم نے ان کانوں سے معدنیات کے استخراج کے لیے 350 اجازت نامے دیے ہیں اور یہ تمام اجازت نامے پنج شیر کے مقامی باشندوں کو دیے ہیں۔ کسی پشتون، ازبک اور ترکمن کو وہاں کی کانوں سے استخراج کے لیے اجازت نامہ نہیں ملا، اور یہ کام امیر المومنین حفظہ اللہ کے حکم پر ہوا جس میں انہوں نے کہا کہ پنج شیر کے لوگوں کو وہاں کی معدنیات کے استخراج کی اجازت دی جائے۔ اب اس استخراج کے دوران نکلنے والے معدنیات کی صرف دس فیصد رائلٹی حکومت کو ملے گی باقی نوے فیصد معدنیات نکالنے والے کو ملے گی۔ میڈیا والے وہاں جا سکتے ہیں کہ وہاں کتنے امن وسکون اور مکمل سیکیورٹی میں یہ کام جاری ہے۔ 750 کانیں ہیں وہاں 350 تک کانوں کے اجازت ناموں پر میں نے دستخط کر لیے

ہیں۔ ان میں سے ایک رات میں پورے 250 اجازت ناموں پر دستخط کیے۔ اب بھی دس سے پندرہ تک کے اجازت ناموں پر دستخط کر لیے ہیں ہماری ٹیمیں وہاں موجود ہیں وہ ٹھیکہ دینے سے پہلے متعلقہ شخص کا علماء شوریٰ اور مقامی اداروں سے تصدیق کے بعد اس کو ایک سال تک ٹھیکہ دیتے ہیں سال کے بعد اجازت نامے کی تجدید کرانی ہوگی۔

سوال: حال ہی میں ملک کی سات بڑی کانوں کے اربوں ڈالر کے معاہدات ہوئے اس کی تفصیل کیا ہے؟ کن صوبوں میں یہ کانیں موجود ہیں اور کن کمپنیوں کو ٹھیکہ دیا گیا ہے؟

جواب: ملک کی سات بڑی کانوں سے معدنیات کے استخراج اور پراسس کے 6 ارب 557 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کے معاہدے ہوئے۔ ان معاہدوں میں سونے، تانبے، سیسے، زنک اور لوہے کا استخراج اور پراسیس کرنا شامل ہے۔ ان میں سے 310 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری سے صوبہ تخار کے 12 مربع کلومیٹر کے رقبے پر پھیلے ہوئے سونے کی کان کا معاہدہ چین-افغانستان کمپنی کے ساتھ 5 سال کے لیے طے پایا، تانبے کی کان مس عینک کا معاہدہ 411 ملین ڈالرز کی سرمایہ کاری کے ساتھ 30 سال کے لیے تویار پرائیویٹ کمپنی کے ساتھ، صوبہ غور کے ضلع تولک میں میں واقع 207 مربع کلومیٹر کے رقبے کی سیسے کی کان کے دوسرے بلاک کا معاہدہ "افغان انویسٹ" اور ایبکو کمپنی کے ساتھ 537 ملین ڈالرز کی سرمایہ کاری کے ساتھ 30 سال کے لیے طے ہوا۔ ہرات غوریان کے لوہے کی کان کے چار بلاکس کا معاہدہ جس کا رقبہ تقریباً 1000 مربع کلومیٹر ہے، 5 ارب 389 ملین ڈالر کے ساتھ 4 کمپنیوں کے ساتھ 30 سال کے لیے طے کیا گیا ہے۔

سوال: ملک میں معدنیات کے استخراج کے لیے ابھی تک کتنے معاہدات ہوئے ہیں اور کیا غیر ملکی کمپنیوں کو بھی ٹھیکے دیے گئے ہیں؟

جواب: بڑی کانوں کے ٹھیکے اکثر افغان کمپنیوں جن میں ان کے ساتھ غیر ملکی کمپنیاں بھی مالی یا تیکنیکی امور میں پارٹنر کے طور پر شامل ہیں دیے گئے ہیں۔ اور ملک کی سات بڑی کانوں کے اربوں ڈالر کے معاہدے اس کی ایک مثال ہے جس میں ترکی، ایرانی، چینی اور برطانوی کمپنیاں بھی شامل ہیں۔ البتہ غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ براہِ راست کوئی نیا معاہدہ نہیں ہوا۔ اگر تعداد کی بات کی جائے تو یہ تقریبا ایک ہزار کے قریب کانیں ہیں جن کے ٹھیکے ہم نے ملکی کمپنیوں کو دیے ہیں کیوں کہ صرف پنج شیر کی سات سو پچاس کانیں ہیں، اسی طرح تخار، غزنی اور ہرات سمیت دیگر صوبوں میں سینکڑوں چھوٹی کانوں کے ٹھیکے صرف ملکی کمپنیوں کو دیے گئے ہیں۔ ہر کان میں دس سے بیس تک کے افراد کام کرتے ہیں۔ جو مقامی افراد کے لیے روزگار ایک ذریعہ بن گیا ہے۔ بڑی کانوں کے ٹھیکوں میں لوگر کے تانبے کی کان مس عینک ہے جس کا ٹھیکہ سابقہ انتظامیہ نے چین کو دیا تھا لیکن اس پر ابھی تک کام کا آغاز نہیں ہوا تھا عنقریب اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ دوسری جانب چین کے ساتھ سرپل میں خام تیل کا معاہدہ بھی سابقہ انتظامیہ نے کیا تھا لیکن کرپشن اور غیر ذمہ داری کے باعث اس معاہدے پر کام نہیں ہو سکا تھا ہم نے اس معاہدے کی تجدید اور اس میں کچھ نئے شرائط شامل کر کے چین کو کام کرنے کا موقع فراہم کیا ہے اب وہاں سے تیل نکالا جا رہا ہے اور مزید کنویں بھی کھودے جا رہے ہیں۔

سوال: کیا اب بھی افغانستان میں ایسے علاقے ہیں جہاں ممکن ہو معدنیات موجود ہوں مگر وزارت معدنیات کی ٹیمیں وہاں تک نہیں پہنچی ہوں؟

جواب: بالکل، افغانستان میں معدنیات اتنی زیادہ ہیں کہ ہم ابھی تک مکمل اس کا سروے نہیں کر سکے۔ اس پر وقت لگے گا۔ صرف خام تیل کو ہی لے لیں، اس پر ابھی تک سروے مکمل نہیں ہوا۔ افغانستان اگر معاشی طور پر مستحکم ہو گا تو اسے خام تیل ہی مستحکم کر سکے گا کیوں کہ خام تیل کے اتنے زیادہ ذخائر ہیں۔ ہمارے پاس پانچ ایسی سائٹس ہیں جہاں خام تیل وافر مقدار میں موجود ہے۔ ابھی کچھ دیر قبل معلوم ہوا کہ سرپل میں ہمارے فعال کنووں سے بہت کم عرصے میں 30 ہزار ٹن خام تیل نکالا جا چکا ہے۔ اس کی مالیت لاکھوں ڈالر ہے۔

سوال: معدنیات کے استخراج کے لیے کانوں کا ٹینڈر کمپنیوں کے ساتھ کس بنیاد پر ہوتا ہے یعنی آپ کس طرح ایک کمپنی کو دوسری پر ترجیح دیتے ہیں؟

جواب: سب سے پہلے ہماری ٹیمیں کانوں کا سروے کرتی ہیں۔ پھر نائب وزیر اعظم برائے اقتصادیات کے دفتر سے اس کے استخراج کی منظوری ملتی ہے۔ اس کے بعد ہم اس کا ٹینڈر کرتے ہیں، میڈیا پر اعلان کے بعد چالیس دن تک کا وقت ہم دیتے ہیں کہ کمپنیاں اپنی درخواستیں جمع کروائیں، درخواستوں کے بعد ہم انہیں شرائط نامہ دیتے ہیں اس کے بعد وہ پروپوزل بناتے ہیں پھر جو کمپنیاں بولی میں حصہ لینے میں دلچسپی رکھتی ہیں ہم ان کی ایک خاص طریقہ کار سے جن میں کمپنی کے مالی اور تیکنیکی امور کو مدِ نظر رکھ کر ان کو نمبر دیتے ہیں جس میں کل نمبر 100 ہوتے ہیں جو کمپنی 60 نمبر حاصل کرتی ہے وہ بولی میں حصہ لینے کی اہل ہوتی ہے۔ بولی کے دن

شفاف طریقے سے تمام کمپنیوں کے عہدیداروں اور میڈیا کے سامنے سب سے زیادہ بولی دینے والی کمپنی کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔

سوال: رواں سال معدنیات کے ذریعے کتنا ریونیو جمع ہوا؟ اور یہ رقم کہاں خرچ ہوتی ہے؟

جواب: رواں سال معدنیات کے ذریعے جمع ہونے والا ریونیو 17 ارب 50 کروڑ افغانی ہے۔ یہ تمام رقم قومی خزانے اور بیت المال میں جمع ہوتی ہے جس سے ملک کے تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہیں، ہمارے تین لاکھ کے قریب سیکیورٹی فورسز کی تنخواہیں، سڑکوں ہسپتالوں اور دیگر ملکی ضروریات پر خرچ ہوتی ہیں۔ آج اگر افغانی ڈالر کے مقابلے میں اتنی مستحکم ہے تو اس کی ایک وجہ ملک کی برآمدات ہیں جس میں وافر حصہ معدنیات کا ہے۔

سوال: کیا اس سے عام لوگوں کو بھی فائدہ ملا ہے؟

جواب: جی ہاں، کیوں کہ جتنے بھی ترقیاتی کام ہوتے ہیں چاہے سڑکیں ہوں، سکول ہوں یا ہسپتال یہ انہی پیسوں سے بنتے ہیں جو سب کے مفاد میں ہے۔ دوسری جانب کانوں میں ہزاروں لوگ کام کر رہے ہیں جو ان کے لیے روزگار کا سبب بنا ہے۔ ابھی کچھ دنوں قبل وزیر تجارت مجھے بتا رہے تھے کہ صرف کوئلے کی کانوں، کوئلے کی منتقلی اور دیگر امور کی انجام دہی کے لیے ایک لاکھ سے زیادہ گاڑیاں مصروف عمل ہیں۔ یہ ساری گاڑیاں عوام کی ہیں۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ اس سے کتنے لوگ برسر روزگار ہوں گے۔ مزدوروں، تاجروں، ڈرائیوروں وغیرہ سب کے مفاد میں ہے۔ ابھی جو شخص آیا کہ میں نے زمرد ملک سے باہر فروخت کرنا ہے اب یہ سب سے پہلے حکومت کو رائلٹی جمع کروائے گا جو قومی خزانے میں جائے گا۔ اس شخص کو بھی نفع حاصل ہوگا۔ جن لوگوں کے ذریعے انہوں نے یہ معدن نکالی ہے ان کو بھی نفع حاصل ہوا ہے۔

سوال: معدنیات کے استخراج کے لیے سابق انتظامیہ کا ایک قانون موجود تھا جس کے تحت کانوں پر کام ہوتا تھا آپ کی وزارت اسی قانون کے تحت کام کرتی ہے یا اس میں ترمیم کرلی ہے؟

جواب: الحمدللہ ہمارے پاس سو سے زیادہ ایسے ماہرین ہیں جنہوں نے معدنیات کے شعبے میں ماسٹرز اور ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ ہم معدنیات کے جو قوانین اور اصول ہیں اسی کے مطابق کام کر رہے ہیں البتہ سابق انتظامیہ کے جس قانون کی آپ بات کر رہے ہیں ہم نے تمام نکات کو دیکھا جو نکات ملکی مفاد اور شریعت سے متصادم تھے ہم نے وہ نکال لیے ہیں۔

سوال: معدنیات کی سمگلنگ کی روک تھام کی بات آپ نے کی، اس کے لیے کیسی تدابیر اختیار کی گئی ہیں؟

جواب: جیسا کہ پہلے میں نے بتایا کہ اگر ایسا کہا جائے کہ سمگلنگ کی شرح صفر ہے تو یہ مبالغہ ہوگا۔ کیوں کہ دنیا کی ترقی یافتہ ممالک میں بھی کوئی یہ دعوہ نہیں کر سکتا یہاں سمگلنگ بالکل نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ وہاں انسانوں کی سمگلنگ کی جاتی ہے۔ ہاں یہ ضرور کہہ سکتے ہیں 99 فیصد تک اس کی روک تھام ممکن بنالی گئی ہے۔ ہر کان میں ہمارے تین نمائندے تعینات ہیں جو معدنیات کی منتقلی کا جائزہ لیتے ہیں اس کے علاوہ سیکیورٹی فورسز بھی بغیر حکومتی اجازت نامے کے کسی کو معدنیات کی سمگلنگ کی اجازت نہیں دیتیں، ان کا گشت بھی متعلقہ علاقوں میں ہوتا ہے۔

سوال: ماضی میں معدنیات کی سمگلنگ کی شرح کتنی تھی کوئی اندازہ ہے؟

جواب: ماضی میں تو جس کا جتنا بس چلتا اور جتنی معدنیات ہاتھ آتی تھیں سب غیر قانونی طریقوں سے سمگل ہوتی تھیں۔

سوال: ہمارا کوئلہ پہلے پاکستان کو برآمد کیا جاتا تھا پھر رائلٹی بڑھادی گئی برآمد بند ہوئی کیا اب دوبارہ برآمد شروع ہوئی ہے؟

جواب: سب سے پہلے کوئلے کے بارے میں آپ کو بتادوں جو آج رات کو ہی ہمارے ماہرین کی طرف سے رپورٹ ملی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں 900 ملین ٹن کے قریب کوئلے کے ذخائر ہیں۔ اگر ہم سالانہ 5 ملین ٹن کوئلہ برآمد کریں تو ان ذخائر کو ختم ہونے میں تقریباً 180 سال لگیں گے۔ اور اس کوئلے کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کی کوالٹی بھی دنیا کے دیگر ممالک میں پائے جانے والے کوئلے سے زیادہ ہے یعنی 4 ہزار جے۔ سی۔ وی سے لے کر 8 ہزار تک ہمارے کوئلے کی جے۔ سی۔ وی ہے جس کی دنیا میں بڑی مانگ ہے۔ ابھی تک ملک کے صرف 17 ذخائر کے سینکڑوں کانوں سے کوئلہ نکالا جارہا ہے جبکہ ٹوٹل کوئلے ذخائر 80 ہیں۔

افغانستان سے اس وقت کوئلہ صرف پاکستان کو برآمد ہوتا ہے اس کے علاوہ ابھی تک کسی دوسرے ملک کو کوئلہ برآمد نہیں کیا۔ پہلے کوئلے کی فی ٹن قیمت 3 ہزار ڈالر تھی۔ کسٹم ٹیکس بھی 27 ڈالر سے 60 ڈالر ہوا جس کے بعد ہماری برآمدات میں کمی آئی۔ اس وقت عالمی قیمتیں کوئلے کی بڑھ گئی تھیں اب عالمی قیمتیں 100 ڈالر

تک کم ہوئی ہیں ہم نے بھی 20 ڈالر قیمت میں کمی کر دی ہے۔ کوشش کر رہے کہ مزید بھی کم کر دیں۔

سوال: کیا عالمی سطح پر امارت اسلامیہ کی حکومت کو تسلیم نہ کرنا معدنیات کے شعبے اثر انداز ہوا ہے؟

جواب: عالمی سطح پر افغانستان کی حکومت کو تسلیم نہ کرنا اور پابندیاں لگانا یہ دنیا صرف امارت اسلامیہ کے ساتھ نہیں بلکہ تمام افغان قوم کے ساتھ ظلم اور ناروا اقدام ہے۔ انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار افغانستان میں امن کے لیے چیخ رہے تھے، یہاں کے منشیات کی کاشت پر آواز اٹھاتے تھے، کرپشن کا رونا روتے تھے اب جب یہ تمام مسائل حل ہو گئے ہیں تو حکومت کو تسلیم نہ کرنا زیادتی ہے۔ ظاہر ہے جب بینک سسٹم پر پابندیاں لگتی ہیں تو اس سے تمام افغان متاثر ہوں گے۔ بین الاقوامی بڑی کمپنیاں یہاں سرمایہ کاری کے لیے نہیں آسکتیں کیوں کہ رقوم کی منتقلی کا مسئلہ درپیش ہے۔ اگر عالمی سطح پر ہماری حکومت تسلیم کر لی جاتی ہے تو پھر بڑی بڑی کمپنیاں یہاں کے کانوں میں سرمایہ کاری کے لیے آگے آئیں گی۔

سوال: کیا بین الاقوامی کمپنیوں نے آپ کے ساتھ یہاں سرمایہ کاری کرنے کے لیے رابطے کیے ہیں؟

جواب: جی بہت ساری کمپنیوں نے رابطے کیے ہیں کیوں کہ افغانستان کی معدنیات ایسی ہیں جس کی پوری دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کو ضرورت ہے۔ ہمارے ملک میں ایک اہم معدن ہے جسے لیتھیم کہتے ہیں یہ برقی توانائی سے چلنے والی گاڑیوں کے بیٹریوں اور سمیت ہر قسم کی بیٹریوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کیوں دنیا اب گلوبل وارمنگ کے مسائل سے دوچار ہے جس کی اہم وجہ تیل سے چلنے والی اربوں گاڑیاں ہیں۔ اب دنیا میں تیل کی بجائے بجلی اور شمسی توانائی سے چلنے والی گاڑیاں متعارف ہوں گی۔ اور ان میں استعمال ہونے والی بیٹریوں کا اہم عنصر لیتھیم ہے جو افغانستان میں وافر مقدار میں موجود ہے۔ اسی لیے بین الاقوامی کمپنیاں جن میں روس، چین، جاپان، خلیجی ممالک اور یورپی ممالک کی کمپنیاں شامل ہیں مسلسل رابطے میں رہتی ہیں۔

سوال: آپ کا جواب ان کمپنیوں کے لیے کیا تھا؟

جواب: تمام ممالک کی کمپنیوں کو ہمارا یہی جواب ہے کہ جو بھی کمپنی ہماری شرائط اور اصول کے مطابق یہاں کان کنی کرنے کے لیے تیار ہے ہماری راہیں ان کے لیے کھلی ہیں، ان تمام کمپنیوں کو ہم پابند کرتے ہیں کہ وہ معدنیات کی پراسس کا عمل افغانستان میں ہی کریں گی۔ کیوں کہ اگر ہم تمام معدنیات کی پراسس ملک کے اندر کریں گے تو یہاں سرمایہ کاری مزید بڑھے گی اور افغانستان ایک صنعتی ملک میں تبدیل ہو جائے گا۔

سوال: کیا آپ نے نئے افراد کو بھرتی کیا ہے؟ اور وزارت کو ماہرین کی کمی کا سامنا تو نہیں؟

جواب: ہم یہاں جس شخص کو بھرتی کرتے ہیں ہم اسے اس کی اہلیت، تقویٰ اور اخلاص کی بنیاد پر بھرتی کرتے ہیں۔ جہاں ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے وہاں صرف ماہرین کو بھرتی کیا جاتا ہے اور کسی شخص کی بھرتی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس ہر شعبے میں ماہرین موجود ہیں لیکن ہم مزید ماہرین کو بھرتی کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں لغمان سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کو جو خیبر پختونخوا کے باچاخان یونی ورسٹی میں معدنیات کے شعبے میں گولڈ میڈلسٹ تھا ہم نے اس کو وہاں سے بلا کر یہاں جیو فزکس ڈپارٹمنٹ کا ہیڈ مقرر کر لیا ہے۔ ان کے بھرتی آرڈر پر میں نے دستخط کر کے رئیس الوزراء کو بھیج دیا ہے وہاں سے جلد جواب آجائے جس کے بعد اس نوجوان کو ہم 60 ہزار تک تنخواہ پر رکھیں گے۔ دوسری جانب آپ کے میڈیا کے ذریعے میں اعلان کرتا ہوں کہ جو بھی افغان معدنیات اور اس متعلق کسی بھی شعبے میں ماسٹرز یا ڈاکٹریٹ کی ڈگری رکھتا ہو وہ آئے ہم اسے فوراً بھرتی کریں گے۔

سوال: معدنیات کے استخراج میں شفافیت کے بارے میں عوام کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: میں تمام ہم وطنوں کو یقین دلاتا ہوں کہ پوری حکومت میں عموماً اور وزارت معدنیات میں خصوصاً پوری شفافیت سے ہر منصوبے پر کام کیا جا رہا ہے۔ کوئی یہ نہ سوچے کہ یہاں ایک روپے کی بھی کرپشن ہو گی۔ ابھی ایک ماہ قبل میں نے ملک کے 9 صوبوں کا دورہ کیا وہاں مکمل شفافیت سے کام کرنے کے لیے ہم نے ملک کے تمام 34 صوبوں میں 9 رکنی کمیٹیاں بنائی ہیں۔ جس میں صوبائی پولیس چیف، صوبائی انٹیلی جنس چیف، محقق زیست، رئیس تجارت، ریونیو، معدنیات، زراعت، آب وبرق اور تجارت کے ڈائریکٹرز شامل ہیں۔ ان کمیٹیوں کا کام یہ ہے کہ یہ ہر ماہ دو اجلاس بلائیں گے اور صوبے کی تمام کانوں سے معدنیات کے استخراج کے عمل، معدنیات کی سمگلنگ اور غیر قانونی کان کنی کا راستہ روکیں گے۔ یہ عمل تمام 34 صوبوں اسی ترتیب سے جاری ہے۔

* * * * *

اہم افغان مشاہیر کا مختصر تذکرہ

موسیٰ بن سلیمان جوزجانی رحمہ اللہ ، ابو بکر احمد جوزجانی رحمہ اللہ ، امام ابو حفص ، ابو حذیفہ بلخی رحمہ اللہ
حکم بن مبارک ، عصام بن یوسف بلخی رحمہ اللہ، مکی بن ابراہیم بلخی ، خلف بن ایوب ،
اخفش اوسط بلخی رحمہ اللہ ، شداد بن حکیم بلخی رحمہ اللہ ، ابو عبید قاسم ہروی ، محمود وراق ہروی

افغانستان کی سرزمین سے اٹھنے والے علما، محدثین، فقہا، صاحبان ادب و فکر، فاتحین اور اصحاب سیف و سطوت کا تذکرہ جنہوں نے تاریخ کے صفحات میں الگ باب اپنے نام کیا۔

موسیٰ بن سلیمان جوزجانی رحمہ اللہ

ابو سلیمان موسیٰ بن سلیمان جوزجانی رحمہ اللہ اپنے وقت کے نامور محدث اور فقہ حنفی کے مشہور عالم دین تھے۔ فقہ میں امام محمد کے شاگرد تھے، آپ بغداد میں رہائش پذیر تھے۔ کہا جاتا ہے کہ خلیفہ مامون رشید نے انہیں قاضی بنانے کی پیش کش کی لیکن انہوں نے انکار کیا۔ یہ بڑے عالم دین 200ھ کے بعد وفات پا گئے ۔ فقہ میں نہایت مہارت رکھتے تھے جس کا نمونہ ان کی مندرجہ ذیل کتب ہیں:

۱۔ السیر الصغیر
۲۔ نوادر الفتاویٰ
۳۔ کتاب الخیل
۴۔ کتاب الرہن
۵۔ کتاب الصلوٰۃ
۶۔ کتاب الشروط الکبیر

ابو بکر احمد جوزجانی رحمہ اللہ

ابو بکر احمد جوزجانی بن اسحاق بن صبیح ایک نامور فقہی اور مشہور مصنفین میں سے تھے۔ احادیث اور فقہ میں عراقی علماء سے استفادہ کیا اور بغداد میں رہتے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ابو سلیمان موسیٰ جوزجانی سے بھی علم حاصل کیا۔ ان کی تصنیفات میں یہ دو کتابیں شامل ہیں۔

۱۔ کتاب النبویۃ، ۲۔ کتاب الفرق والتمیز

آپ کی وفات بھی 200ھ کے بعد ہوئی ہے۔

امام ابو حفص

تبع تابعی امام ابو حفص بن برعش بن مرتعش بن یحیٰ اپنے وقت بہترین عالم اور قاضی تھے۔ فقہ انہوں نے امام ابو یوسف سے پڑھی تھی جبکہ امام ابو حنیفہ اور ابو جعفر صادق کی صحبت بھی نصیب ہوئی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ جو ان کے ہمعصر تھے نے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس وقت دنیا میں امام ابو حفص سے کوئی بھی علم و عمل میں آگے نہیں ہے انہیں اللہ نے اس امت کی خوبصورتی کا ذریعہ بنایا ہے۔ آپ بڑے عرصے تک بلخ میں قاضی رہے۔ 241ھ کو فوت ہوئے۔ بلخ کے گاوں سمرقند میں مدفون ہیں۔ ان کا مزار، بلند مزار کے نام سے مشہور ہے اور مرجع خلائق ہے۔

ابو حذیفہ بلخی رحمہ اللہ

اسحاق بن بشر بن محمد بن عبد اللہ جو ابو حذیفہ کے نام سے مشہور تھے ایک جئید عالم اور فقیہ تھے۔ آپ کا تعلق بلخ سے ہے لیکن آپ نے زیادہ عرصہ بخارا میں گزارا ہے۔ اسی لیے کچھ لوگ انہیں بخاری بھی کہتے ہیں۔ انہوں نے اپنا علمی سفر محمد بن اسحاق بن یسار، عبد الملک بن جریج اور دیگر بڑے نامور علماء سے علم دین سیکھ کر مکمل کیا۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد بھی زیادہ تھی۔ آپ 206ھ کو دار فانی سے

دار بقا کی جانب کوچ کر گئے اور بخارا میں مدفون ہوئے۔ ابو حذیفہ نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں مشہور یہ ہیں: ۱۔ المبتداء ۲۔ کتاب الفتوح، ۳۔ کتاب الردۃ ،۴۔ کتاب الجمل، ۵۔ کتاب الالویۃ، ۶۔ کتاب الصفین۔ ۷۔ کتاب حفر زمزم

حکم بن مبارک

حکم بن مبارک بلخی بلخ کے نامور محدثین اور حفاظ میں سے تھے۔ احادیث امام مالک اور محمد بن راشد مکحول سے روایت کی ہیں اور پھر ان سے امام ترمذی، محمد دارمی اور دیگر نے روایت کی ہیں۔

یہ بلند پایہ محدث اور عالم 213ھ کو فوت ہوئے۔

عصام بن یوسف بلخی رحمہ اللہ

ابو عصمت عصام بن یوسف بن میمون بن قدامہ اسلامی دنیا کے ایک مشہور فقیہ تھے۔ آپ ابراہیم بن یوسف کے بھائی ہیں۔ زہد اور تقویٰ میں پورے بلخ میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ آپ کا شمار بلخ کے مجتہد علماء میں ہوتا تھا۔ احادیث آپ نے عبد اللہ بن مبارک، امام نوری اور امام شعبہ سے کی ہیں۔ فقہ کے علم میں آپ بہت ماہر تھے۔ حضرت حاتم اصم کے مرید تھے اور ان کی رہنمائی میں سلوک کے منازل بھی طے کیے تھے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں لکھا ہے کہ عصام بن یوسف نے فقہ میں مختصر کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔

علامہ طاشکبری زادہ مفتاح السعادۃ جلد اول صفحہ 36 میں لکھتے ہیں: واشتری عصام بن یوسف البلخی الفقیہ الحنفی و محدث بلخ، المتوفی سنۃ 215ھ قلما بدینار لیکتب ما سمع فی لحال"

ترجمہ: عصام بن یوسف بلخی جو فقہ حنفی میں بلخ کے نامور محدثین میں سے تھے، 215ھ کو وفات ہوئے۔ وہ اپنے استاد سے جو کچھ سنتے تھے۔ وہ ایک دینار کا قلم خریدتا اور جو کچھ استاذ سے سنتا وہ لکھ لیتا"

یہ بلند پایہ محدث اور فقیہ 215ھ کو 84 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور بلخ کے نوبہار دروازے کے ساتھ مدفون ہوئے۔

مکی بن ابراہیم بلخی

تبع تابعی ابو سکن مکی بن ابراہیم اپنے وقت کے بڑے محدثین، زاہدین اور علماء میں سے تھے۔ آپ شیخ خراسان کے نام سے جانے جاتے تھے۔ 126ھ کو بلخ میں پیدا ہوئے۔ امام ابو حنیفہ، ابن جریج، بہر بن حکیم، امام مالک، ھشام بن حسان اور جعفر صادق سے احادیث کا علم حاصل کیا۔ پھر ان سے امام احمد بن حنبل، یحیٰ بن معین، امام بخاری، محمد بن المثنیٰ، یزید بن سنان، یعقوب بن ابی شیبہ اور عباس دوری جیسے بڑے علماء نے احادیث کا علم حاصل کیا اور ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ انہوں نے خود فرمایا ہے کہ: کتبت عن سبعۃ عشر نفسا من التابعین ولو علمت ان الناس یحتاجون الیٰ ما کنت دون التابعین احد۔

ترجمہ: میں نے سترہ تابعین سے احادیث روایت کی ہیں، اگر مجھے پتہ ہوتا کہ لوگ میرے محتاج ہوں گے تو میں تابعین کے علاوہ کسی حدیث نقل نہ کرتا۔

کہا جاتا ہے کہ مکی بن ابراہیم تاجر تھے، حضرت امام اعظم رحمہ اللہ نے انہیں ترغیب دی تو تجارت چھوڑ کر امام صاحب سے علم دین حاصل کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ پھر اپنے وقت کے نامور محدث بن گئے۔ بارہ سال مکہ مکرمہ میں گزارے۔ امام بخاری کے اساتذہ میں سے مکی بن ابراہیم بلند رتبہ رکھنے والی ہستی ہیں۔ بخاری شریف کی جامع میں بائیس ثلاثیات احادیث ہیں جن میں سے تیرہ مکی بن ابراہیم سے روایت کی ہیں۔ یہ فضیلت مکی بن ابراہیم کے علاوہ امام بخاری کے دوسرے استاذ کو حاصل نہیں ہے۔ یہ ان کے بلند رتبے کی واضح دلیل ہے۔ مکی بن ابراہیم 215ھ کو فوت ہوئے اور بلخ میں ہی انہیں سپرد خاک کیا گیا ہے۔ حافظ ذہبی نے سیر اعلاء نبلاء میں لکھا ہے کہ: امام بخاری امام احمد بن حنبل اور یحیٰ بن معین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ خراسان میں امام بخاری ان سے بڑے محدث سے نہیں ملے، علماء کی ایک جماعت نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

خلف بن ایوب

شیخ الاسلام ابو سعید خلف بن ایوب بڑے حنفی عالم وفقیہ اور بلخ اور خراسان کے مفتی تھے۔ امام ابو یوسف، امام محمد اور مام زفر کے شاگرد تھے۔ سلوک کے منازل حضرت ابراہیم بن ادہم سے بیعت کے بعد مکمل کیے۔ اور احادیث اسد بن عمر سے روایت کی ہیں۔ علماء کے درمیان آپ شیخ الاسلام کے نام سے مشہور تھے۔ علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ: خلف بن ایوب ابو سعید بلخ کے نامور فقہاء میں سے تھے۔ احادیث اور فقہ میں آپ کی ایک الگ پہچان تھی۔ ردالمختار میں ہے کہ: "خلف بن ایوب من اصحاب محمد اوز فر وتفقہ علی ابی یوف ایضا واخذ الزھد عن ابراہیم بن ادہم وصحبہ مرۃ واختلف فی وفاتہ والا صح انہ مات سنۃ 215ھ ذکرہ التمیمی" ابن حبان فرماتے ہیں کہ: خلف بن ایوب ثقہ اور معتمد ہیں۔ امام ترمذی نے

ان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھا ہے: اولہ فی الجامع الترمذی حدیث وھو خصلتان لایجتمعان فی منافق حسن السمعت وتفقہ فی الدین ثم قال الترمذی غریب لاتعرفہ الا من حدیث خلف۔ اسی طرح علامہ ذہبی نے سیر اعلاء النبلاء میں خلف بن ایوب کے بارے میں لکھتے ہیں: الامام المحدث الفقیہ مفتی المشرق ابو سعید العامری البلخی الحنفی الزاہد عالم اہل بلخ صحب ابراہیم بن ادہم مرۃ حدث عنہ یحیٰ بن معین احمد بن حنبل ابو کریب۔۔ الخ۔

کہا جاتا ہے کہ بلخ کے گورنر ابو صالح داود یہ دعا کرتے تھے کہ، یا اللہ مجھے خلف بن ایوب کی خاطر معاف فرما۔ ایک روایت کے مطابق خلف بن ایوب 205ھ کو فوت ہوئے۔ ابن جوزی نے المنتظم میں لکھا ہے کہ خلف بن ایوب 220ھ کو فوت ہوئے۔ ور سجی نے لکھا ہے کہ ان کا مزار صوبہ بلخ کے نوبہار دروازے کے جنوبی جانب چار باغ باجی میں ہے۔ ان کا مزار مشہور ہے اور لوگ ان کے مزار کی زیارت کرنے آتے ہیں۔

اخفش اوسط بلخی رحمہ اللہ

ابوالحسن سعید بن مسعدہ بلخی جو اخفش اوسط کے نام سے تاریخ میں مشہور ہیں نحو، ادب اور لسانیات کے نامور عالم دین تھے۔ علم حاصل کرنے کی خاطر بصرہ تشریف لے گئے اس لیے انہیں بصری کہا جاتا ہے۔ پہلے انہیں اخفش اصغر کہا جاتا تھا لیکن جب علی بن سلیمان اخفش کے نام سے مشہور ہوئے تو انہیں اخفش اوسط اور علی کو اخفش اصغر کہا جانے لگا۔

علامہ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں لغت اور نحو کے نامور لغت اور نحو کے نامور امام ابوالحسن سعید بن مسعدہ بلخی کے بارے میں لکھتے ہیں: وکان الاخفش الاوسط المذکور من آئمۃ العربیۃ واخذ النحو عن سیبویہ وکان اکبر منہ وکان یقول ماوضع سیبویہ فی کتابہ شیء الا وعرضہ علی وکان یری انہ اعلم بہ منی وانا الیوم اعلم بہ منہ۔ ترجمہ: اخفش اوسط عربی ادب اور لسانیات کے آئمہ میں سے تھے۔ عظیم نحوی عالم سیبویہ کے شاگرد تھے لیکن سیبویہ سے عمر میں بڑے تھے۔ اخفش کہتے تھے کہ سیبویہ نے اپنی کتاب ایسا کچھ نہیں لکھا جو انہوں نے مجھے نہ پڑھایا ہو، ان کا گمان یہ تھا کہ وہ مجھ سے اس علم میں زیادہ علم رکھتے ہیں لیکن آج میں ان سے اس علم میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔

امام اخفش ادب میں بھی اتنے ماہر تھے کہ انہوں نے خلیل کے عروضی بحروں پر خبب کے نام سے ایک اور بحر کا اضافہ کیا ہے۔ احادیث انہوں نے کلبی، نخعی، ھشام بن عروۃ سے پڑھی ہیں۔ پھر ان سے ابو حاتم سجستانی اور دیگر علماء نے روایت کی ہیں۔ احادیث کی روایت کے لیے بغداد بھی گئے اور زیادہ عرصہ وہاں بھی گزارا۔

یہ نامور عالم، عظیم نحوی، ادیب اور دانشور 210ھ یا 211ھ، 215ھ یا حاجی خلیفہ کے بقول 221ھ کو فوت ہوئے۔

ان کی مشہور تالیفات یہ ہیں:

۱۔ کتاب الاربعۃ
۲۔ کتاب الاشتقاق
۳۔ کتاب الاصوات
۴۔ کتاب الاوسط
۵۔ کتاب العروض
۶۔ کتاب القوافی
۷۔ کتاب الوقف التام
۸۔ کتاب المقائس
۹۔ تفسیر معانی القرآن
۱۰۔ کتاب الملوک
۱۱۔ کتاب المسائل الصغیر
۱۲۔ کتاب المسائل الکبیر
۱۳۔ کتاب معانی الشعر۔ وغیرہ

شداد بن حکیم بلخی رحمہ اللہ

ابو عثمان شداد بن حکیم بلخ کے مشہور محدثین اور فقہا میں سے تھے۔ فقہ میں امام ابو یوسف امام زفر کے شاگرد تھے۔ آپ امام طحاوی کے استاذ تھے۔ احادیث سفیان ثوری، ابو جعفر رازی اور دیگر بڑے محدثین سے روایت کی ہیں۔ اور پھر ان سے بلخ کے زیادہ تر مشائخ نے روایت کی ہیں۔ آپ چھ ماہ تک بلخ میں قاضی رہے لیکن بعد قضا چھوڑ دی۔ 211ھ یا 213ھ کو 89 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ محمد صالح ور سجی نے لکھا ہے کہ؛ اور ادر تپہ بلخ دفن کردند این وقت مرقد آن معین نیست بسیاری از ثقات گفتہ اند کہ مرقد او محل اجابت دعا است۔

کتاب فضائل بلخ کے صفحہ 193 میں لکھا ہے کہ: از احمد بن حنبل سوال کردند از حال خلف و شداد: گفت؛ رجلان قد اجتمع اہل کورتھما بالصدق والصلاح۔ عبد الصمد رحمہ اللہ می گوید کہ شداد دہ ہزار حدیث حفظ داشت۔

ابو عبید قاسم ہروی

ابو عبید قاسم ہروی بن سلام اپنے وقت کے عظیم محدث، فقیہ اور نحوی عالم تھے۔ 154ھ یا 157ھ کو ہرات میں پیدا ہوئے۔ علم دین سیکھنے کے لیے بغداد اور دیگر علاقوں کے اسفار کیے۔ احادیث عبد اللہ بن مبارک، ابو بکر بن عیاش، شریک بن عبد اللہ، اسماعیل بن جعفر اور سفیان بن عیینہ سے پڑھی ہیں۔ فقہ میں امام شافعی، قرات میں امام کسائی، لغت میں امام اصمعی کے شاگرد تھے۔

جب دینی علوم سے فارغ التحصیل ہوئے تو درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا اور ہزاروں شاگرد تیار کیے۔ جن میں امام دارمی، وکیع ابو بکر بن ابی الدنیا، عباس دوری، محمد بن یحیٰ اور علی بن عبد العزیز زیادہ مشہور ہوئے۔ آپ اٹھارہ سال تک طرسوس میں قاضی بھی رہے۔ اس کے علاوہ عبد اللہ بن طاہر پوشنگی کے دربار کی اہم شخصیات میں سے تھے۔ ہر کتاب لکھنے کے بدلے ان سے 10 ہزار روپے انعام لیتا تھا۔ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں لکھا ہے کہ: وقال الھلال بن العلاء الرقی، من اللہ علیٰ ھذہ الامۃ باربعۃ فی زمانھم: بالشافعی تفقہ فی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وباحمد بن حنبل ثبت فی المحنۃ ولولا ذاک لکفر الناس، ویحییٰ بن معین نفی الکذب عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اوبابی عبید القاسم بن سلام فسر غریب الحدیث ولولا ذاک القتحم الناس الخطاء۔ اسی طرح قاضی احمد بن کامل نے ان کے بارے میں فرمایا ہے؛ کان ابو عبید فاضلا فی دینہ اوعلمہ، وبایا متفننا فی اصناف علوم الاسلام من القرائات والفقہ والعربیۃ والاخبار، حسن الروایۃ صحیح النقل، ولا اعلم احدا من الناس طعن علیہ فی شئ من امر دینہ۔

اسی طرح ذہبی نے انہیں تذکرۃ الحفاظ میں انہیں بڑے القابات دیے ہیں۔ انہیں عربی زبان کا ماہر، مجتہد، فقیہ، کئی کتب کے مصنف اور عظیم محدث کہا ہے۔ اور امام احمد بن حنبل اور یحیٰ بن معین اور امام ابو داود انہیں استاذ اور ثقہ مانتے ہیں۔ حافظ ذہبی کہتے ہیں؛ اسحاق بن راہویہ ان کے بارے میں فرمایا ہے؛ ابوعبید اوسعنا علما و اکثرنا ادبا واجمعنا جمعا انا نحتاج الیہ وابو عبید لا یحتاج الینا۔ یعنی ابو عبید ہم سے زیادہ علم، زیادہ ادب اور جامع شخصیت کے مالک ہیں۔ ہم ان کے محتاج ہیں لیکن وہ ہمارا محتاج نہیں۔ انہوں نے فقہ، تفسیر اور حدیث میں بیس سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں۔ ابن ندیم نے الفہرست میں ان کی کتابوں کی تعداد 71 بتائی ہے۔ اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے غریب الحدیث میں کتاب لکھی ہے۔ مشہور کتب یہ ہیں:

۱۔ غریب المصنف ۲۔ کتاب غریب القرآن ۳۔ کتاب غریب الحدیث۔ ۴۔ کتاب معانی القرآن۔ ۵۔ کتاب الایمان والنذور ۶۔ کتاب النسب۔ ۷۔ کتاب الاجناس من کلام العرب۔ ۸۔ کتاب الامثال۔ ۹۔ فضائل القرآن وآدابہ۔ ۱۰۔ کتاب الایضاح۔ ۱۱۔ خلق الانسان ونعوتہ۔ ۱۲۔ کتاب الخطیب والمواعظ۔ ۱۳۔ کتاب الاموال۔ وغیرہ۔

ابو عبید قاسم ہروی 224ھ کو فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد فوت ہوئے اور مکہ مکرمہ میں مدفون ہوئے۔

محمود وراق ہروی

محمود وراق بن حسن ہروی تیسری صدی ہجری کے مشہور شعراء اور نامور ادیبوں میں سے تھے۔ وہ کتب کی جلد بندی کا کام کرتے تھے اس لیے انہیں وراق کہا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق نحاس سے تھا۔ آپ عربی اور فارسی زبان میں شعر کہتے تھے۔ زہد، ادب اور احکام میں آپ نے دلچسپ اور بہترین اشعار کہے ہیں۔ ابو بکر بن ابی الدنیا اور ابو العباس بن مسروق جیسی عظیم شخصیات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی ایک باندی تھی جو بہت خوبصورت اور باکمال تھی، معتصم باللہ بادشاہ نے ان سے سات ہزار دینار میں خریدنا چاہا لیکن وراق نے نہیں دیا۔ پھر جب وراق فوت ہوئے، ورثا نے وہی باندی سات سو دینار کے بدلے معتصم باللہ کو بیچ دی۔ ایک دن معتصم نے باندی سے کہا کہ کس طرح سات ہزار سے تمہیں سات سو تک لے آیا، تو باندی نے جواب دیا: جی ہاں، جب بادشاہ لوگوں کے میراث کے انتظار میں بیٹھا ہو اور مجھے اسی وجہ سے چھوڑ دیا تھا تو سات سو کیا سات روپے بھی میرے بدلے زیادہ قیمت ہے۔ یہ سن کر معتصم شرمندہ سا ہوا۔ خیر الدین زرکلی نے لکھا ہے کہ آپ 225ھ کو وفات پا گئے۔ کچھ مورخین نے ان کی وفات کا سال 221ھ بتایا ہے۔

وراق جو اپنے وقت کے مشہور ادیب اور شاعر تھے ان کے شعر کے نمونے امام مبرد نے الکامل میں اور ابن شاکر نے فوات الوفیات میں ذکر کیے ہیں۔ ان کے عربی شعر کا نمونہ یہ ہے:

تعصی الا لہ وانت تظہر حبہ
ہذا محال فی القیاس بدیع
لوکان حبک صادقا لاطعتہ
ان المحب لمن یحب مطیع

زمانے کے بارے میں آپ کا ایک شعر ہے:

الدہر لایبقی علی حالۃ لکنہ یقبل او یدبر
فان تلقاک بمکروھہ فاصبر، فان الدھر لایصبر

فارسی شعر کا نمونہ یہ ہے:

نگاری نابنقد جان ندہم
گرانی در بہار، ارزانت ندہم
گر فتستم بجان دامان وصلت
نہم جان از کف و دامانت ندہم

****

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا:

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی مشیرِ کار

تحریر: ام ہانی

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی تھیں۔ نہایت پاک باز، شریف النفس اور دلیر خاتون تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل دو نکاح کی تھیں، دوسرے شوہر کے وفات پانے کے بعد بیوگی کی زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا تھا۔ قریش کی ممتاز شخصیات نے نکاح کی دعوت بھیجی تھی مگر سب کی دعوت مسترد کر دی تھی۔ کیوں کہ اللہ تعالی نے آپ کے حصے میں ایک ایسی سعادت لکھی تھی جو دنیا و مافیہا سے بہتر تھی۔ وہ سعادت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آنے کی تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا نہایت مال دار خاتون تھیں۔ آپ اپنے تجارتی اموال شام اور دیگر ممالک کے لیے مکہ کے لوگوں کو مضاربت کے اصول کے تحت دیتیں، جس سے تاجروں کو بھی اور خود حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بھی بہت منافع ملتا۔ چوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و امانت کا مکہ میں شہرہ تھا۔ بلا تفریق سب لوگ حضور کو صادق و امین کہتے تھے۔ حضور کی اسی صفت کے پیش نظر حضرت خدیجہ نے اپنا تجارتی مال اس پیش کش کے ساتھ آپ کے حوالے کرنے کی درخواست کی کہ جو اجرت دوسروں کو دیتی ہوں اس کا دوگنا آپ کو دوں گی۔ حضور نے اپنے ہم درد چچا ابو طالب سے مشورہ کرنے کے بعد یہ پیش کش قبول کر لی۔ حضرت خدیجہ نے اپنا غلام میسرہ آپ کے حوالے کر کے تجارتی سامان کے ساتھ روانہ کر دیا۔ واپسی پر ایک تو تجارت میں دوسروں کی بہ نسبت منافع زیادہ ہوا، دوسرے یہ کہ حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ نے حضرت خدیجہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلی اخلاق کے بارے میں سفر کے دوران پیش آنے والے واقعات سنائے۔ اس سے حضرت خدیجہ کو حضور کی صداقت و امانت پر مزید یقین پختہ ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت خدیجہ نے نفیسہ نامی ایک خاتون کے ذریعے حضور ﷺ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضور نے اپنے چچا ابو طالب اور خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ مشورہ کر کے دعوت قبول کر لی، یوں حضرت خدیجہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ تب حضرت خدیجہ کی عمر چالیس اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال تھی۔ پندرہ سال کے بعد جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دی گئی تو یہ امتحانات و آزمائشوں کا دور تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی آنا شروع ہو گئے تو رسالت مآب نے پہلے خفیہ بعد میں اعلانیہ طور پر دعوت اسلام دینا شروع کر دی۔ اہل مکہ کو بتوں کی عبادت چھوڑنے اور ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی تو تمام اہل مکہ آپ کے خلاف ہو گئے۔ اس عرصے میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ کے ساتھ تمام مشکلات و مصائب برداشت کرتی رہیں۔ مشکلات آنے پر تسلی دیتی رہیں۔ جب غار حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر گھر واپس آ گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا: "مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو" اس کے بعد جب حضور نے انہیں غار حرا میں پیش آنے والے غیر معمولی واقعے کے بارے میں بتایا تو حضرت خدیجہ نے تسلی دیتے ہوئے جو تاریخی الفاظ ارشاد فرمائے وہ احادیث و سیرت کی تمام کتب میں زریں الفاظ سے درج ہیں۔ آپ نے فرمایا:

"کلا واللہ! ما یحزنک اللہ
ابدا، انک لتصل الرحم، و تحمل الکل، و
تکسب المعدوم، و تقری الضیف، و
تعین علی نوائب الحق"

ترجمہ: آپ متردد نہ ہو خدا آپ کا ساتھ نہ چھوڑے گا، کیوں کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، بے کسوں اور فقیروں کے معاون رہتے ہیں۔ مہمان نوازی اور مصائب میں حق کی حمایت کرتے ہیں۔" [سیر صحابیات، ص ۲۲، ۲۳]

آغاز اسلام میں جب کفار مکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیتیں دینے لگے تب بھی حضرت خدیجہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی آپ کو تسلی دیتی رہیں۔ صاحب سیر صحابیات نے بحوالہ استیعاب نقل کیا ہے: "آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کی تردید یا تکذیب سے جو صدمہ بھی پہنچتا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر دور ہو جاتا تھا۔ کیوں کہ وہ آپ کی باتوں کی تصدیق کرتی تھیں اور مشرکین کے معاملہ کو آپ کے سامنے ہلکا کر کے پیش کرتی تھیں۔

سیر صحابیات ص ۲۵

اللہ تعالی نے حضرت خدیجہ کو بعض ایسی خصوصیات مرحمت فرمائی تھیں جو انھیں دیگر امہات المؤمنین سے ممتاز کرتی ہیں۔

وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی رفیقہ حیات تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کے وقت ان کی عمر چالیس برس تھی مگر اس کے باوجود ان کی وفات تک حضور نے کوئی دوسری شادی نہیں کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد آپ ہی سے پیدا ہوئیں۔ سوائے حضرت ابراہیم کے جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے بے حد محبت تھی۔ اس کی وجہ شاید سخت مشکلات و مصائب میں صبر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استقامت کے ساتھ کھڑے رہنے کی تھی۔ صاحب سیر صحابیات نے ابن ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے: "و کانت لہ وزیر صدق علی الاسلام" وہ اسلام کے متعلق آں حضرت کی سچی مشیر کار تھیں۔ "

دو سالوں میں امارت اسلامیہ افغانستان کی اقتصادی کامیابیاں

رپورٹ: مستنصر حجازی

آج 15 اگست 2023 کو امارت اسلامیہ افغانستان کی افغانستان کا اقتدار سنبھالے دو سال پورے ہو رہے ہیں۔ 15 اگست 2021 میں امارت اسلامیہ افغانستان نے اقتدار ایسی حالت میں اپنے ہاتھ میں لے لی جب افغانستان کی معاشی حالت زبوں حالی اور بنیادی انفراسٹرکچر تباہی کا شکار تھی۔ ان دو سالوں میں نہایت محدود وسائل میں عالمی برادری کی پابندیوں کے باوجود امارت اسلامیہ افغانستان نے اقتصادی حوالے سے جو کامیابیاں حاصل کیں ان کا سرسری تذکرہ یہاں کیا جائے گا۔

افغان کرنسی دیگر ممالک کی کرنسیوں کے مقابلے میں نہ صرف مستحکم بلکہ اس کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ بینکنگ سسٹم تحلیل ہونے کی بجائے اس میں مزید شفافیت آگئی۔ بنیادی انفراسٹرکچر کے کئی منصوبے شروع کیے گئے۔ کابل تا قندہار سڑک کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ برآمدات کی شرح میں پچھلے سالوں کی بہ نسبت اضافہ ہوا ہے۔ 2021 میں افغانستان کے برآمدات کی شرح 850 ملین افغانی جب کہ 2023 میں یہ شرح 2000 ملین افغانی تک پہنچ گیا ہے۔ تجارت نے کئی گنا ترقی کی ہے۔ معدنیات نکالنے کا کام تیزی سے جاری ہے۔ اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں کم ہو گئی ہیں۔ اندرون ملک غذائی مواد کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ عوامی منفعت کے کئی منصوبوں پر کام کرنے کے ساتھ ہزاروں بے روزگار شہریوں کو روزگار کے مواقع مل گئے ہیں۔ نہ صرف قومی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے بلکہ بجٹ صرف قومی آمدنی ہی سے تیار کیا گیا۔

امارت اسلامیہ افغانستان نے کان کنی، بجلی، زراعت، ٹرانسپورٹ، مواصلات، ٹیکنالوجی، صنعت و حرفت، بینکنگ اور تجارت کے شعبوں میں اندرون اور بیرون ملک سرمایہ کاری کرنے کے لیے سہولیات فراہم کی ہیں۔ اس سلسلے میں اندرون اور بیرون ملک سرمایہ کار بلا کسی خوف و خطر افغانستان میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے دو سالہ دور حکومت میں مختلف شعبوں میں نہ صرف ترقیاتی کام کیے گئے ہیں بلکہ ان شعبوں میں سرمایہ کاری کے لیے مواقع بھی فراہم کر دیے گئے ہیں۔

کان کنی:

ایک سروے کے مطابق افغانستان میں 3 ٹریلین ڈالر کی معدنیات موجود ہیں۔ امارت اسلامیہ افغانستان نے کان کنی کے شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور معدنیات کے اخراج کو ترجیحی بنیادوں پر اولیت دی ہے۔ 200 سے زائد کانوں سے معدنیات نکالنے اور دیگر کئی کانوں کے جیو فزیکل مطالعات جاری ہیں۔ مستقبل قریب میں ان کے اخراج کا عمل بھی شروع ہو جائے گا۔ دریائے آمو زون سے تیل نکالنے، مس عینک کان، ہرات غوریان کے لوہے کے کان کے چار بلاک، تخار میں سونے کا کان، پنجشیر میں زمرود، لوگر میں کرومائیٹ، زرکشیان میں سونے، میدان وردگ کے گچھ، سمنگان کے کول مائنز، سرپل، ہرات اور بامیان کے کوئلہ اور نمک کے کانوں سے اخراج کا عمل، ننگرہار میں قیمتی پتھر اور جوزجان کے گیس سمیت دیگر کئی صوبوں میں مختلف معدنیات کے اخراج کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ معدنیات کے جن کانوں میں اندرون اور بیرون ملک

سرمایہ کاروں کے لیے سرمایہ کاری کرنے کے مواقع موجود ہیں ان میں صوبہ بامیان کے ہاجیگک کے لوہے کا کان، ہرات اور کٹواز کے تیل کے کان، دشت قلعہ کے لوہے، سرپل کے کاپر، ہرات میں پیتل، پروان اور جبل سراج میں سیمنٹ پروجیکٹ کے علاوہ ہرات، سمنگان اور بلخ میں سیمنٹ پروجیکٹس میں سرمایہ کاری کرنے کے مواقع موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی صوبوں میں کان کنی کے شعبے میں سرمایہ کرنے کے مواقع موجود ہیں۔

توانائی کا شعبہ:

افغانستان سالانہ 3 لاکھ 15 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جس میں 2 لاکھ 22 ہزار میگاواٹ شمسی توانائی، 66 ہزار میگاواٹ ہوا، 23 ہزار میگاواٹ پانی جب کہ 4 ہزار میگاواٹ بائیو گیس بجلی تیار کر رہا ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے دور حکومت میں پچھلے دو سال میں توانائی کے شعبے مکمل اور نامکمل منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کجکی ڈیم کے دوسرے پاس کی تکمیل، مستقبل قریب میں کمال خان ڈیم کے باقی کام کی تکمیل، بخش آباد ڈیم پر تعمیری کام کا آغاز، صوبہ ہرات میں ہوا کے ذریعے 200 میگاواٹ بجلی کی پیداواری منصوبے کا آغاز، شمال سے جنوب تک 500 کلو وولٹ بجلی کی منتقلی کے منصوبے کا آغاز، کابل میں سروبی کا دوسرا ڈیم، سرپل میں سلطان ابراہیم ڈیم، ارزگان میں آغا جان ڈیم، کنڑ میں مانا گی ڈیم اور صوبہ زابل میں درے ڈیم پر کام شروع کیا گیا ہے۔ صوبہ لغمان میں شاہی، تخار میں نمک آب، ہلمند میں زمیند اور اور دیگر کئی صوبوں میں مختلف منصوبوں پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔

امارت اسلامیہ نے پانی سے بجلی پیدا کرنے کے شعبے میں سرمایہ کاری کرنے کے مواقع بھی فراہم کر دیے ہیں۔ پاشدان ڈیم، گمبیری واٹر سپلائی، سروبی کا دوسرا ڈیم، باغ بیری ڈیم، شاہ توت ڈیم، دہلی ڈرینکنگ واٹر سپلائی، کابل پنجشیر ڈرینکنگ اور سرطاق واٹر جنریٹر کا منصوبہ۔

شمسی توانائی سے بجلی پیدا کرنے کے سلسلے میں درج ذیل شعبوں میں سرمایہ کاری کرنے کے مواقع موجود ہیں۔ نغلو شمسی پاور پلانٹ، لغمان، غور، نیمروز، پکتیکا، خوست، فراہ اور دایکندی سولر پاور جنریشن پروجیکٹ۔

ہوا سے بجلی پیدا کرنے کے سلسلے میں درج ذیل شعبوں سرمایہ کاری کرنے کے مواقع موجود ہیں۔

مزار ونڈ پاور پروجیکٹ، پروان ونڈ پاور پروجیکٹ اور ہرات ونڈ پاور پروجیکٹ،

گیس سے بجلی پیدا کرنے کے سلسلے میں درج ذیل شعبوں میں سرمایہ کاری کرنے کے مواقع موجود ہیں۔

کابل بائیو گیس 10 میگاواٹ پروجیکٹ، مزار بائیو گیس 10 میگاواٹ پروجیکٹ، ننگرہار بائیو گیس 10 میگاواٹ پروجیکٹ اور ہرات بائیو گیس 10 میگاواٹ پروجیکٹ۔

زراعت اور لائیو سٹاک:

زراعت اور لائیو سٹاک افغانستان کے اہم شعبوں میں سے ہے۔ یہ دونوں شعبے ملکی پیداوار کا ایک چوتھائی حصہ ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے دور حکومت میں پچھلے دو سالوں میں ان شعبوں میں بہتری لانے کے لیے کئی پروجیکٹس شروع کیے گئے ہیں۔ قوشتیپہ کینال ملکی سطح پر بہت بڑا قومی منصوبہ کہلاتا ہے۔ یہ منصوبہ تین مرحلوں میں ڈیزائن کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے کا کام نوے فی صد مکمل ہو گیا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے 580 ہیکٹر زمین سیراب ہو جائے گی۔

امارت اسلامیہ افغانستان نے زراعت اور لائیو سٹاک میں درج ذیل شعبوں میں سرمایہ کرنے کے مواقع فراہم کیے ہیں۔

فروٹ پروسیسنگ مراکز، تازہ میوہ جات کے لیے کولڈ سٹورز، آب پاشی کے نئے سسٹمز، ننگرہار کینال سے آب پاشی کے ذریعے انفراسٹرکچر بحالی پروگرام، دریائے آمو پانچویں طاس کے آبی وسائل کی ترقی کا سرمایہ کاری پروگرام، باغبانی کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات، زرعی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی، ارغنداب کے آبی وسائل کی ترقی، عام عوام کے تعاون سے زراعت اور لائیو سٹاک پروگرامات، ترجیحی قومی پروگرام، ایمرجنسی ایگریکلچرل فوڈ پروجیکٹ۔

ٹرانسپورٹ:

معیاری ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کے لیے بھی مختلف پروجیکٹ پر کام شروع کیا گیا ہے۔

کابل قندہار شاہراہ کی تعمیر نو، سالنگ ہائی وے کی تعمیر نو پر کام آغاز، ہرات غور سڑک کی تعمیر، قندہار ارزگان سڑک کی تعمیر، کابل لوگر متبادل راستے کی تعمیر،

اندرون کابل سیکڑوں چھوٹے بڑے سڑکوں کی تعمیر، مختلف صوبوں میں دور دراز اضلاع کے لیے سڑکوں کو توسیع دینا شامل ہے۔

ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بھی سرمایہ کاری کرنے کے مواقع فراہم کر دیے گئے ہیں۔

مزار شریف، کابل پکتیکا ریلوے لائن منصوبہ، ہرات خواف ریلوے لائن کا دوسرا حصہ، اندخوئی شبرغان ریلوے لائن، تور غنڈئی ہرات ریلوے لائن، قندہار سپین بولدک ریلوے لائن، ہرات، فراہ دلارام ریلوے لائن، کابل سٹی رنگ روڈ اور بڑی شاہراہوں میں مختلف مقامات پر ٹرمینل بنانا شامل ہے۔

مواصلات:

امارت اسلامیہ افغانستان کی جانب سے مواصلات کے شعبے میں بھی سرمایہ کاری کرنے کے مواقع فراہم کر دیے گئے ہیں۔ جن میں تمام صوبوں میں قومی فائبر آپٹک نیٹ ورک کی توسیع، قومی آمدنی میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے RTDMA سسٹم کو فعال کرنا، افغان ٹیلی کمیونی کیشن کے ساتھ موبائلز کی رجسٹریشن، کابل میں قومی معلوماتی مرکز کا قیام، انفارمیشن ٹیکنالوجی کی توسیع اور ICT پارک کا قیام شامل ہے۔

صنعت و حرفت:

امارت اسلامیہ افغانستان نے دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ افغانستان میں صنعت و حرفت کے شعبے کے تحفظ اور توسیع کے لیے بھی ضروری اقدامات اٹھائے ہیں۔ جس کی وجہ سے افغانستان اس وقت تعمیراتی، زرعی آمدنی، ادویات، غذائی اشیا اور دست کاری سمیت دیگر شعبوں میں اپنی مصنوعات رکھتا ہے۔ صنعت و حرفت کے شعبے میں بھی سرمایہ کاری کرنے کے مواقع فراہم کر دیے گئے ہیں۔ جن میں کیمیائی مصنوعات، تعمیراتی سامان، مشینری اور دھاتی صنعت، ادویات بنانے، کاغذ بنانے اور غذائی اشیا بنانے کی فیکٹریاں شامل ہے۔

بینکنگ سیکٹر:

امارت اسلامیہ افغانستان کی جانب سے بینکنگ سسٹم میں بھی انقلابی نوعیت کے اقدامات اٹھائے گئے۔ جن میں افغان کرنسی کا استحکام، اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں کا کنٹرول، نئے نوٹوں کی چھاپ اور رسد، ایکسچینج اور منی سروس کمپنیوں کا کنٹرول، مالی پالیسیوں کا نفاذ، نئی بینکنگ پابندیوں کا خاتمہ، اسلامک بینکنگ کی ترقی و توسیع اور رقم منتقلی کی روک تھام شامل ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان نے اسلامک بینکنگ سسٹم میں سرمایہ کاری کرنے کے بے بے شمار مواقع فراہم کر دیے ہیں۔ اندرون اور بیرون ملک سرمایہ کاروں کو اس سلسلے میں آگے بڑھنا چاہیے۔

تجارت:

سال 2022 میں افغانستان کے برآمدات کی شرح 2 بلین ڈالر تھی۔ تجارت کے شعبے میں امارت اسلامیہ افغانستان نے بے شمار سہولیات فراہم کی ہیں، جن میں سے چند ایک کا تذکرہ یہاں مناسب ہوگا۔

صنعت کاروں کے سب سے بڑے مسئلے بجلی کی کمی کا پورا کرنا، صنعتی مراکز کا قیام، خام مال پر کم ٹیکس، کولڈ سٹورز کا قیام، قومی اور عالمی نمائشوں کا انعقاد، کسٹم میں 24 گھنٹے خدمات کی فراہمی، فضائی راہداریوں کا افتتاح، ٹرانزٹ میں سہولتوں کی فراہمی شامل ہے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کی جانب سے تجارت کے شعبے میں سرمایہ کاری کرنے کے مواقع فراہم کر دیے گئے ہیں۔ جن میں معیاری ٹرانسپورٹ کا قیام، کسٹم سروسز کو جدید خطوط پر استوار کرنا، معیاری غذائی اشیا کے پیداوار کے لیے مختلف لیبارٹریوں اور بڑے بڑے گوداموں کا قیام شامل ہے۔

بجلی:

امارت اسلامیہ افغانستان نے بجلی کے شعبے میں نجی کمپنی کے ساتھ مل کر درج ذیل شعبوں میں سرمایہ کاری کرنے کے مواقع فراہم کیے ہیں۔

ریونیو اکھٹا کرنے کا نظام، لائسنسوں کا اجرا، ٹرانسپورٹ میں GPS سسٹم کی تنصیب، مال بردار گاڑیوں میں وزن کے کنٹرول کے لیے مختلف مقامات پر کانٹا کا قیام۔

خطے اور علاقائی طور پر رابطہ کاری کے حوالے سے افغانستان اب ٹرانزٹ اور انرجی کی منتقلی کے حوالے سے نہایت آسان اور پر امن راستہ بن گیا ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان نے تاپی، تاپ، ٹوٹاپ اور کاسازر جیسے بڑے منصوبوں میں سرمایہ کاری کے لیے پر امن ماحول تشکیل دیا ہے۔

☼☼☼

ایرانی تکنیکی وفد کے دہراوود ہائیڈرولوجیکل آلات کے دورے کے حوالے سے وزارت خارجہ کا اعلامیہ

امارت اسلامیہ افغانستان اپنے کردار و عمل میں انسانیت کی ہر ممکن بھلائی کے لیے پر عزم ہے، خصوصا پانی جو انسانی زندگی کی سب سے بنیادی ضرورت ہے، اسے اپنے شہریوں اور ایران کے صوبہ سیستان کے باشندوں کو فراہم کرنے کے معاملے میں پورے خلوص سے تیار ہے۔ اس سلسلے میں ایرانی فریق کے شبہات دور کرنے کے لیے 9 اگست 2023 کو اسلامی جمہوریہ ایران کے تکنیکی وفد کو دہراوود ہائیڈرولوجیکل سیکشن کا دورہ کرنے اور پانی کے بہاؤ کی پیمائش کرنے کا موقع فراہم کیا گیا۔

ایرانی وفد نے دہراوود ہائیڈرولوجیکل سسٹم میں پانی کے بہاؤ کا مشاہدہ اور پیمائش کرنے کے بعد تسلیم کیا کہ موجودہ آبی سال موسمیاتی تبدیلی کے عالمی مظاہر کے باعث پیدا ہونے والی شدید خشک سالی کی وجہ سے عام آبی سال سے بہت کم ہے۔ جس دن ایرانی وفد نے دہراوو کے آبی ذخائر میں پانی کی پیمائش کی اس دن پانی کا بہاؤ سات کیوبک میٹر فی سیکنڈ سے بھی کم تھا جو کہ واقعتا چونکا دینے والی صورت حال ہے۔

اس معائنے کے نتیجے میں ایرانی وفد نے اقرار کیا کہ دریائے ہلمند میں پانی کی مقدار سب سے کم ہے اور اس کی معاون ندیاں جیسے ارغنداب، موسیٰ قلعہ، ارغستان اور ترنک مکمل طور پر خشک ہیں جو صرف سیلاب کی صورت میں بہتی ہیں۔ دریائے ہلمند کا پانی ڈیلٹا کے علاقے تک پہنچنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ نیز پانی کے بہاؤ کے اعداد و شمار کے تجزیے کی بنیاد پر یہ بات واضح ہے کہ ایران کو پانی کی فراہمی نہ ہونے میں کوئی انسانی عمل یا نیت ملوث نہیں ہے بلکہ قدرتی مجبوری کے باعث یہ صورت حال ہو گئی ہے۔

امارت اسلامیہ افغانستان ایک بار پھر تاکید کرتی ہے کہ بارش اور مناسب حالات کے بعد دریائے ہلمند کے نشیبی علاقوں افغانستان کے صوبہ نیمروز اور اسلامی جمہوریہ ایران کے سیستان کے باشندوں کا حق آبی انہیں فراہم کیا جائے گا۔

کابینہ سیشن کا تیسرا اجلاس:

بجلی کی قیمتوں میں کمی کے لیے مشاورت

رواں ہجری سال کے کابینہ کے تیسرے اجلاس میں دیگر فیصلوں کے ساتھ ساتھ کمیٹی کو متعلقہ ممالک کے ساتھ معاہدے کے ذریعے بجلی کی قیمتوں اور ٹیرف میں کمی کی ذمہ داری دی گئی تاکہ بجلی کے ضیاع کے فی صد کو کم کیا جا سکے اور قیمتوں کو کنٹرول کیا جا سکے۔ یہ کمیٹی وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی کی سربراہی میں تشکیل دی گئی۔ کمیٹی کا کام خطوں، ذرائع یا بجلی کے استعمال کی سطح کے مطابق بجلی کے ٹیرف کے جواز یا عدم جواز کے حوالے سے مرکزی دارالافتاء سے رہنمائی لینا بھی ہے۔

اجلاس میں وزیر دیہی ترقی و تعمیر نو کی سربراہی میں وزارت زراعت، آب پاشی و لائیو اسٹاک، دفاع، وزارت داخلہ اور ڈائریکٹوریٹ آف انٹیلی جنس کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹی کو پچھلی انتظامیہ میں سیکیورٹی پوسٹوں اور اڈوں کے لیے قبضے میں لی گئی نجی یا سرکاری زمینوں سے متعلق تحقیق کا کام سونپا گیا کہ وہ ان کو ایک تفصیلی رپورٹ میں الگ کر کے نشان زد کرے اور کابینہ کے سامنے فیصلے کے لیے پیش کرے۔

اجلاس میں شہر کے سیوریج کے لیے موزوں جگہ کے ڈیزائن کی بھی منظوری دی گئی اور تمام سرکاری اداروں اور وزارتوں کو ان کے گم شدہ سامان اور گاڑیوں کی تلاش کی ذمہ داری دی گئی۔ اس حوالے سے جس سامان کا پانا ممکن ہو تو ٹرسٹیز سے ٹیکس لینے کی اجازت کے لیے جنرل ڈائریکٹوریٹ آف افیئرز کو پیش کرے۔

☼☼☼

افغانستان کی اقتصادی صورت حال پر ورلڈ بینک کی حالیہ رپورٹ سے متعلق نائب وزیر اعظم برائے اقتصادی امور آفس کا اعلامیہ

31 جولائی 2023 کو ورلڈ بینک کی جانب سے افغانستان کی معاشی صورت حال پر ایک رپورٹ شائع کی گئی ہے۔ اس رپورٹ میں افغانستان کی معاشی صورت حال میں مثبت پیش رفت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کے رئیس الوزرا کے دفتر برائے اقتصادی امور افغانستان کے دیگر شعبوں کی طرح معاشی صورت حال سے متعلق وہ تمام مثبت رپورٹس جن میں حقائق بیان کیے گئے ہوں سراہتے ہوئے خیال ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ رپورٹ میں جن مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ مثبت اور حقائق کی عکاسی ہے۔ اس نوعیت کے تمام معاشی پیش رفت دنیا کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مہنگائی کی شرح گزشتہ مہینوں کے مقابلے میں مزید کم ہوئی ہے اور ملکی خوراک کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ غیر ملکی کرنسی کے مقابلے افغانی کی قدر میں اضافہ ہوا، کھانے پینے کی اشیا کی قیمتوں میں کمی ہوئی، حکومت نے درآمدی اشیائے خوردونوش پر ٹیرف میں کمی کر دی۔ بینکنگ کے نظام میں بہتری آئی ہے، تیار ہوا ہے، کمرشل کمپنیوں کے لیے خصوصی سہولیات پیدا کی گئی ہیں، ملازمتوں کے مواقع بڑھ گئے ہیں، برآمدات کے ساتھ ساتھ درآمدات کی سطح اور قومی آمدنی میں بھی اضافہ ہوا ہے، سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بروقت ادا کی گئی ہیں اور عوام کو صحت کی معیاری خدمات فراہم کی گئی ہیں۔

امارت اسلامیہ افغانستان کا خیال ہے کہ اگر عالمی برادری پابندیاں ہٹا کر افغانستان کے منجمد اثاثے کھول دے تو افغانستان دیگر شعبوں کے ساتھ اقتصادی شعبے میں بھی پوری طرح ترقی کرے گا۔ نیز امارت اسلامیہ افغانستان تمام بین الاقوامی تنظیموں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ افغانستان میں ہونے والی پیش رفت سے دنیا کو آگاہ کریں۔ اس سے دنیا افغانستان کی حقیقی صورت حال اور یہاں ہونے والی پیش رفت سے صحیح طرح آگاہ ہو جائے گی۔

امارت اسلامیہ افغانستان ورلڈ بینک سے مطالبہ کرتی ہے کہ افغانستان سے متعلق حقائق شائع کرنے کے ساتھ ساتھ وہ تمام ترقیاتی منصوبے جو مذکورہ بینک کے تعاون سے شروع کیے گئے تھے مگر امارت اسلامیہ کی حاکمیت کے بعد بند کیے گئے انھیں دوبارہ شروع کیے جائیں۔

دفتر برائے اقتصادی امور: امارت اسلامیہ افغانستان

انگریز سامراج سے آزادی کی 104 ویں سالگرہ کے موقع پر امارت اسلامیہ افغانستان کا اعلامیہ

19 اگست 1919 کو افغانستان کے عظیم مجاہد عوام نے انیسویں صدی کے سامراج انگریز افواج کو اللہ کی مدد اور مالی و جانی قربانیوں کی برکت سے اپنی پاک سرزمین سے بے دخل کر کے آزادی حاصل کی۔ افغانستان میں انگریزوں کی غاصب افواج اس سے قبل اللہ کی مدد و نصرت سے دو بار شکست کھا چکی تھیں، یہ ان کی تیسری شکست تھی۔ اس کے بعد برطانوی سلطنت کے پاؤں جمے نہ رہے اور دنیا کی دوسری نوآبادیات میں بھی اس کے ظلم و ستم کا سلسلہ اختتام کو پہنچا اور 19 ویں صدی کی اس عالمی طاقت کا سامراجی سقوط افغان مجاہد قوم کے نام درج ہوا۔ یہ شکر اور فخر کا مقام ہے کہ ہم برطانوی استعمار سے آزادی کا دن ایسے وقت میں منا رہے ہیں جب کہ اس دن سے چار روز قبل ہم نے امریکی استعمار کی شکست کا جشن منایا تھا۔ افغانستان کی مجاہد قوم اسے اپنے لیے بہت بڑا فخر سمجھتی ہے کہ اس نے اللہ کی نصرت سے اپنے مجاہد علما کی قیادت میں ایک صدی میں مسلسل تین سلطنتوں کو شکست دے کر اپنے ملک سے بے دخل کر دیا۔

اللہ رب العزت کی مدد سے افغانوں کے ہاتھوں برطانوی استعمار اور اس کے بعد روسی افواج کی شکست اور سوویت یونین کے ٹوٹنے اور پھر امریکی و نیٹو افواج کی شکست نے یہ آشکارا کر دیا کہ افغانستان ناقابل تسخیر ملک ہے۔ اس کے لوگ مضبوط مسلمان، متحد اور حریت پسند ہیں۔ افغانستان کے مسلمان عوام ہر وقت مظلوم رہے ہیں، ان کا کبھی دوسرے ممالک اور عوام پر ظلم و ستم ڈھانے کا ارادہ نہیں تھا اور نہ ہے، لیکن بدقسمتی سے دوسری بڑی طاقتیں اس کے عوام پر ظلم کر کے اس کے حقوق اور آزادی سلب کر رہی ہیں جس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اس کے برعکس اس نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے غاصب افواج کو اپنے کیے پر پشیمان کر دیا۔

امارت اسلامیہ افغانستان اپنی مومن مجاہد قوم کو یوم آزادی کی مبارک باد پیش کرتی ہے اور اس بات کا بھی اظہار کرتی ہے کہ امارت اسلامیہ مجاہد اسلاف کی قربانیوں کی بدولت محفوظ دینی اقدار، عقیدہ، فکر اور ثقافت کے تحفظ کے لیے پر عزم ہے۔ کسی قوت کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ ہمارے قابل فخر اقدار کی توہین کرے یا اسے ہلکا سمجھے۔ امارت اسلامیہ افغانستان ایک آزاد اور قانونی نظام کے طور پر خطے اور دنیا کے ممالک کے ساتھ اسلامی شرعی قوانین کی بنیاد پر صحت مند تعلقات پر یقین رکھتی ہے اور جیسا کہ اس کا کبھی کسی کو ضرر یا نقصان پہنچانے کا ارادہ نہیں رہا ہے، دوسروں سے بھی ایسی پالیسی اپنانے کی توقع رکھتی ہے جس میں سب کا فائدہ ہو۔

امارت اسلامیہ افغانستان

۳/۲/۱۴۴۵ھ-ق

۲۸/۵/۱۴۰۲ھ-ش- 19/8/2023م

فرمان امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ

ہم امریکا اور ان یورپی ممالک سے جن کی فوجیں افغانستان میں موجود ہیں اور مستقبل میں وہ یہاں سیاسی اثر ورسوخ یا فوجی اڈوں کا خواب دیکھ رہے ہیں صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ افغانوں کو اپنے قومی اور مذہبی تقاضوں کے مطابق ایک آزاد اسلامی حکومت بنانے دیں۔ آپ اگر ان سے حکومت سازی کا یہ حق چھینیں گے تو یہ نہ صرف ظلم اور انسانی حقوق کی پامالی ہوگی بلکہ اس کا انجام بھی وہی ہوگا جو گذشتہ تیرہ سالوں سے آپ لوگ دیکھتے آرہے ہیں۔ اس حقیقت سے اب تک آپ لوگ بخوبی واقف ہو چکے ہوں گے کہ افغان عوام جن کی تاریخ اسلام اور آزادی کی خاطر جنگوں سے بھری پڑی ہے کبھی بھی غیروں کی بنائی ہوئی حکومت کو تسلیم نہیں کریں گے۔

ہمارا موقف یہی ہے کہ افغانستان کی جنگ اس وقت ختم ہوگی جب تمام بیرونی جارحیت پسند افغانستان سے چلے جائیں اور یہاں ایک آزاد اور خود مختار اسلامی حکومت قائم ہو جائے۔ چاہے جس عنوان سے بھی ہو ان کی محدود تعداد میں فوج کا یہاں رہنا جارحیت اور جنگ کو مزید طول دینے کے مترادف ہے اور اپنی سرزمین پر غیر ملکی افواج کی موجودگی کسی کے لیے بھی قابل برداشت نہیں ہوتی۔

SHARIAT

Monthly Islamic Magazine

ستاره محل، قصر امان الله خان، کابل